عورت
نوشیبہ الیاس

نوشیبہ الیاس

پاکستان میں ناول کی لوکیشن کراچی کی ہے اور آوٹ آف ڈور دبئ کی_

زندگی ہے کہ
تھک کر کہیں دو گھڑی تک کو بھی سانس لیتی نہیں
ایک مصروف کو کیا خبر
فرصتوں کی تمنا کا کیا بھاؤ ہے!
کتنا اُلجھاؤ ہے

قسط نمبر 1

وہ اس وقت آفس میں بیٹھا کوئی فائیل دیکھ رہا تھا جب موبائیل پہ میسج ٹون بجی، اس نے فائیل پکڑے ہی موبائیل لیا اور میسج اوپن کیا کسی انجان نمبر سے میسج تھا

Hey Moeez Affandi is here..?

آئے گئے میسج پر اس نے جواب دیا

Yes,

Who's there?

I'm Anshal from Pakistan

معیز نے اب کسی لڑکی کا میسج دیکھ کر آنکھوں کو بڑا کر کے دیکھا، گرلز کا اسکی طرف متوجہ ہونا ہیلو ہائے کرنا عام سی بات تھی لیکن۔ صرف کسی بزنس پارٹی میں پرسنل نمبر اسکا کسی بھی لڑکی کے پاس نہیں تھا نہ ہی اسے لڑکیوں کی کمپنی پسند تھی وہ شروع سے اپنے کام میں مگن کم گو انسان تھا اس کی پرسنالٹی میں یہی ٹھہراو لڑکیوں کو اس کی طرف متوجہ کرتا تھا اور اس نے کبھی کسی پر دھیان نہیں دیا تھا دبئی میں تو لڑکیاں اسے جانتی تھیں لیکن پاکستان تو اتنا وہ سٹے کرتا نہیں تھا اس لیے حیران ہونا بنتا تھا۔

کون انشال؟

میں نہیں جانتا آپ کو؟

اور کس سلسلے میں کونٹکٹ کیا ہے آپ نے ؟

معیز نے ایک ساتھ سب سوال پوچھے۔

آپ مجھے نہیں جانتے لیکن میں آپ کو جانتی ہوں، آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں

تو پھر بتا دیں کہ آپ کون ہیں تا کہ میں بھی جان جاوں ؟

نام سے مجھے کوئی جانتا نہیں ہے تو کیسے بتاوں کہ میں کون ہوں ؟

اچھا تو چہرہ دکھا دیں نام سے نہیں جان سکتا تو ؟

آپ ایسے ہیں کیا ؟ ؟

ایسے مطلب ؟

معیز نے ایک ابرو اچکا کر اس سے سوال پوچھا، جیسے بات کرنے والا سامنے ہو اب وہ فائل رکھ چکا تھا

مطلب آپ میری تصویر مانگ رہے ہیں ہر لڑکی سے ایسے ہی کہتے ہیں ؟ ؟

میں نے تو نہیں مانگی آپ نے ہی کہا کہ آپ اپنے بارے نہیں بتائیں گی تو مجھے لگا شاید چہرے سے مشہور ہوں۔

کیا اتنا کافی نہیں ہے کہ میں آپ کو جانتی ہوں، مما کہتی ہیں انجان لوگوں سے بات بھی نہیں کرتے اور تصویریں بھی نہیں دیتے،

پھر آپ مجھ سے بات کیوں کر رہی ہیں ؟

مما کی بات سننا چاہئے ناں۔؟

وہ پہلی دفعہ کسی لڑکی سے یوں بات کر رہا تھا وہ بھی چیٹ پہ،

ہاں لیکن آپ میرے لیے انجان نہیں ہیں۔ آپ کا گھر فیملی سب کو میں جانتی ہوں۔

پھر تو مجھے لازمی آپ کو دیکھنا چاہیے اس طرح تجسس رہے گا کہ پاکستان کی لڑکی کون سی ہے جو میرے بارے میں اتنا علم رکھتی ہے

اس نے چئر پہ ٹیک لگاتے ہوئے ٹائپ کیا، دیکھ لیجے گا مجھے کوئی مسلہ نہیں ہے

وہ حیران ہوا لڑکی تو بڑی جلدی مان گئ تھی،

اور خود بھی ہوش میں آیا۔

اچھا آپ نے کس لیے میسج کیا بتا دیں نہیں تو بے وجہ میسج نہیں کریں محترمہ، میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ آپ کے بیٹھ کر آپ کے ساتھ چیٹس کروں اس نے اتنا کہا اور موبائل رکھ کر فائل پہ سائن کیے اب وہ کام میں بزی ہو چکا تھا،،،، میسجز پہ دھیان گیا تو اس نے سر جھٹکا۔ نجانے کون پاگل ہے وہ سوچ کر رہ گیا۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

میرے بچے کی آج سالگرہ ہے، مہر النسا نے ولید کے بال بگاڑتے ہوئے محبت سے کہا، صبح کا وقت تھا ولید صوفے پہ بیٹھا آج کی پارٹی کے لیے دوستوں کو میسجز کر رہا تھا جب پیچھے سے اسکی ماں نے کہا،،

مما پلیز بچہ نہیں ہوں میں کتنی دفعہ منع کیا ہے مجھے بچوں کی طرح ٹریٹ نہیں کیا کریں۔
اچھا نہیں کرتی، مہر النسا مسکرا کر خاموش ہو گئیں، وہ ناشتہ بنانے کے لیے کیچن میں چلی گئیں اور ولید پھر سے موبائل میں بزی ہو گیا۔

مہر النسا کی شادی کو بیس سال ہو گئے ہیں
اسکی شادی ایک اچھی فیملی میں ہوئی ہے شوہر جسکا نام عمر ہے وہ ایک کمپنی میں نوکری کرتا ہے
تین بچے اور مہر النسا کے ساس سسر بھی ساتھ رہتے ہیں
سب سے بڑا ہے ولید اس سے چھوٹی انشال اور پھر سب سے چھوٹا بیٹا شہروز۔

انشال کا موڈ آف تھا لیکن گھر میں داخل ہوتے ہی پارٹی کی تیاری دیکھ کر وہ مکمل فریش ہو چکی تھی_

شام کے وقت سب مہمان آنا شروع ہو گئے تھے، ولید کی برتھ ڈے پارٹی رکھی گئی تھی جس میں عمر نے اپنے آفس کے چند فرینڈز بھی انوائیٹ کیے، پارٹی کی تیاری حال میں کی گئی تھی_
اس گھر میں سب کی اہمیت تھی، سب کو محبت ملتی تھی سوائے مہر النسا کے اسے ہمیشہ پیچھے رکھا جاتا، کسی بھی کام میں اسکی رائے لینا ضروری نہیں تھا، کوئی بھی فنکشن ہو اسے باہر نہیں لے کر جاتے تھے اس

لیے کہ وہ سادگی پسند تھی آج کے ماڈرن دور میں بھی وہ خود کو سادہ رکھتی تھی، یا شاید بچوں کی بھاگ دوڑ میں اس نے خود کی کیئر کرنا چھوڑ دیا تھا،

پارٹی میں عمر کے آس پاس مہر النسا کو ہونا چاہیئے تھا لیکن اس کے ساتھ آج ندا تھی ندا اور عمر ایک ہی آفس میں کام کرتے ہیں (اور اچھے دوست ہیں بقول عمر کے)۔

مہر النسا سب دیکھ رہی تھی لیکن اسے برا نہیں لگا وہ جانتی ہے کہ عمر صرف اسکا ہے اور یہ سب اسے اپنے کام میں کرنا پڑتا ہے کہ لڑکیوں سے بھی دوستی رکھنی پڑے_

خیر آتے ہیں پارٹی کی طرف ____

ولید نے سب کی وشز کے ساتھ کیک کاٹا اور پھر ایسے ہی لیٹ نائیٹ تک پارٹی جاری رہی۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

صبح اٹھتے ہی مہر النسا کی دوڑ لگ جاتی تھی، عمر کے لیے ناشتے سے پہلے چائے بنانا، پھر بچوں کے کمرے میں جا کر باری باری انہیں اٹھانا، اس کے بعد کیچن میں ناشتے کی تیاری، باقی سب آرام سے اٹھتے کھاتے پیتے اور اپنے اپنے کام کے لیے روانہ ہو جاتے، ولید یونی کے لاسٹ ائیر میں تھا شہروز بھی یونی ورسٹی میں داخلہ لے چکا تھا اور انشال کا کالج میں گریجوایشن کا لاسٹ ائیر تھا۔

مہر النسا کی طرف اگر کسی کا دھیان جاتا تھا تو وہ شہروز تھا، مما آپ بھی سانس لے لیا کریں چلیں ہمارے ساتھ پہلے ناشتہ کریں اور پھر باقی کام، اس نے زبردستی ماں کو اپنے ساتھ والی چیئر پہ بٹھایا۔ اتنے سالوں

میں عمر نے کبھی نہیں کہا تھا کہ آو ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر لو، اس کے دل میں بھی خیال آتے تھے ایسے لیکن وہ عمر کا عزت دینا اور اسکی وفاداری سے ہی بس خوش تھی باقی سب اس کے لیے اتنا ضروری نہیں تھا۔

ناشتے کے بعد سب نکل گئے اور وہ گھر کا کام سمیٹنے میں لگ گئی_

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

ندا کام کرنے دو یار ایسے دیکھو گی تو کام کون کرے گا، عمر آفس میں بیٹھا ہوا تھا اور ندا جب سے اس کے آفس آئی تھی بس اسے دیکھے جا رہی تھی, او کم آن بے بی کل گھر پہ بھی تم نے اپنی وہ سادی سی بیوی کے سامنے مجھے خود سے دور رکھا اور اب بھی چاہتے ہو کہ تمہیں نہ دیکھوں،،،،

عمر نے مسکرا کر ندا کی طرف دیکھا سیلولس ڈریس پہنے گولڈن بال، گوری رنگت وہ اپنی خوبصورتی سے کسی کو بھی اپنی طرف مائل کر سکتی تھی۔

چلو ناں کہیں باہر چلتے ہیں ندا نے عمر کا ہاتھ پکڑا،

اچھا چلیں گے لیکن ابھی بہت سارا کام ہے اور بوس نے اگر دیکھ لیا کہ تم میرے ساتھ پروجیکٹ کے نام پر یوں گپیں لگا رہی ہو تو سختی آجائے گی سو کام پہ فوکس کر لیں اس نے پیار سے کہا۔ میرے بوس تو تم ہو اس لیے آپ کا حکم سر آنکھوں پر وہ بھی ایک ادا سے کہہ کر فائل کی طرف متوجہ ہوئی۔

مما آپ اداس ہیں ناں ؟؟ شہروز کو پتا تھا کل پارٹی میں اسکی ماں کی جگہ عمر نے صرف اپنی دوست ندا کو اہمیت دی تھی، ارے میں کیوں اداس ہونے لگی انہوں نے ہمیشہ کی طرح مصنوئی مسکراہٹ لیے کہا، وہ اس وقت چھت پہ سرخ مرچوں کو دھوپ میں رکھ رہیں تھیں ان کے گھر میں آج بھی مسالہ خود ہاتھ سے پسا جاتا تھا۔ شہروز آج گھر تھا اس لیے ماں کے پاس چلا آیا، آپ بول بھی تو سکتی ہیں ناں مما بابا سے کچھ بھی نہیں کہا آپ نے، ان پہ سارا حق آپ کا ہے نا کہ کسی غیر عورت کا، چاہے وہ دوست ہیں لیکن مجھے یہ سب اچھا نہیں لگتا، اسکی ماں نے مرچوں کو چھوڑا اور اسکی طرف متوجہ ہوئیں،،، یہ اپنے چھوٹے سے دماغ میں کیا پالتے رہتے ہو۔؟ ایسا کچھ نہیں ہے نا سوچا کرو تمہارے بابا کے بارے میں، میں ایک لفظ نہیں سنوں گی آئی سمجھ، وہ بہت محبت کرتے ہیں میرے ساتھ چلو اب تم نیچے میں کچھ کھانے کے لیے بناتی ہوں لیکن مما۔ شہری انہوں نے جب بھی بات ختم کرنی ہو بس ایک دفعہ اسے ایسے ہی پکارتی تھیں وہ چپ کر کے زینے اترتا گیا۔

مہرالنسا ایک دفعہ پھر سوچوں میں گم ہو چکی تھی۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

کیا ہوا تم کیوں منہ لٹکائے بیٹھی ہو؟ ولید نے دیکھا رُشنا یونی کے گراونڈ میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی وہ اسے کب سے ڈھونڈ رہا تھا

ایسے ہی آو بیٹھو کیسے ہو؟ ٹھیک ہوں لیکن تمہیں کیا ہوا؟

اب وہ بھی اس کے سامنے بیٹھ چکا تھا، کوئی پریشانی ہے؟ بتاو ناں یار مجھے بھی اپنی چپ سے پریشان کر رہی ہو۔ وہ بابا سے تمہاری بات کی تھی میں نے۔ وہ اب اپنے ناخنوں کو چھیڑ رہی تھی، دھیان ابھی بھی نیچے ہی تھا

وہ دونوں چار سال سے دوست تھے اور اب یہ دوستی محبت میں بدل چکی تھی، رُشنا اپنے امیر زادے باپ کی ایک لوتی اولاد تھی ماں بچپن میں ہی گزر چکی تھیں اس لیے وہ شروع سے اکیلی رہ رہ کر گم گو، معصوم سی خود کو الگ تھلگ رکھنے والی پیاری سی لڑکی تھی۔

ہاں تو۔؟ اس میں پریشانی والی کیا بات ہے؟؟؟

وہ نہیں مانے تمہارے لیے، اب اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔ ولید بھی پریشان ہوا لیکن وہ رشنا کو ایسے نہیں دیکھ سکتا تھا اس لیے بولا، تو کیا ہوا نہیں مانے تو منالیں گے یہ میرا مسلہ ہے، میں تمہارے ساتھ ہی ہوں ہمیشہ اس لیے یہ اداس ہونا چھوڑ دو ولید نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا تو رشنا نے نم آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا۔ ولید کی آنکھوں میں صرف رشنا کے لیے محبت ہی محبت تھی وہ ہلکا سا مسکرا دی۔ اس شخص کا ساتھ ایسا ہی تھا گھنی چھاوں جیسا، رشنا کو ہنساتے رہنا ہر وقت اس کا خیال رکھنا وہ خود کو بہت خوش قسمت سمجھتی تھی۔

چلو اب گھر چلتے ہیں آج میں نے ایک کام کے سلسلے میں کہیں جانا ہے۔ اس نے رُشنا کا ہاتھ تھامے ہی اٹھنے کے لیے کہا تو وہ اٹھ گئی۔

❀❀❀❀❀

مے آئی کم ان سر ــــــ؟ انشال جانتی تھی کہ وہ ہمیشہ کی طرح لیٹ ہے لیکن اسے نہیں پتہ تھا کہ آج سے بائیولوجی کے لیکچرار چینج ہو جائیں گے پہلے ٹیچر کسی وجہ سے کالج چھوڑ گئے تھے،

انشال کی لیٹ آنے کی عادت کو سر فراز (سابقہ ٹیچر) جانتے تھے ان کے روز ڈانٹنے سے بھی انشال کو کوئی اثر نہ ہوا تو انہوں نے کہنا ہی چھوڑ دیا تھا

آج بھی حسبِ معمول وہ اجازت لیتے ہی کلاس میں داخل ہوئی، لیکن ابھی دو قدم ہی چلی تھی کہ کوئی انجان آواز آئی، ایکسکیوز می مِس کہاں بھاگے جا رہی ہیں میں نے تو ابھی یس کم نہیں کہا،

انشال کو کچھ سمجھ نہ آیا تو اپنی دوست کی طرف دیکھا جس نے اشارہ کیا کہ سر کو جواب دو پہلے، انشال سر کی طرف متوجہ ہوئی سوری سر میں نے آپ کو نہیں دیکھا، اب دیکھ لیا ہے تو کلاس سے باہر جائیں کیونکہ آپ پورے دس منٹ لیٹ ہیں سوری سر میں روزانہ اسی وقت آتی ہوں، باقی ساری کلاس ہونقوں کی طرح انشال کو دیکھ رہی تھی جو سر کو ایسے کہہ رہی ہے جیسے انشال ٹیچر ہے اور سامنے کھڑا شخص اسٹوڈنٹ۔

یہ کونسا طریقہ ہے بات کرنے کا اور اگر آپ آتی ہیں اس ٹائم تو پھر کسی اور ٹیچر سے پڑھیں کیونکہ مجھے اپنی کلاس میں کوئی بھی اسٹوڈنٹ لیٹ نہیں چاہیے وہ اتنا کہہ کر کلاس کی طرف متوجہ ہو گئے اور انشال غصے سے واپس چلی گئی، گھر کی لاڈلی ہونے کی وجہ سے وہ تھوڑی ضدی اور خود سر سی ہو گئی تھی ـ

"وہ آف موڈ کیے سیڑیوں پہ بیٹھی ہوئی تھی جب اس کی دوست اس کے پاس آئی، ہمم ادھر بیٹھی ہو میں تمہیں کینٹین میں دیکھ کر آئی ہوں، انشال کچھ نہ بولی یہ کون سر ہیں نیو؟؟؟؟ اس نے اپنا سوال داغا۔

آج ہی آیے ہیں پتہ نہیں جتنے ہینڈ سم ہیں اتنے ہی کھڑوس بھی، آتے ہی سب گرلز کو مرغوب کر چکے ہیں جناب، اب روز ان سے بھی باتیں سننا ہو نگی، کیسے مجھے کلاس سے آوٹ کر دیا انشال کو اپنی بے عزتی محسوس ہو رہی تھی ارے چھوڑو یار تم بھی سدھر جاو ناں، یہ سخت قسم کے ہیں۔اس لیے بی بی سیدھی ہو جاو،

چلو اب ریس کا ٹائم ہوا ہے اور تم منہ لٹکائے بیٹھی ہو، مریم نے اب خفگی سے کہا

میرا موڈ نہیں تم جاو،،،،، اور جیسے میں تمہارے بغیر چلی جاوں گی جلدی کرو اٹھو اور پھر انشال نہ چاہتے ہوئے بھی اٹھ گئی_

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

کبھی تو بندہ اللہ کا شکر کرتے ہوئے مسکرا لیتا ہے جب دیکھو تم منہ لٹکائے بیٹھی ہوتی ہو۔ شہری نے رومیسہ کو دیکھتے ہوئے کہا وہ اپنے چھت پہ بیٹھی ڈوبتے سورج کو۔ دیکھ رہی تھی، شہری کے چچا کی بیٹی تھی اور ساتھ ہی گھر بھی تھا وہ جانتا تھا رومیسہ روزانہ اس وقت چھت پہ جا کر شام کے سہانے منظر کو دیکھتی ہے۔

اور کبھی تو بندہ اپنا منہ بند کر لیتا ہے اس نے بھی اسی کی ٹون میں جواب دیا تھا دونوں ایک دوسرے کے خلاف ہی بولتے تھے،

بڑی چول ہو ویسے کبھی تو عزت دے دیا کرو، تم عزت کے لائق ہو کہاں اب وہ بھی اس کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا،

کیا ہوا ہے ؟اداس لگ رہی ہو ؟؟؟لڑتے بھی تھے لیکن پروا بھی تھی ایک دوسرے کی،

نہیں بس ایسے ہی بابا کی طبعیت ٹھیک نہیں رہتی اب تو سوچ رہی ہوں کوئی جاب کر لوں لیکن تمہارے بابا کہتے ہیں لڑکیاں جاب نہیں کرتیں بلکہ گھر سنبھالتی ہیں۔کب کہا بابا نے ؟؟؟اس میں کیا برائی ہے تم کرو اپلائے میں ساتھ ہوں تمہارے، خود مختار ہونا بری بات تو نہیں ہے لڑکیوں کو بھی سارے رائٹس ہیں سو تم فکر نہ کرو۔رومیسہ نے غور سے شہری کی طرف دیکھا، ہمیشہ تنگ کرنے والے نے سب سے الگ بات کی تھی کسی نے بھی ایسا رسپانس نہیں دیا تھا جیسا شہری نے اسے تسلی ہوئی۔

اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو نظر لگاو گی بچے کو؟؟؟

ہمم دیکھ رہی ہوں سمجھدار ہو رہے ہو، کسی لڑکی کی صحبت کا اثر ہے کیا؟؟؟؟ہاں میں تو جیسے لڑکیاں لیے گھومتا رہتا ہوں ناں۔مجھے چڑیلوں سے دور ہی رکھو بی بی۔رومیسہ نے مکا جھڑا اخبر دار میرے جینڈر کو اب ایسا کوئی نام دیا تو وہ اب ہلکی پھلکی ہو گئی تھی اور شہری یہی چاہتا تھا۔ مغرب کی آواز آئی تو دونوں نماز کے لیے نیچے آ گئے۔

❀❀❀❀❀

پھول ہے گوبھی کا سبزی مت سمجھنا، پیار ہے شہری کا ہمدردی مت سمجھنا شہروز گوبھی کا پھول پکڑے اس کے سامنے آتے ہی بولنا شروع ہو چکا تھا،

رمیسہ کا دل کیا اس بندے کا حشر کر دے، پاس کھڑی مہرالنسا نے اپنا قہقہہ بامشکل روکا تھا۔

آنٹی آپ بھی ہنس رہی ہیں اور تمہیں شرم نہیں آتی ایسی اوچھی حرکتیں کرتے ہوئے، منہ دیکھ لو اپنا گوبھی کا پھول تو کیا گوبھی کا پورا باغ بھی کسی لڑکی کو پیش کروگے ناں تو بھی کچھ نہیں ملنے والا آیا بڑا شہروز اپنے چچا کی بیٹی کو تنگ کرنا چاہتا تھا اور وہ واقع ہو چکی تھی

رمیسہ بولتی جارہی تھی اور شہری کے ساتھ مہرالنسا بھی دبی دبی ہنسی ہنس رہیں تھیں۔ میں جارہی ہوں گھر۔ ارے رمیسہ بچے رکو ناں یہ تو ہے ہی ایسا رمیسہ کو جاتے دیکھ کر مہرالنسا سیرئیس ہوئیں۔ آپ بھی ہنس رہی ہیں اس بینگن کے ساتھ

اچھا نہیں ہنستی ادھر آو تم۔ یہ جوس باہر لے کر جاو، شہروز تم اب ایک لفظ بھی کہا رومیسہ کو تو بہت ماروں گی چلو بھاگو یہاں سے دادو کو ٹیبل پہ لے آو۔ انہوں نے ڈانٹتے ہوئے کہا، اور وہ جاتے ہوئے پھر سے ایک دفعہ رومیسہ کے بال کھینچ کر گیا تھا۔ جس پہ رومیسہ بس ضبط کر کے رہ گئی۔

❀❀❀❀❀

میری زندگی میں تمہارے سوا کچھ بھی نہیں ہے ولی، تم جانتے ہو ناں میری نیچر کیسی ہے میں نے اپنی زندگی میں بس ایک مرد دیکھا وہ میرے بابا ہیں ان کے علاوہ تم نے میری ہمیشہ مدد کی تو لگنے لگا کہ

تمہارے پاس سیو رہتی ہوں کوئی کسی قسم کا ڈر نہیں رہتا،،، تم مجھ سے دور تو نہیں جاو گے ناں؟ وہ دونوں کلاس لینے کے بعد معمول کی طرح باہر بیٹھے تھے۔

تمہیں لگتاہے. کہ میں رشنا کو چھوڑ سکتا ہوں؟

لیکن پھر بھی وعدہ چاہئے تو سنو کبھی نہیں چھوڑوں گا دنیا سے لڑ جاوں گا تمہارے بابا سے بھی لیکن تم میری ہی دلہن بننے والی ہو اس لیے ایسی باتوں کی بجائے بس میرے پیارے پیارے خواب دیکھا کرو اس نے شرارت سے کہا تو وہ حیا سے مسکرا دی۔ دونوں ایک ساتھ کتنے مکمل لگ رہے تھے۔ لیکن ضروری نہیں کہ جا سوچا جائے وہ حقیقت بھی ہو۔

❁❁❁❁❁❁

مِس انشال سٹینڈ اپ سر حیدر غصے سے بولے، وہ کب سے انشال کی آواز کو نوٹ کر رہے تھے سر کی طرف تو اسکا دھیان ہی نہیں تھا وہ پاس بیٹھی دوست کو رات کی پاڑتی والی روداد سنائے جارہی تھی، یس سر اس نے معصومیت سے کہا، آپ کے ساتھ مسلہ کیا ہے؟ میں نے ابھی کس پروجیکٹ کے بتارہا ہوں آپ بتائیں گی؟

ساری کلاس نے انشال کو ناگواری سے دیکھا سب ہی لڑکیاں اس کے عجیب اٹیٹیوڈ سے اسے ناپسند ہی کرتیں تھیں

سوری سر وہ میں۔ جسٹ شٹ اپ انشال آپ میں مینرز بھی ہیں کہ نہیں آپ کو کلاس میں بیٹھنے کے رولز آئی تھنک کسی نے نہیں پڑھائے، آئندہ ایسا ہوا تو میں دوبارہ کبھی بھی آپ کو اپنی کلاس میں آنے کی پرمیشن نہیں دوں گا وہ سختی سے کہتے ہوئے کلاس کو اوکے کر کے باہر چلے گئے باقی سب بھی آپس میں باتیں کرنے لگیں اور انشال اپنی دوست ساتھ منہ بنائے باہر آ گئی۔

تمہیں کتنا سمجھایا ہے یار ہر کسی سے ڈانٹ کھانا کیا عادت بن گئی ہے تمہاری؟

لاسٹ ائیر میں ہو اور حرکتیں بچوں جیسی اچھی بات تو نہیں ہے۔ مریم نے اسے سمجھانا چاہا، اچھا اب نہیں کروں گی سوری۔ پرومس اب سے کسی کو تنگ نہیں کروں گی اب خوش؟؟

اگر عمل بھی کر لو تو پھر خوش ہی۔ چلو پھر کچھ کھاتے ہیں۔

❀❀❀❀❀

رشنا اور ولید کا سمیسٹر مکمل ہو چکا تھا دو ہفتے سے دونوں بس فون پہ ہی بات کر پاتے تھے، ملنے کے لیے کہا تھا رشنا نے لیکن ولید نے کہا تھا کہ وہ کچھ بزی ہے اور آج تین دن ہو گئے تھے اسکا فون بھی بند آ رہا تھا رشنا تو اس کے بغیر ایک پل نہیں رہتی تھی یہ تین دن اس کے لیے عذاب سے کم نہ تھے آج اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ان کے گھر جائے گی۔ فریش ہو کر اس نے ڈرائیور کو ولید کے گھر کا ایڈرس بتایا۔

ولید کو رشنا نے کافی دفعہ اس کے گھر کے باہر ڈراپ کیا تھا ولید کی زاتی گاڑی نہیں تھی اس لیے کبھی کبھار رشنا کے اسرار پہ وہ اس کے ساتھ آ جاتا تھا۔

رشنا نے ڈور بل کی تو اندر سے پینتس سالہ عورت نے دروازہ کھولا، سادی سی قمیض شلوار پہنے سلیقے سے دوپٹہ اوڑھے وہ اسے ولید کی مما ہی لگیں تھیں

السلام علیکم آنٹی میں رشنا ہوں ولید کی دوست کیا اس سے مل سکتی ہوں اس نے سلام کے ساتھ ہی آنے کی وجہ بھی بتائی، وعلیکم السلام ارے بیٹا ولید نے بتایا نہیں کہ وہ باہر چلا گیا ہے انگلینڈ اس کی منکوحہ رہتی ہے وہاں تو اب وہیں پہ ہی سیٹلڈ ہو گا ہم نے تو بہت کہا کہ پاکستان دھوم دھام سے شادی کریں لیکن وہ کہتا ہے کہ نہیں نکاح ہو چکا ہے تو بس وہی کافی ہے

مہرالنسا اپنی ٹون میں بولے جارہیں تھیں اور رشنا کو جیسے اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا، وہ زرا لڑکھڑائی تو مہرالنسا نے سہارا دیا ارے کیا ہوا بیٹا اندر آو آپ ٹھیک نہیں لگ رہی، رشنا کچھ بھی بولے بغیر مشکل سے چلتے ہوئے گاڑی تک آئی، اسے لگ رہا تھا جیسے اچانک سے اسے کسی جلتی بھٹی میں جھونک دیا گیا ہے آنسو بہتے جارہے تھے سانس اکھڑ رہا تھا اور گھر پہنچنے تک وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

❀❀❀❀❀

آج وہ میٹنگ کے فوراً بعد سر درد کی وجہ سے گھر آگیا تھا اور اس نے ملازموں سے کہا تھا کوئی بھی اسے ڈسٹرب نہ کرے، اور دروازے پر دستک سے اس کا موڈ بہت زیادہ خراب ہوا تھا۔ کیا مسلہ ہے علی بخش تم نے شاید میری بات دھیان سے سنی نہیں تھی کہ کوئی بھی میسج لے کر میرے پاس نہ آنا جو یوں دستک دیے جارہے ہو۔

اسے پتا تھا دروازے پہ علی بخش ہی تھا کیونکہ اور کسی کو اجازت نہیں تھی اس کے کمرے میں آنے کی، علی بخش اس کا مینجر تھا۔

معافی چاہتا ہوں سر لیکن باہر کوئی آیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ پاکستان سے آئے ہیں اور آپ کو جگا کر بتایا جائے، اور یہ سن کر معیز نے جلدی سے کمفرٹر دور پھینکا اور باہر کو دوڑ لگائی، وہ بلکل بھول چکا تھا کہ اس کا دوست آرہا ہے اور اسے لینے بھی جانا تھا لیکن وہ تو سو گیا تھا آفس سے آتے ہی،،،، سب ملازم معیز کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے کہ یہ سر کیسے دوڑ لگا لی ہے معیز نے چپل پہنی اور دروازے پہ آیا سامنے غصے میں اس کا جگری کھڑا تھا۔ معیز نے دور سے ہی کانوں کو ہاتھ لگایا سامنے کھڑا شخص لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پہ ہاتھ رکھے غصے سے بس معیز کو دیکھے جا رہا تھا معیز نے آگے بڑھ کر گلے لگایا معاف کر دو پلیز تمہاری قسم کچھ مسلہ ہو گیا تھا آفس میں اس لیے میں گھر آ کر سو گیا اور یاد نہیں رہا کہ تمہیں پِک کرنا ہے شرم تو نہیں آئی تمہیں، میں ادھر پونا گھنٹہ راہ دیکھتا رہا، بڑے بے مروت نکلے تم تو چل پیچھے ہٹ اسکا واقع موڈ آف تھا ایک گرمی تھی اوپر سے معیز کا نمبر بھی بند جا رہا تھا، اور پھر تنگ آ کر اس نے کیب کروائی اور معیز تک پہنچا۔ سوری ناں۔ چل اندر تو آ، وہ لڑکیوں کی طرح اسے پچکار رہا تھا غلطی بھی تو ایسی تھی وہ خود شرمندہ ہو رہا تھا۔ اچھا اب ضرورت سے زیادہ مکھن نہ لگاؤ اندر جانے دو کہ وہ بھی نہیں کرو گے۔

معیز ہنسا چل آ جا ملازم سب معیز کا چہرہ دیکھ رہے تھے آنے والے شخص کی وجہ سے اس کے چہرے پہ چمک تھی ورنہ تو معیز سنجیدہ سا رہنے والا بندہ تھا

ملازم سے کہہ کر معیز نے سارا سامان اندر رکھوایا اور دونوں حال میں آ بیٹھے،، حانساں ماں کھانے کی تیاری کی جائے اور صاحب کے لیے ابھی بھی کچھ چائے پانی کا بندوبست کرو۔ خانساں ماں نے حکم پر کیچن کی راہ لی وہ دونوں باتوں میں مشغول ہو چکے تھے۔

❀❀❀❀❀

سونے سے پہلے معیز نے موبائل چیک کیا تو اس لڑکی کی پانچ کالز تھیں اور بہت سارے میسجز بھی۔

میں بات کرنا چاہتی ہوں آپ سے

بتاتی ہوں کہ کون ہوں آپ بولیں تو سہی ناں

پلیز میری بات سنیں ورنہ رو دوں گی

یہ سارے میسجز پڑھ کر لگا اسے کہ یہ لڑکی واقع پاگل ہے

اور بھی بہت سارے میسجز تھے معیز نے ایک میسج بھیجا۔ اکتاہٹ سے

Whats up?

کیا چاہتی ہیں آپ؟ اور کیوں بات کرنا چاہتی ہیں

آپ مجھے دیکھنا چاہتے ہیں؟

ولید نے اپنا سر پیٹا

ارے نہیں بی بی میں ایسا کچھ نہیں چاہتا

یہ ضرور چاہتا ہوں کہ آپ تنگ نہیں کریں

لیکن میں تو تنگ کرنا چاہتی ہوں ناں

معصومیت سے بھرپور میسج ملا اسے، وہ اس پاگل کی باتوں پہ مسکرا دیا۔

پاکستان میں اس وقت کافی ٹائم ہو چکا ہے آپ جاگ کر لوگوں کو تنگ کر رہی ہیں کسی اور کو کر لیں کیونکہ میں سونا چاہتا ہوں اللہ حافظ اتنا کہ کر اس نے موبائل آف کر دیا اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔

ادھر انشال منہ بناتے ہوئے سونے کی ناکام کوشش کرنے لگ گئی۔

وہ، وہ کیسے مجھے چھوڑ کے جا سکتا ہے جیسلین، وہ ایسا نہیں ہے نہیں تھا وہ ایسا رشنا گاڑی میں ہی بے ہوش ہو گئی تھی پھر ڈرائیور نے رشنا کے بابا شجاعت کو کال کی اور پھر ڈاکٹر کو بلایا گیا، ڈاکٹر نے کہا تھا کہ کسی شاک کی وجہ سے ایسا ہوا ہے ٹینشن کی بات نہیں ہے شجاعت کو وجہ سمجھ آ رہی تھی اس لیے ابھی وہ بیٹی کا سامنا کیے بغیر ہی جیسلین کو اس کے پاس چھوڑ کر باہر چلے گئے تھے۔

جیسلن پینتیس سالہ حاتون ان کی خاص ملازمہ تھی شجاعت جب دبئی میں تھا تب اس نے اسے ہائیر کیا تھا اور پھر پاکستان بھی ساتھ ہی لے آیے رشنا کو بچپن سے وہی سنبھالتے آ رہی تھی۔

حوصلہ کرو مائی چائلڈ، تمہارے بابا نے سمجھایا تو تھا کہ دور رہو اس لڑکے سے،

We spend years together Jasleen

وہ کیسے ایسا کر سکتا ہے میرے ساتھ، تم دونوں کا شروع سے ہی جوڑ نہیں تھا رِشی وہ مڈل کلاس کے لوگ اور تم خود کو دیکھو آخر اس نے اپنا ظرف دکھا ہی دیا ناں۔ جیسلین اس کے بہت کلوز تھی اس لیے ہر بات کہہ لیتی تھی۔ آپ بھی میرا دکھ نہیں سمجھ رہیں وہ رونے لگی اسکا دم گھٹ رہا تھا۔ نہیں رِشی (وہ کرسچن تھیں خود اور انہیں رشنا کا نام رِشی ہی پسند تھا) ایسا نہیں ہے تم نے ہی خود کو غلط انسان کے پیچھے بھگایا ہے آج رو لو آئندہ اس شخص کے لیے کبھی نہ رونا

اسنے کہا تھا وہ مجھ سے شادی کرے گا ہم دونوں میں بہت compatibility . تھی دونوں ایک دوسرے کو انڈرسٹینڈ کرتے تھے کوئی اتنا بڑا دھوکہ اتنی سفاکی سے کیسے دے سکتا ہے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے کدھر جائے،،، جیسلین نے اسے گلے سے لگایا۔ تم بھولی ہو دنیا بہت تیز ہے اس لیے لوگوں کو پہچان نہیں سکی تم اب چپ ریلیکس ہو جاو ایسے لوگوں کے جانے پہ خوش ہوتے ہیں روتے نہیں (جیسلین ابھی بھی اس کا درد نہیں سمجھی تھی) سمجھتی بھی کیسے محبت کا درد سبھی کو تھوڑا نہ پتا ہوتا ہے۔ وہ تو اس وقت رشنا محسوس کر سکتی تھی بس رشنا۔

جاری ہے

قسط نمبر 2

رشنا کو دو دن ہو گئے تھے اپنے کمرے میں بند رہتی تھی جیسلین زبردستی کھانے کے کچھ نوالے دے دیتی تھی، رو رو کر اس نے اپنا برا حال کر لیا تھا۔

شجاعت شہر سے باہر تھا آج اتے ہی اسے جیسلین نے بتایا تو وہ رشنا کے کمرے کی طرف بڑا، رشنا کا دروازہ لاک نہیں تھا وہ آہستہ سے کھولتے ہوئے اندر داخل ہوئے، کیا ہوا ہے میرے بچے اس دن بھی تم نے اپنی طبعیت خراب کر لی تھی رشنا گھٹنوں پہ چہرہ رکھے بیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی، رشنا نے شکوہ کنا نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا، کہیں آپ نے تو اسے نہیں کہا کچھ بابا؟؟؟ رشنا چاہتی تھی کچھ تو ایسا سننے کو ملے کہ اسے تسلی ہو کوئی تو کہے کہ ولی دھوکے باز نہیں ہے، میں کیوں کہوں گا مجھے نہ تو اس تھرڈ کلاس لڑکے کا گھر پتا ہے نہ میں اس سے ملا ہوں ان کے لہجے میں ولید کے لیے صرف حقارت تھی، رشنا آج ولید کے خلاف چپ کر کے سن رہی تھی بس، وہ کیسے جا سکتا ہے بابا میں محبت کرتی ہوں اس سے، وہ نہ جاتا تو میں تب بھی اس کی شادی تم سے نہ کرواتا تم کیوں نہیں سمجھ رہی وہ تمہارے لیول کا نہیں ہے تمہارے لیے میں اپنی پسند کا لڑکا ڈھونڈوں گا جو ہمارے سٹینڈرڈ کا ہو۔ رشنا نے دکھ سے آنکھیں مینچ لیں مجھے اکیلا چھوڑ دیں پلیز میں ابھی کچھ نہیں سننا چاہتی۔ میں چلا جاتا ہوں لیکن اب اس کے لیے آنسو بہانا بند کر دو رشنا میں تمہیں یوں روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔ آپ میری خوشی چاہتے تو یہ سب نا کہتے بابا ابھی پلیز میں اکیلا رہنا چاہتی ہوں شجاعت چپ کر کے وہاں سے چلا گیا۔ رشنا وہاں ہی بیٹھی رہی ساری رات آنسو بہانے کے لیے۔ محبت میں محبوب بے

رحم ہو جائے تو پھر زندگی مشکل ہی لگتی ہے، محبت میں محبوب ساتھ ہو تو دنیا کی رنگینیاں اور دلکش لگنے لگتی ہیں لیکن رشنا کی محبت بے رحم نکلی تھی۔

نجانے محبت بدقسمت تھی یا رشنا۔

❀❀❀❀❀

اٹھ جا شہزادے، یہاں بزنس کرنے آئے ہو کہ سونے معیز نے ولی کو چھیڑا، اُف یار پاکستان میں مما اور ادھر تم سکون سے سونے نہیں دے رہے، جی سر سوتے رہے تو پھر بزنس کون دیکھے گا معیز کا دبئی میں اپنا گھر تھا دونوں فرسٹ فلور پہ ہی الگ الگ کمروں میں سوتے تھے ولی اب بیڈ پہ اٹھ کر بیٹھ چکا تھا معیز نے ایک کافی کا مگ اس کے لیے ٹیبل پہ رکھا جاو فریش ہو آو میں ادھر ہی ہوں اور دوسرا مگ ہاتھ میں لیے صوفہ پر جا بیٹھا،

میری بیوی نہ بنو اب۔ ولی نے چڑ کر کہا

ہاہاہا معیز کا قہقہ جاندار تھا۔ تمہاری سستی دور کرنے کے لیے یہ کام مجھے سر انجام دکیا ہو گا۔ ولی نے کشن اس کی طرف پھینکا جو اس کے سر کے اوپر سے گزر کے نیچے جا گرا۔

وہ ہاتھ منہ دھو کر باہر آیا تو معیز کافی حتم کر چکا تھا چلو تم فریش ہو کر آجاو میں زرا ناشتے کے لیے کہتا ہوں

اوکے بوس۔ ولی نے جواب دیا۔

❀❀❀❀❀❀

آنٹی چاچو کو منائیں ناں میری جاب کے لیے بابا تو کہتے ہیں جو چاچو کہیں گے وہی کروں گی، سو میری ہیلپ آپ ہی کر سکتی ہیں،،،، اچھا تم نے بتایا نہیں کہ تم جاب کرنا چاہتی ہو، مہرالنسا اس وقت کمرے میں پھیلاوا سمیٹ رہی تھی اور رومیسہ گھر پہ اکیلی ہوتی تھی پڑھائی سے فری تھی اس لیے اپنی چچی کے پاس جسے وہ آنٹی کہتی ہے آجاتی تھی۔ ہاں وہ ابھی ہی سوچا ہے کہ اتنا پڑی ہوں تو جاب کرلیتی ہوں بابا بھی اب ٹھیک نہیں رہتے مجھے ہی سہارا بننا ہو گا ناں ان کا، یہ تو اچھی بات ہے بچے کیا تم نے بات کی عمر سے ؟

ہاں پوچھا تھا بابا نے تو چاچو کہتے ہیں عورت زات ہے گھر داری کرے یوں ملازمت کرتی اچھی نہیں لگتی،، اس نے اداسی سے کہا، ارے یہ کیا بات ہوئی ملازمت کرنے والی عورتیں گھر سے بیگانہ تھوڑا نہ ہو جاتی ہیں گھر بھی دیکھو کام بھی کرو ایسے موقعے سب کو کہاں ملتے ہیں رومیسہ، میں کرتی ہوں بات عمر سے، مجھے بھی بڑا شوق تھا پڑھوں آگے لیکن بس قسمت کی بات ہے

تو شادی کے بعد پڑھ لیتیں آپ، اس میں کیا ہے۔ سیکھنے کوئی عمر تھوڑی ہے ساری زندگی سیکھیں پڑھیں، ہاں لیکن سب کو حالات یہ اجازت نہیں دیتے اور کبھی کبھی معاشرے کی باتوں میں آنا پڑتا ہے سمجھوتہ کرنا پڑتا ہے

نہیں آنٹی میرا دل کرتا ہے میں لوگوں کے برین واش کردوں ان کی سوچ کو بدل دوں جو لڑکیوں کو آگے بڑھنے نہیں دیتے، جو ہر بات پہ ہر موقع پہ یہ جتاتے ہیں کہ عورت پیچھے ہی رہے،

مہرالنسا اب الماری میں کپڑے تہہ کر کے رکھ رہی تھی۔ اور رومیسہ بیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی۔

تو کردو چینج، لیکن کیسے کروں مجھے تو اپنی جاب کے لیے ابھی لڑنا ہے لوگوں کو کیسے سمجھاوں۔

جب بھی دنیا کو بدلنا چاہو تو خود کو بدلو، ایسا بدلو ایسے ہو جاو کے دوسرے تمہیں نقل کریں ایک مثال بنو خود کو تعمیر کرو لوگ تمہیں دیکھ کر خود بدلتے جائیں گے مہرالنساء اب رک کر اسے سب کہہ رہی تھی۔

ایک تو آپ پڑے لکھے لوگوں سے بھی زیادہ اچھی باتیں کر لیتی ہیں

مہرالنسا مسکرائی، عقل اور تعلیم دو الگ الگ چیزیں ہیں بیٹا،

ہمممم سہی کہتی ہیں آپ اسی لیے آج کے جدید دور میں اتنی تعلیم عام ہے لیکن سوچ وہی پرانی، سوچ بدلنے کا وقت ہے ایجوکیشن ہے لوگوں کے پاس۔ چلو پھر کس لو کمر اور میں تمہاری جاب کے لیے کروں گی بات تم فکر نہ کرو۔ انہوں نے مسکرا کر کہا تو رومیسہ بھی مسکرا دی۔

ولی اور معیز دونوں آفس کے لیے تیار تھے، گاڑی میں بیٹھ کر معیز نے سیل فون آن کر کیا تھا۔ اسے لڑکی کے میسجز یاد آئے، ولی سے ہو چھتا ہوں شاید وی جانتا ہو معیز نے سوچا۔ نہیں میں ایسے کیسے کسی کا ذکر کر دوں اور کر بھی دیا تو یہ میرے پیچھے پڑ جائے گا سو رہنے دیتا ہوں۔

کدھر کھو گئے ہو پوچھ رہا ہوں کہ فائل کدھر ہے آج کی ڈیل کی ولی کے بلانے پہ بھی نہ بولا وہ تو اس نے کندھے سے ہلایا

آہاں کچھ نہیں فائل یہ پیچھے سیٹ پہ پڑی ہے دیکھ لو اس نے ڈرائیو ولید کر رہا تھا

اچھا آفس میں جا کر دیکھ لوں گا پھر پورے راستے وہ دونوں آج کی میٹنگ کے بارے میں ڈسکس کرتے رہے تھے۔

آفس پہنچ کر مینجر نے ساری ڈیٹلیز دیں اور وہ دونوں میٹنگ روم کی طرف بڑے، آج کی بریفینگ معیز کے زمہ تھی میٹینگ کے دوران میعز کا فون ایک دفعہ رنگ ہوا تھا جسے سب نے اگنور کر دیا۔ لیکن معیز جیسے ہی بولتا فون پھر سے بجنے لگتا، معیز نے تنگ آکر موبائل دیکھا تو وہ وہی انجان نمبر سے کالز آرہیں تھیں معیز کا پارہ ہائی ہوا۔ ولید نے پوچھا

"ایوری تھنگ از اوکے"???

یس۔ معیز نے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا، و

یری سوری ایوری ون اس نے معزرت کی، موبائل سائیلنٹ کیا اور پھر سے کانٹینیو کیا۔

میٹگ کے حتم ہوتے ہی اس نے موبائل آن کیا اور اسی نمبر پہ کال کی، لیکن کال ڈِسکنیکٹ کر دی گئی تھی۔

ولید اس وقت باقی کی ڈیٹلیز مینجر سے لے رہا تھا اس لیے معیز اپنے آفس میں اکیلا تھا اس۔

معیز نے اس کے میسجز دیکھے باقی پہ اس نے دھیان نہیں دیا تھا لیکن لاسٹ میسج میں کہا گیا تھا۔

میں کال پہ بات نہیں کروں گی آپ میسج پہ میری بات کیوں نہیں سن رہے ہیں؟؟؟؟؟

معیز نے کچھ بھی کہے بغیر نمبر بلاک کر دیا۔

انشال میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں انشال اداس سی لائبریری میں بیٹھی تھی جب، اسے جانی پہچانی آواز آئی پیچھے دیکھا تو سر حیدر تھے۔ وہ کھڑی ہوئی، یس سر کہیے ؟؟ یا اللہ بچا لینا اب اس نے دل میں کہا۔ وہ سوچ

رہی تھی کہ آج والا ٹیسٹ موڈ آف ہونے کی وجہ سے سہی نہیں ہوا تھا تو اسی سلسلے میں ڈانٹ پڑنے والی تھی۔

کیا میں بیٹھ سکتا ہوں ادھر ؟

انشال اب زرا حیران ہو رہی تھی سر اتنے سیریس اور باتوں سے بلکل بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ٹیسٹ کے ریلیٹ کوئی بات کرنے آئے ہیں۔

یس شیور پلیز سِٹ اس نے احترام سے کہا۔ انشال اب سر حیدر کا چہرہ دیکھ رہی تھی، ستائس سال کا حیدر ڈیسنٹ پرسنالٹی میں بھی بہت وجیہہ لگتا تھا۔

جینز شرٹ میں بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ اچھا لگ رہا تھا۔ انشال غور کرنے کے بعد اب ان کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی۔

حیدر نے لمبا سانس لیا اور انشال کی طرف دیکھ کر کہا۔ میری بات تحمل سے سننا، انشال کو بلکل بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ سر کیا کہنا چاہتے ہیں۔

میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں اگر تمہیں مناسب لگے تو تمہارے گھر رشتہ بھیج دوں گا۔ وہ اپنی ہی ٹون میں کہے جا رہے تھے اور انشال کا مارے ضبط کے چہرہ سرخ ہونے لگا، سر کیسے اتنی بڑی بات کہی سکتے تھے پہلے تو اس سے کچھ بولا ہی نہ گیا دھواں دھار چہرہ لیا اس نے ہمت کی اور کہا،

آپ کو پتہ ہے ناں استاد کا مقام کیا ہے انشال کو برا لگا تھا

ایم سوری پلیز لیکن میں بس اپنے دل کی بات کہنا چاہتا ہوں میں نے تمہیں کبھی غلط نظر سے نہیں دیکھا تم غلط سمجھ رہی ہو،،،، آپ اپنی شاگرد سے شادی کی بات کر رہے ہیں اور آپ غلط نہیں ہیں واہ انشال نے زرا اونچی آواز میں کہا تو حیدر پریشان ہوا۔

ایسی بات نہیں ہے انشال، اس میں برا ہے ہی کیا؟ پسند کوئی بھی آ سکتا ہے اس نے دلیل دینا چاہی،

ویل میں نے کبھی آپ کو اس سینس سے نہیں دیکھا نہ ہی میں آپ کے ساتھ کوئی ریلیشن چاہتی ہوں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں اس لیے آئندہ میرے ساتھ ایسی کوئی بات مت کیجیے گا اتنا کہہ کر انشال اٹھ گئی

حیدر جلدی سے اٹھا، کوئی وجہ مجھے ریجیکٹ کرنے کی؟؟؟؟

وجہ یہ ہے کہ آپ مجھ سے بہتر لڑکی ڈیزرو کرتے ہیں میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں اتنا کہہ کر وہ رکی نہیں لائبریری سے باہر نکلتی چلی گئی اور حیدر چپ چاپ اسے جاتا دیکھتا رہا۔

❀❀❀❀❀❀

یہ لیں اپنا وائلٹ، عمر کے کہنے سے پہلے ہی اس نے ہاتھ پہ رکھا وائلٹ سامنے کیا او تھنکس نسا تم نہ ہوتی تو سچ میں میرا پتہ نہیں کیا ہوتا، مجھے تو گاڑی کی چابی تک تم سے لینے کی عادت ہے ایک دن کے لیے بھی کہیں جاو تو پاگل ہو جاوں گا مہر النسا محبت سے مسکرا دی، اب وہ عمر کی ٹائی سہی کر رہی تھی، آپ سے ایک بات کرنا تھی اس نے جھجھکتے ہوئے کہا، ہاں کہو،؟؟ عمر نے کفس میں سٹڈ ڈالتے ہوئے کہا، رومیسہ جاب کرنا چاہتی ہے

ہاں جانتا ہوں اور منع بھی کر چکا ہوں،

لیکن منع کرنے کی وجہ ؟ مہر النسانے اب عمر کو پاس بٹھا کر پوچھا۔ میں اسے اپنے گھر کی بہو بنانا چاہتا ہوں اور میں نہیں چاہتا ہے کہ گھر کی بیٹی باہر کام کرے، لیکن آپ خود سوچیں اس کا کام کرنا ضروری ہے بھائی صاحب کی دوائیوں کا خرچ باقی سب بھائی صاحب کی پنشن سے نہیں چل سکتا اور وہ اتنے خود دار ہیں کہ آپ سے بھی کچھ نہیں لیں گے اس لیے اسے جاب سے منع نہیں کریں آپ اپنی دوست ندا کو ہی دیکھ لیں وہ بھی کام کرتی ہے۔ اسکی بات اور ہے عمر نے دوٹوک کہا

میں صرف مثال دے رہی ہوں کہ عورتیں کام کرتی ہوئیں بری نہیں بن جاتیں اسلام میں بھی ان کو حق ہے کہ وہ اسلام کی حدود میں رہ کر باہر جا کر نوکری کر سکتی ہیں پھر ہم اور آپ کیوں اعتراض کریں۔ ہممم

عمر نرم پڑا، چلو جگہ اچھی ہوئی تو کرلے جاب اتنا کہہ کر وہ اٹھ گیا اور مہر النسا خوشی سے مکسرا دی۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

تمہاری ڈائری میں تصویر کس کی ہے شہری، رومیسہ جانتی تھی اس کاری ایکشن برا ہی ہو گا لیکن تجسس کے مارے اسے زکر کرنا پڑا کہ اس نے پک دیکھی ہے لیکن الٹی سائڈ سے۔

تم نے میری ڈائیری چیک کی ؟ نہیں تمہارے لیپ ٹاپ پہ کام تھا کچھ اور میں کمرے میں گئ تو ٹیبل پہ ڈائری پڑی تھی جو ہاتھ لگنے سے نیچے گری لیکن میں نے سوچا پوچھ کر دیکھوں گی سو نہیں دیکھی، شہری کے منہ پہ غصہ دیکھ کر اس نے اک ہی سانس میں وضاحت دی۔

اچھا کیا نہیں دیکھی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہوتا

تم سے برا اب بھی کوئی نہیں۔ رومیسہ نے آنکھیں گما کر کہا دونوں چھت پہ تھے۔ ڈوبتے سورج کو دیکھ رہے تھے۔

کون ہے ویسے۔ تمہارے دل کی ملکہ۔ آنٹی کو بتاوں گی کہ آپ نے بیٹے نے بہو ڈھونڈلی ہے رونق لگائیں گھر میں۔ نہیں جی ابھی اتنی بھی جلدی نہیں ہے مجھے، اور رہی بات اسے دیکھنے کی تو شادی پہ دیکھ لینا، اتنا انتظار کرے گا کون۔ کرنا تو پڑے گا اور خبر دار میری چیزوں کو چھیڑا تو۔ جیکی کو تمہاری گود میں لا کر رکھ دوں گا

جیکی شہری کا پیٹ تھا جس سے رومیسہ بہت ڈرتی تھی بہت یعنی بہت زیادہ۔

نا بابا میں تو تمہارے کمرے کی طرف دیکھوں گی بھی نہیں

شہری کھل کر مسکرایا۔ گڈ گرل۔

رومیسہ نے تیوری چڑھائی شہری ہنس دیا وہ اس کے آس پاس ایسے ہی مسکراتا تھا۔

❀❀❀❀❀

بہت ہی برے ہیں آپ تو، گرلز کو کون ایسے ٹریٹ کرتا ہے مجھے بلاک کیوں کیا آپ نے۔؟؟؟ معیز نے موبائل دیکھا تو اب کسی اور نمبر سے میسجز تھے۔

آففففف یہ کون پاگل پڑ گئی ہے پیچھے۔

تم لڑکی ہو؟؟

معیز نے میسج کیا۔

انشال رپلائی ملنے پہ خوش ہوئی، کیوں کوئی شک ہے؟ سوال کیا گیا۔

ہاں کیونکہ لڑکیوں والی حرکتیں نہیں لگ رہیں تمہاری۔

آپ بڑا جانتے ہیں لڑکیوں کو، کیا آوٹ آف ڈور بہت سی دوستیں ہیں آپ کی؟؟؟

نجانے وہ کیا جاننا چاہتی تھی۔

نہیں مجھے لڑکیوں سے دوستی پسند نہیں۔ معیز نہ چاہتے ہوئے بھی جواب دے رہا تھا۔

انشال خوش ہوئی۔

آپ پاکستان کب آئیں گے؟

تم اتنی پرنسل کیوں ہو رہی ہو؟؟؟

معیز کو اب غصہ آیا،

میرا دل چاہتا ہے اس لیے۔

دل کی نہیں سنتے غلط بھی چاہ سکتا ہے۔

آپ سے جڑے رہنا غلط ہے تو یہ غلط بھی مجھے سہی ہی لگے گا۔

معیز نے اس کی بات پہ جھرجھری لی۔

کیوں تنگ کر رہی ہو؟

کیا آپ تنگ ہو رہے ہیں؟؟؟ پھر سے سوال کیا گیا۔

ہاں اسی لیے نمبر بلاک کیا تھا لیکن تم پھر آگئی۔

معیز نے لیپ ٹاپ سائڈ پہ رکھا اور بیڈ سے ٹیک لگالی۔

پھر تو بہت اچھی بات ہے کہ آپ تنگ ہو رہے ہیں کیونکہ میں تنگ ہی کرنا چاہتی ہوں انشال مسکراتی ہے

معیز کو اس کی باتوں پہ ہنسی آئی،

میں سونا چاہتا ہوں، اور تم اب کالز نہیں کرو گی، جانتی ہو کل بھی میں میٹنگ میں تھا اور تم کالز کیے جا رہی تھی،

تو آپ کہہ دیتے ویٹ کرو۔ انشال نے آنکھیں گمائیں۔

میں کیوں کہوں ویٹ کرو؟؟؟

میرا کوئی ارادہ نہیں تم سے باتیں کرنے کا کہ انتظار کرواتا پھروں معیز دوبدو کہا۔

میرا ارادہ تو ہے ناں، آپ کا نہ ہو انشال نے زِچ کرنا چاہا۔

عجیب پاگل لڑکی ہو،

سب کہتے ہیں پاگل ہوں آپ بھی کہہ سکتے ہیں۔

افففف معیز نے ماتھے پہ اپنا ہاتھ مارا جیسے وہ اس کے سامنے بیٹھ کر اسے تنگ کر رہی ہو۔

میں سونے لگا ہوں بائے۔

چلیں آج کے لیے اتنا کافی ہے گڈ نائیٹ۔ انشال بھی اوکے کر کے سونے کے لیے لیٹ گئی۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

رشنا پہلے سے بہتر تھی اب، لیکن دل کی تکلیف ابھی بھی برقرار تھی، ہاں وہ بابا کے ساتھ بات بھی کرتی تھی ان کے ساتھ بیٹھ کے کھانا بھی کھاتی تھی، پہلے کی طرح اپنے پیرنٹس اور پودوں کا خیال بھی رکھتی تھی لیکن دل اداسیوں میں ابھی بھی گرا ہوا تھا۔

رِشی مائی چائلڈ جلدی سے ادھر آئیں آپ کے بابا بلا رہے ہیں وہ بنگلے کی پچھلی سائڈ پہ پودوں کو ٹرائم کر رہی تھی جب جیسلین نے آواز دی۔

آتی ہوں جسلین۔ اس نے ہاتھ صاف کیے اور جیسلین کے پیچھے پیچھے اندر آگئی۔

آپ نے بلایا بابا۔ اسکی معصوم مسکراہٹ کہیں کھو چکی تھی نارمل لہجے میں بولی۔

ہاں تم سے کچھ بات کرنا تھی انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا، جی بابا بولیں اب وہ ان کے پاس حال میں پڑے صوفہ پہ بیٹھ چکی تھی۔

میں چاہتا ہوں تمہاری شادی کر دوں، ایک لڑکا دیکھا ہے کل اسے بلاوں گا گھر تم بھی مل لینا شجاعت نے کہہ کر رشنا کی طرف دیکھا جسکی آنکھوں میں صرف ویرانی تھی اور کچھ نہیں۔

مجھے شادی نہیں کرنی بابا اس نے سادہ لفظوں میں کہا۔

یہ کوئی لاجک نہیں بیٹا شادی سب کرتے ہیں تم بھی کرو گی۔

لیکن میرا دل نہیں ہے آپ پلیز مجھے فورس نہیں کریں،

دیکھو رشنا تمہاری عمر اب شادی والی ہے لوگ بھی پوچھتے رہتے ہیں اور میں بھی تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں اب تو بھول جاو اس لڑکے کو، کیا تم اپنی زندگی میں اپنے بابا کو یہ خوشی نہیں دو گی۔

ایسے نہیں کہیں بابا میں نے ہمیشہ آپ کی بات مانی ہے

تو پھر یہ بھی مان جاوناں میں تمہیں ہنسا بستا دیکھنا چاہتا ہوں۔

لیکن میں آپ کے دوست کے بیٹے کس پر سنلی نہیں جانتی وہ کیسے ہیں انکی کیا ایکٹیوٹیز ہیں انکا کریکٹر کیسا ہے میں ایسے ہی کیسے کسی ساتھ شادی کر سکتی ہوں۔ اس نے دلیل دینا چاہی، یہ سب شادی کے بعد جان لینا ناں۔ 90٪ لوگ ارینج میرج ہی کرتے ہیں ہر کوئی پہلے جانتا نہیں ہوتا۔ انہوں نے سمجھانا چاہا۔

لیکن میں کسی ایسے انسان کے ساتھ رہنا پسند کروں گ ء جو مجھے انڈرسٹینڈ کرتا ہو، یوں کسی انجان کے ساتھ، نکاح کے بعد وہ تمہارا شوہر ہو گا انجان نہیں اور ساری زندگی گزارنے کے لیے صرف انڈرسٹینڈ گ تو ضروری نہیں ہوتی رشنا، باقی سب بھی دیکھنا پڑتا ہے وہ امیر گھرانے کا لڑکا ہے اپنا بزنس کرتا ہے تمہیں خوش رکھے گا اور تم کل ڈنر پہ ملو اس سے جان جاو گی پسند آئے گا تمہیں۔

آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں ناں ؟؟؟؟ رشنا کا اب دم گھٹ رہا تھا یہ سب سن کر۔

ہاں اس دنیا میں صرف تم سے ہی تو محبت ہے،

پھر ایک سال ٹھہر جائیں۔ مجھے وقت چاہئے میں کسی کی زندگی خراب نہیں کر سکتی، مجھے اپنے لیے وقت چاہئے کیا آپ دیں گے ؟؟؟؟

شجاعت نے اپنی بیٹی کی نم آنکھوں کو دیکھا تو انہیں تکلیف ہوئی۔ چلو جیسے تم کہو۔ نو پروبلم انہوں نے خود پہ کنٹرول کرتے ہوئے کہا رشنا ان کے بازو کے ساتھ لگ گئی تو انہوں نے بھی اسے اپنے حصار میں لیا۔

تھینک یو بابا۔ شجاعت کچھ نہ بول سکے۔

❀❀❀❀❀❀

ویسے تمہارے جیسا عاشق پہلی دفعہ دیکھا ہے میں نے اس معصوم کو چھوڑ کر تم یہاں چلے آئے تم کیسے اسے ہرٹ کر سکتے ہو یار معیز کو ولید کا یوں رشنا کے لا تعلق ہو کر آنا نا تو سمجھ آیا تھا نا ہی اچھا لگا تھا۔

ایسا نا کرتا تو اس کے بابا مجھے قبول نہیں کرتے یار اور رشنا صرف میری ہے۔

وہ دونوں اس وقت ٹیرس پہ کھڑے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

اچھا تو تمہارے بعد اسکی شادی ہو گئ پھر؟ ایٹ لیسٹ تمہیں رشنا کو علم میں رکھنا چاہئے تھا۔

نہیں رشنا کو ایکٹنگ زرا نہیں آتی اسے پتا ہوتا تو ضرور کچھ کر دیتی جس سے اسکے گمنڈی بابا کو شک ہو جاتا سو یہ مشکل کام مجھے کرنا پڑا میں خود اس کے بغیر اداس ہوں۔ معیز ہنسا ہاں نظر آ رہا ہے۔

ولید نے تیوری چڑھائی، تمہیں آنے دو کوئی پسند پھر پوچھوں گا کہ کیا ہوتا ہے۔

معیز دل کھول کے ہنسا، نہیں سع ہمیں دور ہی رکھو ان فضول کاموں سے،

اچھا اب محبت فضول ہے؟؟؟ ولید کو برا لگا

پتا نہیں میں محبت کے بارے کچھ جانتا نہیں ہوں معیز نے شارٹ کٹ لیا کیونکہ ولید نے لیکچر شروع کر دینا تھا۔

دونوں چائے سے فارغ ہو کر نیچے آ گئے

❀❀❀❀❀

ارے آگئی میری گڑیا کیسا رہا انٹرویو۔ اکرم (رومیسہ کے بابا) نے رومیسہ سے پوچھا جو ابھی ابھی ان کے کمرے میں آئی تھی۔

کوئی نہیں ملی جاب بابا جان وہ کہتے ہیں ہمیں ایکسپیرئنسڈ لوگ چاہئیں رومیسہ نے بیزاری سے کہا،

چلو کوئی بات نہیں کہیں اور کوشش کر لیں گے۔

یہ لو پانی پیو رومیسہ کی امی نے اسے پانی لا کر دیا۔

رومیسہ گلاس پکڑتے ہوئے بولی۔ پاکستان میں کام کرنا اتنا مشکل کیوں ہے بابا جان، جب نیو ورکرز کو موقع نہیں دیں گے تو ہمیں ایکسپیرئینس کیسے ہو گا

سیکھ کر ہی آتا ہے ناں یا اب ایکسپیرئنس وراثت میں ملتا ہے۔

جب تک ان کے ہاتھوں رشوت نہ دیں یہ کسی کو نوکری پہ ہی نہیں رکھتے،،،، اسے بہت برا لگ رہا تھا اسے یقین تھا جیسا اسکا تعلیمی ریکارڈ ہے کوی بھی نوکری کے لیے مان جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔

پہلے دن ہی ہمت ہار گئی ہو رومیسہ ابھی تو تم اڑنا چاہتی تھی اس کے بابا نے شکوہ کنا لہجے میں کہا

ہمت نہیں ہاری ہوں بابا بس دکھ ہوتا ہے اپنے ملک کے حالات دیکھ کر۔

چلو چھوڑو یہ سب آو میرا ہاتھ بٹاو کیچن میں اللہ نے چاہا تو مل جائے گی نوکری بھی۔ فرخندہ نے کہا۔

اور پھر وہ ماں کے پیچھے ہی کیچن کی طرف چل پڑی۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

مما میں آپ کو تیار کرتی ہوں، انشال کالج سے آئی تو اس نے انویٹیشن کارڈ دیکھا عمر کے کسی دوست نے کپل پارٹی رکھی تھی۔

ارے نہیں بیٹا میں پہلے بھی کہاں جاتی ہوں، چھوڑو یہ سب گھر کون دیکھے گا،

تم تو جانا چاہتی ہو وہ نالائق لے کر نہیں جاتا اسکی ساس نے کہا وہ بہت اچھی تھیں نسا سے محبت کرنے والیں،

نہیں امی جان وہ تو کہتے ہیں مجھے میں خود منع کر دیتی ہوں،

ہمم بس ایسے ہی انہوں نے اپنا چشمہ سیدھا کرتے ہوئے منہ بنایا۔

چلی جاو ناں بیٹا پہلے نہیں گئی تو اس دفعہ چلی جاو، سسر بھی کمرے سے نکلتے ہوئے بولے۔

اب بس آپ جا رہی ہیں انشال نے ہاتھ پکڑا اور اندر لے گئی، مہر النسا کو بلیک ڈریس پہنایا جو کہ پارٹی کا تھیم تھا، اور ہلکا سا میک اپ کا ٹچ دیا۔ کتنے دنوں بعد وہ یوں سنوری تھی، بغیر کسی موقع کے اس نے کبھی خود پہ دھیان دیا ہی نہیں تھا وہ اچھی شکل وصورت کی تھی پھر بس سسرال کو خوش کرنے کے چکر میں خود کو جیسے بھول ہی گئی۔

اب لگ رہی ہیں نا آپ پوری لیڈی ڈیانا۔ نسا ہنس دی،

چلیں بابا باہر کسی کام سے گئے ہیں آنے والے ہونگے آپ کو تیار دیکھ کر خوش ہو جائیں گے

میرا پیپر ہے سو میں پڑھنے جا رہی ہوں وہ تیار کر کے خود کمرے میں چلی گئی۔ نسا نے خود کو آئینے میں دیکھا تو کتنے دنوں بعد کھل کے مسکرا دی وہ خود کو اچھی لگ رہی تھی۔

عمر کمرے میں آیا تو وہ خوشی سے گنگناتے ہوئے اس کی چیزوں کو باہر نکال رہی تھی۔

عمر نے اسکی طرف دیکھا، تو مسکرا کر پوچھا ارے تم کہیں جا رہی ہو؟؟ بے نیازی سے پوچھا گیا،

وہ انشال زبردستی تیار کر کے گئی ہے کہ آج رات کی پارٹی میں آپ کے ساتھ جاوں۔

عمر نے گلا کھنکھارا۔ لیکن تم وہاں جا کر کیا کرو گی جانتی تو ہو سب میل ہونگے تم کمفرٹیبل نہیں رہو گی ادھر، ہاں لیکن اس نے ضد کی تو میں منع نہیں کر سکی،،، لیکن تمہیں مجھ سے پوچھ لینا چاہئے تھا ناں کیونکہ میں لیٹ آوں گا اور تم نے رات کو بابا کو دوا بھی کھلانی ہوتی ہے اس لیے پھر کبھی لے جاوں گا تمہیں اتنا کہہ کر وہ واش روم میں گھس گیا اور پیچھے مہر النسا اپنے آنسو کو پیتی رہی۔ رندھے ہوئے گلے کے ساتھ وہ۔ مسکرائی اور خود سے کہا، کوئی بات نہیں ٹھیک ہی تو کہتے ہیں میں انجان لوگوں میں کیسے اتنی دیر رکوں گی جانتی تو ہوں نہیں کسی کو اور پھر کپڑے بدلنے کے لیے ساتھ ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔

ماضی (جب ولید پاکستان تھا)

بابا کیا میں اندر آ سکتا ہوں، اس وقت مہر النسا اور عمر کمرے میں تھے ہاں آو آو انہوں نے محبت سے اپنے بیٹے کو کہا،

کیا پلین ہے کافی دنوں سے اکیلے ہی دوڑ رہے ہو، بزنس کے بارے میں کیا سوچا ہے

ولید اب بیٹھ چکا تھا۔ ہاں آپ سے زکر کیا تھا ناں دوست ایک معیز اسی کے ساتھ پارٹنر شپ کرنے کا سوچا ہے دبئی ہوتا ہے ادھر بھی بزنس ہے اسکا لیکن ادھر اس کے بابا سھنبال رہے ہیں تو میں سوچ رہا ہوں کہ

میں بھی دبئی چلا جاتا ہوں اگر آپ لوگوں کی اجازت ہو تو۔ اس نے تفصیل سے اگاہ کیا۔ ہمم میں تو چاہتا ہوں میرا بیٹا میری طرح کسی کمپنی میں کام کرنے کی بجائے اپنا بزنس سٹارٹ کرے اور میں تمہارے ساتھ ہوں تم کرو سارے انتظام ہم ساتھ ہیں تمہارے۔ اور میں کیسے رہوں گی تمہارے بھیر خاموش نسانے اپنے دل کی بات کی جان بستی تھی اسکی اپنے بچوں میں۔

کم آن مما اب کچھ تو کرنا ہو گا ناں، اور روز بات بھی کروں گا پرومس پاکستان بھی آتا رہوں گا،

میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں اللہ مدد کرے تمہاری دل کو میں سمجھالوں گی انہوں نے منہ بنایا۔

عمر اور ولی نے مسکرا کر آمین کہا۔

چلیں ٹھیک ہے میں چلتا ہوں آپ لوگ بھی آرام کریں۔

❀❀❀❀

مما مہر النسا اس وقت سہن میں لگے پودوں کو پانی دے رہیں تھیں جب ولید ان کے پاس آیا، ہاں بیٹا بولو ادھر آئیں میرے ساتھ بات کرنی ہے کچھ، مہر النسانے دیکھا وہ کافی سیر ئس تھا، ہاں بولو کوئی مسلہ ہے کیا ارے نہیں ڈریں نہیں آپ بس کچھ کہنے لگا ہوں دھیان سے سنیں ہاں بولو۔

میں کسی کو پسند کرتا ہوں، اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں اچھا یہ تو ٹھیک ہے کون ہے جس کو پسند کرتے ہو؟ میں کروں گی عمر سے بات

نہیں ابھی کسی سے نہیں، پلیز آپ میرا ساتھ دیں گی ناں مجھے رشنانہ ملی تو مر جاوں گا مما وہ سنجیدہ تھا مہر النسا تڑپ کے بولی اللہ نہ کرے بند کرو منہ اپنا

اور کھل کر بتاو سب۔

اس کے بابا بہت بڑے بزنس مین ہیں، رشنا بہت کہا لیکن وہ نہیں مانیں، انہیں کوئی امیر زادہ ہی چاہئے میں جا رہا ہوں دبئ وہاں کچھ پلین کیا ہے اس پہ عمل کر کے آوں گا یعنی رشنا سے نکاح کر کے آوں گا گھر، اور میں نے رشنا کو نہیں بتایا کہ یہ سب کر رہا ہوں اسے بس تھوڑی سی تکلیف اٹھانی ہو گی پھر میں سب ٹھیک کر دوں گا

اسے یہ لگے کہ میں دھوکہ دیا ہے آپ میرا ساتھ دیں گیں اور وہ جب آئے تو آپ نے جھوٹ کہنا ہے کہ میری شادی ہو چکی ہے اور میں انگلینڈ چلا گیا ہوں

مہر النساء ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہیں تھیں

یہ تم کن چکروں میں پڑ گئے ہو ولی وہ ڈر رہیں تھیں

پلیز مما میری محبت کا سوال ہے پلیز کچھ نہیں ہو گا نہ کچھ غلط کروں گا پرومس، آپ کو اپنی تربیت پہ شک ہے کیا؟؟؟؟؟

نہیں لیکن وہ بڑے لوگ ہیں کہیں کچھ۔

میں بتا رہا ہوں ناں کچھ نہیں ہو گا آپ بس کسی سے ذکر نہیں کرنا۔

اچھا تمہاری خوشی کے لیے یہ سب کر رہی ہوں دھیان رکھنا عمر کو پتا چلا ناں تمہاری خیر نہیں ہے۔

آپ بے فکر رہیں۔ اور پھر وہ جانے کی تیاری کرنے لگا آج رات ہی اس کی فلیٹ تھی۔

❀❀❀❀❀❀

بات کریں، اس نے فریش ہو کر موبائل دیکھا تو انشال کا مختصر میسج تھا،

کون سی بات کروں؟؟ اسے پتا تھا جواب نا دیتا تو کالز آنا شروع ہو جانی تھیں۔

جو آپ کا دل چاہتا ہے۔

لیکن میرا دل تو کچھ نہیں چاہ رہا وہ اب ساتھ ساتھ رات کی بکھری چیزیں فائلیز لیپ ٹاپ وغیرہ بیگ میں ڈال رہا تھا

ایک تو آپ بڑے ہی کھڑوس قسم کے انسان ہیں۔

معیز نے میسج کو گھورا جیسے سامنے وہ تھی، تم میری منہ پہ ہی انسلٹ کر رہی ہو،،، خفگی سے کہا گیا

یہ تعریف تھی آپ کی انسلٹ بلکل نہیں (انشال ہنسی)

تمہیں صبح صبح کوئی کام نہیں جو مجھے تنگ کرنے آگئی ہو۔ چڑ کر کہا گیا

اس سے زیادہ ضروری اور کیا ہو گا کہ سب کام چھوڑ کر آپ سے بات کی جائے

تم پاگل ہو، معیز نے جھر جھرلی لی۔

ہاں شاید، ورنہ کسی انسان سے بات کرتی لیکن میں نے اپنے جیسا بندہ ہی چنا ہے ناں شرارت سے کہا گیا

واٹ ڈو یو مین۔ معیز نے آنکھیں دکھائیں (موبائل کو)

وہی جو آپ سمجھے بے نیازی سے بھرپور میسج۔

میں اب بریک فاسٹ کرنے لگا ہوں،

ہاں میں بھی بعد میں بات ہو گی اللہ حافظ وہ خود ہی اوکے کر کے چلی گئی معیز نے شکر کا سانس لیا اور کمرے سے باہر نکل آیا ڈائننگ ٹیبل پہ ولید پہلے سے اسکا انتظار کر رہا تھا۔

❀❀❀❀❀

رِشی واٹ ہیپنڈ مائی چائلڈ، جیسلن نے اداس بیٹھی رشنا سے پوچھا،

کچھ نہیں جیسلین بس ایسے ہی اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچ رہی ہوں،

نجانے میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا اور ولید ایک دم غائب ہو گیا کہ میں اس سے سوال بھی نہ کر سکی، اس نے آئی ہوئی نمی کو انگلیوں کی پوروں سے صاف کیا۔

برے لوگوں کا غائیب ہو جانا ہی بہتر ہے رِشی،

وہ برا نہیں تھا جیسلین وہ نہیں تھا برا مجھے یقین نہیں آ رہا وہ کیسے ایسا کر سکتا ہے اس کی آنکھوں میں میرے لیے سچائی تھی۔ مجھے اس کی عادت تھی جیسلین مجھے لگتا تھا بس وہی ایک میرا سہارا ہے

یونی کے چار سالوں میں وہ ہر وقت میرے ساتھ رہا، مجھے خوش رکھتا تھا کبھی اس کے منہ سے ایسا کچھ نہیں سنا کہ شک ہوتا مجھے پھر کیسے ہو گیا یہ سب اب وہ رونے لگی تھی

ہمت کرو بچے، سب ٹھیک ہو جائے گا گاڈ سب کے لیے بہتر کرتا ہے تمہارے لیے بھی کرے گا اٹھو اندر آؤ میں نے بریکفاسٹ بنا دیا ہے۔ میرا دل نہیں ہے جیسلین وہ خود کو بہت سمجھا رہی تھی لیکن دل صرف ولید کی پکار میں تھا۔ جیسلین نے دکھ سے دیکھا وہ کر بھی کیا سکتی تھیں۔

❀❀❀❀❀❀

آئی ایم سوری رشنا، لیکن بہت جلد تمہیں اس دکھ سے نکال لوں گا تم نہیں جانتی میرے لیے تمہارے بغیر رہنا کتنا دشوار ہو رہا ہے لیکن ساری زندگی کا ساتھ پانے کے لیے ہمیں یہ دوری برداشت کرنا ہو گی، نجانے تم کیا کچھ میرے بارے سوچ لیا ہو گا،، وہ آفس میں بیٹھا اسکی تصویر سے محاطب تھا۔ ولید خود بہت اداس تھا لیکن یہ سب کرنا بھی ضروری تھا۔ وہ موبائل پہ اسکی تصویر دیکھ رہا تھا جب معیز اندر آیا، کیا ہوا ہے ہمارے رانجے کو معیز جانتا تھا وہ کیا کر رہا ہے اس لیے چھیڑا۔

تمہیں تو مزاق ہی لگے گا، انسان تھوڑی ہو تم ولید نے بھی دوبدو کہا

معیز کھل کے ہنسا، چل اٹھ جا کام بھی کر لے, پھر تصویروں سے کام لینا معیز کا قہقہ جاندار تھا اور ولید نے پین اٹھا کر اس کی طرف اچھالا جسے وہ کیچ کر گیا تھا آنکھ نکالو گے میری۔ معیز نے ہنسی روکتے کہا

ویسے بھی نیکار ہی ہیں

ولید نے چڑ کر کہا

توبہ کتنی ظالم ہے دنیا۔ چلو اب بتاو آج کی ڈیل کی ڈیٹیلز کے چھیڑتے ہی رہو گے۔ ولید کو پہلے ہی رشنا یاد آ رہی تھی اوپر سے اس معیز کے ڈرامے۔

معیز نے چھیڑنا بند کیا اور بریفنگ دینے لگا۔

❀❀❀❀❀

چلی گئی، اسے بہت دکھ ہوا تھا لیکن ہمیشہ کی طرح اس نے خود لو تسلی دے کر چپ کروا دیا تھا۔

عمر نے جاتے ہوئے ندا کو پک کیا اور دونوں پارٹی کے لیے چلے گئے،

بہت پیاری لگ رہی ہو، عمر نے ندا کی بولڈ ڈریسنگ دیکھتے ہوئے کہا جس میں اس کا گورا بدن واضع ہو رہا تھا۔

بس اتنی سی تعریف ندا نے خفگی سے کہا

پارٹی کے بعد جب تمہارے ساتھ گھر جاوں گا باقی لی تعریف تب کروں گا عمر نے آنکھ دبا کر کہا ندا کھکھلائی۔ بہت تیز ہو تم، ہاں تمہارے ساتھ رہ رہ کر ہو گیا ہوں۔

اسی طرح دونوں باتیں کرتے ہوئے منزل تک پہنچے۔

❀❀❀❀❀❀
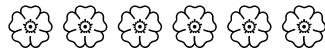
انشال کالج جا رہی تھی، سر حیدر کی طرف اس کے غلطی سے بھی نگاہ نا ڈالی تھی، مریم کو پتا چلا تو وہ کافی شاکڈ تھی کیا بات ہے سر کی، سب سے زیادہ بھی سختی سے تم سے پیش آتے ہیں، اور دل بھی تمہیں دے دیا واہ بھئی واہ، ہم نظر نا آئے مریم کی آخری بات پہ انشال ہنس پڑی، تو جاو سر کے پاس اور کہو سر میری طرف نگاہ کرم کر دیں ناچیز بندی آپ کے لیے مری جا رہی ہے انشال نے چڑ کر کہا

ویسے یار تمہیں ہاں کر دینا چاہئے تھی۔ اتنے پیارے ہیں سر، مریم نے دل کی بات کہی۔

منہ بند رکھو اپنا مرو گی مجھ سے انشال نے آنکھیں دکھاتے کہا، کیوں دل توڑ رہی ہو سر کا مریم نے دہائی دی، مریم۔ انشال چینخی تھی

ہاہاہا اچھا سوری ویسے کوئی خاص وجہ منع کرنے کی؟؟؟؟؟

بتادوں گی اب چلو گاڑی آگئی ہو گی

اور پھر دونوں کالج کے گیٹ کی طرف چل پڑیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

مبارک ہو سنا ہے لوگوں کو نوکری مل گئی ہے، شہری معمول کے مطابق اپنی مخصوص جگہ پہ بیٹھتا ہوا بولا،،،ہاں ٹھیک سنا آپ نے رومیسہ کے آپ کہنے پہ شہری نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا، یہ کیا جاب لگنے سے تم میں عقل آئی ہے ؟؟؟؟؟

واووووا اتنا چینج

ایک منٹ کونسا چینج ؟؟؟رومیسہ نے حیرانی سے پوچھا

یہی آپ ہمیں آپ کہہ رہی ہیں

افففف تم ہر وقت کی چک چک سے تھکتے نہیں ہو ؟؟

نہیں سارا دن خاموش رہتا ہوں اور ساری چک چک تمہارے لیے بچا لیتا ہوں اور اتنی چک چک تو ہر انسان کرتا ہی ہے وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا۔

تم کیا روز میرے پاس چلے آتے ہو کام کوئی نہیں

ہے ناں کام تمہیں تنگ کرنا سب سے ضروری کام ہے

چاچو سے کہتی ہوں تمہاری شادی کر دیں تاکہ میری جان تو چھوڑو پھر بیوی کو کرنا تنگ۔

ہاہاہا یہ حسرت حسرت ہی رہے گی مس رومیسہ وہ ہنسا

کیوں تم شادی نہیں کرو گے۔اس نے آنکھیں گمائیں۔

کروں گا لیکن۔وہ خاموش ہوا کیا لیکن ؟رومیسہ نے اس کی طرف دیکھتے پوچھا۔

کچھ نہیں بس چھوڑو تم بتاو نوکری کا پہلا دن کیسا رہا؟؟؟جگہ آئی پسند اس نے باتوں میں لگانا چاہا۔

ہمم ابھی تو پہلا دن تھا دیکھو کیا ہوتا ہے۔

❀❀❀❀❀❀

انشال کا معیز سے بات کرنا جیسے معمول بن گیا تھا۔

صبح اٹھتے ہی اس کا میسج ملنا،رات کو سونے سے پہلے دس پندرہ منٹ اسکی پاگل باتوں کا جواب دینا معیز کی جیسے روٹین بن گئی تھی۔ جو پوچھتی وہ معیز جواب دیتا جاتا۔آج صبح اٹھتے ہی اس نے موبائل دیکھا تو کوئی نوٹیفیکشن نہیں تھا۔اس نے واٹس ایپ اوپن کیا وہاں بھی کچھ نہیں تھا۔اسے عجیب لگا اور حیران بھی ہوا کہ آج میسج کیوں نہیں ہے۔

خیر اس نے خیالات کو جھٹکا اور فریش ہونے کے لیے واشروم چلا گیا۔

ناشتے سے پہلے بھی اس نے موبائل دیکھا اب بھی کوئی میسج نہیں تھا لاشعوری طور پہ شاید اسے انتظار تھا اس کے میسج کا۔معیز کو خود پہ ہی غصہ آیا۔مجھے کیا ہے اچھا ہی تو ہے نہیں کر رہی میسج نجانے کون ہے میں تو جانتا بھی نہیں نا ہی دیکھا ہے

وہ ولید کے ساتھ آفس چلا گیا۔

❀❀❀❀❀❀

کیا ہوا ہے ہماری گڑیا کو سنا ہے ٹھیک نہیں ہے۔رومیسہ انشال کے کمرے میں اس کے بستر پہ بیٹھتے ہوئے بولی، آج دو دن سے اسکا بخار سے برا حال تھا بدلتے موسم سے اسکی صحت پہ کافی اثر ہو رہا تھا نزلہ زکام کے ساتھ ساتھ تیز بخار دو دن میں اسکا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

ہاں آپی نجانے کیا ہو گیا ہے انشال نے اٹھنے کی ناکام کوشش کی آج تو اسے زرا ہوش آیا تھا اس لیے بہت کمزوری ہو رہی تھی۔ میڈ سن لی ہے ناں رومیسہ نے فکر مندی سے کہا

ہاں رومیسہ بچے لی ہے میڈ سن ڈاکٹر پرسو کا چیک کر گیا ہے ہمیں تو اتنی فکر لگی ہوئی تھی شکر اللہ کا یہ کچھ بولی ہے۔انہوں نے اندر آتے ہوئے تفصیل بتائی

چلیں آپ فکر نہ کریں ہو جاتی ہے ٹھیک۔ پھر رومیسہ نے اسے سوپ پلایا کچھ دیر بیٹھی رہی اور گھر آ گئی۔

رومیسہ اور مہر کے جانے کے بعد اس نے موبائل دیکھنا چاہا، لیکن سر میں درد ہونے کی وجہ سے وہ بغیر دیکھے لیٹ گئی اور دوائیوں کے زیر اثر سو گئی۔

❀❀❀❀❀

رشی ہماری اداس ہے کیا جیسلین نے محبت سے پوچھا لاونج میں ٹی وی آن تھا لیکن رشنا نجانے کدھر کھوئی ہوئی تھی۔ جیسلین پاس ہی بیٹھ گئی۔

ہاں جیسلین اداسی کے بھی کئی چہرے ہوتے ہیں سب سے زیادہ تکلیف دہ وہ جدائی ہے جس میں دوبارہ ملنا ناممکن ہو۔اس کے لہجے میں درد تھا، جیسلن اسے اپنے ساتھ لگا لیا اور تھا ہی کون اس کے پاس، بس کرو رشنا سر بھی بہت پریشان ہیں تمہارے لیے، زندگی ایسی ہی ہے کبھی کبھی برداشت سے زیادہ دکھ بھی دے دیتی

ہے لیکن ہمت کرنی پڑتی ہے ایک ہی غم میں گھلتے رہے تو جییں گے کیسے انہوں نے سمجھانا چاہا۔ رشنا ایک دفعہ پھر شدت سے رونے لگی تھی۔ میرا یہ غم کبھی ہلکا نہیں ہو گا کبھی بھی نہیں۔!

یہ محبت کا درد بھی بڑا میٹھا ہے جو چکھ لے پھر خود ہی اسے بار بار پیتا رہتا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁

دو دن سے وہ فون چیک کر رہا تھا لیکن کوئی ایک بھی میسج نہیں تھا کوفت سے اس نے دوبارہ موبائل کو دیکھا ہی نہیں آج تیسرا دن تھا رات کو جب وہ لیپ ٹاپ پہ کام کر رہا تھا تو موبائل رِنگ ہوا، اس نے دیکھا تو وہی پاگل لڑکی کی کال آ رہی تھی، اس نے کبھی کال نہیں کی تھی، معیز نے ڈِسکنکٹ کر دی،، (شاید وہ خفا تھا خود سے) دوبارہ کال ہی آئی اب کی بار اس نے پِک کر لی تھی،

دو منٹ تک وہ خاموش رہا اور آواز اسے اس طرف سے بھی نہیں آئی اسے اب غصہ آیا، فون کیوں کیا ہے انشال کو لگا جیسے اس کے جلتے جسم پہ کسی نے پھوار برسا دی ہو، اسکی آواز سن کر اسے لگا جیسے دنیا کی ساری موسیقی سارے سُر بے معنی ہیں بخار سے اسکا برا حال تھا لیکن معیز کی آواز نے جیسے اس کے جسم میں انرجی ڈال دی تھی۔ مجھے مِس نہیں کیا آپ نے، زکام سے خراب سی آواز بھاری بھاری، اور اتنی آہستہ کے معیز مشکل سے سن پایا، لیکن پھر بھی اس کے بولنے سے معیز کی بیٹ ضرور مِس ہوئی تھی۔ تم ٹھیک تو ہو؟؟؟ اسے عجیب لگ رہا تھا اسکا حال پوچھنا لیکن اسکی آواز کی وجہ سے رہا نہ گیا۔ نہیں تین دن سے بیمار ہوں ابھی بھی وہ جیسے مدہوشی میں بول رہی تھی۔

اووو تو اس لیے میسج نہیں آیا اس نے دل میں سوچا۔

تو پھر آرام کرنا چاہئے نا کہ لوگوں کو فون معیز نے ٹوکا،

آرام چاہتی ہوں اسی لیے تو فون کیا ہے وہی پہلے جیسی۔

پاگل ہو معیز بولا

ہمم شاید، یہ لیپ ٹاپ چھوڑ کر آج لیٹ جائں آپ بھی کیونکہ میں کال پہ ہی بات کروں گی

معیز نے اسکے حکم پہ موبائل کو کان سے ہٹا کر گھورا مطلب حد ہے۔ تمہیں بخار میں شاید سمجھ نہیں آرہا ہے

کہ کیا کہے جا رہی ہو۔ میں کیوں سنوں گا تمہاری اور مجھے ابھی کام ہے

کبھی تو مان لیا کریں ناں اسکا لہجہ ہی ایسا تھا کہ اس نے پھر سے جھرجھری لی،،،

آپ نے بتایا نہیں۔ انشال پھر بولی

کیا؟؟؟ مختصر پوچھا گیا

کہ مجھے مِس کیا یا نہیں۔ مان سے پوچھا گیا۔

میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں ہوتا، نجانے وہ خود سے جھوٹ بول رہا تھا یا انشال سے،

کتنے سخت ہیں آپ، وہ اداس ہوئی۔ کیوں میں نے کیا کر دیا ہے۔

آپ کو پتا نہیں ہے کہ لڑکیاں کتنی سینسٹو ہوتی ہیں ہر بات منہ پہ کہہ دیتے ہیں اس طرح کون کرتا ہے

لڑکیوں کو ٹریٹ۔ اس نے شکوہ کیا

مجھے ایکسپیرئنس نہیں ہے ناں کہ گرلز ساتھ کیسے رہا جاتا ہے۔ وہ اب مسکرا رہا تھا۔

ایسا ہوتا تو انشال سے آپ سے بات نہ کر رہی ہوتی، آپ گرلز سے دور رہتے ہیں اسی لیے تو بات کرتی ہوں۔

اور کیوں بات کرتی ہو؟؟؟؟

آپ کو نہیں پتا کیا؟؟؟

انشال کی آواز اور مدھم ہو گئی تھی۔

نہیں، مجھے نہیں پتا۔

تم بتا دو۔

ہممم میں۔اس کے بعد آواز نہیں آئی تھی معیز کافی دیر ایسے ہی کال پہ رہا اور پھر اسے یقین ہو گیا کہ سو چکی ہے تو کال بند کر کے خود بھی لیٹ گیا۔

لیکن دل میں ایک ارادہ کر کے سویا تھا آج وہ،، جو اس نے انشال سے دوبارہ بات ہونے پہ کرنا تھا۔

❁❁❁❁❁

جاری ہے

قسط نمبر 3

بات کریں انشال نے مختصر میسج بھیجا،

بزی ہوں

جواب بھی مختصر ہی آیا تھا۔

انشال نے معیز کا میسج پڑا اور اوکے کر کے باہر دادی کے پاس آگئی وہ تھوڑی دیر پہلے ہی کالج سے آئی تھی۔

شام ہو چکی ہے ابھی تک آپ نے میسج کا رپلائی نہیں کیا، آپ جانتے بھی ہیں کہ مجھ میں صبر نہیں ہے ناں اتنا ویٹ کر سکتی ہوں پھر بھی نہیں سنتے آپ،، اسنے ایک لمبا سا میسج معیز کو بھیجا، اور وہ سچ بھول رہی تھی معیز سے بات کیے بغیر اسکی کیفیت عجیب ہو جاتی تھی۔

معیز نے بپ پہ موبائل اوپن کیا وہ جانتا تھا کون ہو گا، بزی ہوں

مختصر جواب دیا اس نے،

مجھے کچھ نہیں پتا، بات کریں رات کو پوری دنیا آرام کرتی ہے آپ کو کونسے کام ہیں اس وقت پاکستان میں دس بج رہے تھے تو دبئی میں نو،

افففف معیز نے لمبا سانس کھینچا،،، جب کہہ رہا ہوں کہ بزی ہوں تو مطلب بزی ہوں اب تنگ مت کرنا۔۔

انشال کو وہ طیش دلا رہا تھا یوں منع کر کے، انشال نے وائس کال کی،،، معیز نے غصے سے پک کی، وہ اس وقت کسی ایونٹ پہ تھا، کوئی بزنس پارٹی تھی۔

اتنے لوگوں میں کھڑا وہ اس کے بچکانہ میسجز کا جواب دے رہا تھا اور کہا بھی بزی لیکن نہیں انشال کو اثر ہو تب ناں،،،

ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ پاس سے گزرتی لڑکی سے اس کی شرٹ پہ کولڈ رنک گر گئی

اووو پس آئی ایم ویری سوری مسٹر معیز نجانے کیسے یہ سامنے کھڑی لڑکی، شاطرانہ مسکراہٹ لیے اسے سوری کررہی تھی، وہ موبائل ہاتھ میں پکڑے اپنی شرٹ دیکھ رہا تھا جو آگے سے داغدار ہو چکی تھی

اٹس آل رائٹ اس نے آرام سے کہا، اوو تھینکس لائیں میں صاف کر دیتی ہوں وہ لڑکی جان بوجھ کر اس کے پاس آرہی تھی

ارے نہیں میں کرلوں گا معیز پیچھے ہٹا،

انشال یہ سب سن کر اپنا غصہ پہ رہی تھی۔

ایسے کیسے نہیں غلطی میری ہے ادھر آئیں آپ، وہ بھول گیا تھا کہ موبائل کال پہ ہے

وہ کسی بزنس مین کی لڑکی تھی بے حد بولڈ جسکا نام مائرہ تھا وہ پہلے بھی معیز سے مل چکی تھی اور تب سے معیز اس کے دل میں راج کر رہا تھا۔

اس نے معیز کا ہاتھ پکڑا اور واشروم کی طرف لے گئی،

معیز کی نظر ولید پہ پڑی تو وہ ہنس رہا تھا۔

تجھے میں بعد میں دیکھتا ہوں معیز نے اشارہ کیا۔

مائرہ نے شرٹ صاف کی اور ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ کہہ رہی تھی، معیز نے جلدی سے جان چھڑائی اور جب اسے ایکسکیوز می کہہ کر موبائل کان سے لگایا تو انشال نے کال بند کر دی تھی۔

اس نے سر جھٹکا اور ولید کو گھر جانے کا اشارہ کیا۔

رشی اپنی حالت دیکھو ایسے لگتا ہے صدیوں سے بیمار ہو چلو آج سلون لے کر چلتی ہوں تمہیں، جسلین نے کہا،

نہیں جسلین، کچھ بھی کرنے کا من نہیں ہے اسکی اداسیاں عروج پر تھیں، جب من خوش نہ ہو تو ظاہری چیزوں پہ توجہ بھی نہیں دینے ہوتی،

ایسے نہیں کرتے رشی، ہئیر بھی رف ہو رہے ہیں آج چلو سلون پھر دیکھنا کتنی پیاری لگو گی پہلے کی طرح،،،

انہیں رشی کی فکر ہو رہی تھی وہ خود پہ بالکل بھی دھیان نہیں دے رہی تھی

نہیں جسلین ولی کی بغیر میں خوبصورت کہاں رہی ہوں یا کچھ بھی کرنے سے کہاں خوبصورت لگوں گی، آپ تو تب تک خوبصورت لگ سکتے ہیں جب تک آپ کا محبوب چاہے، محبوب ہی اگر آپ کے جسم سے دلکشی، چہرے سے رونق اور روح سے رعنائی چھین لے، تو پھر کچھ بھی کرنے سے فرق نہیں پڑتا، وہ ہذیانی سی کہے جا رہی تھی۔

جسلین نے دکھ سے اسکی طرف دیکھا۔

❀❀❀❀❀

مما مجھے کچھ پیسے چاہئیں، شہری نے مہرالنسا سے کہا، وہ کافی شرمندہ سا اور اپ سیٹ لگ رہا تھا، کیا ہوا ہے پریشان کیوں ہو مہر نے اس پاس بٹھا کر پوچھا، وہ اس

وقت لاونج میں تھیں،وہ جو کام کرنے لگا تھا سٹارٹ اس کے لیے انویسٹمنٹ ویسٹ گئی ہے اور بابا تو میری انسلٹ ہی کریں گے اس لیے آپ کریں مدد اللہ نے چاہاتو اس دفعہ میں کام چلے گا مما

اچھایوں اداس تو مت ہو، ولی ابھی بزنس سیٹ کر رہا ہے ویسے بھی اس کے تو بس شئیر زہیں معیز کے پاس، اور ہمارے پاس جو جمع پونجی تھی ولید کو دے دی،

لیکن چند ہزار ہیں وہ دے سکتی ہوں، معاف کرنا بیٹا لیکن عمر کے پیسوں سے گھر ہی چلتا ہے تو یہی ہیں بس،

انہوں نے اندر سے لا کر پیسے اس کی ہتھیلی پہ رکھے،

کمرے سے دادو اور گڑیا بھی جلدی سے آئیں اور چند ہزار انہوں نے بھی دیئے،،،، یہ ہماری طرف سے، تم کوشش کر رہے ہو اللہ تمہیں کامیاب بھی کرے گا دادو نے لاڈ سے کہا، لیکن میں آپ سے اور گڑیا سے پیسے کیسے لے سکتا ہوں دادو،،،، بس بس زیادہ ہیر و نا بنو، ویسے بھی میں نے ادھار ہی دیے ہیں واپس

لے لوں گی انشال نے شوخی سے کہا، تھینکس گڑیا اس نے سب کی طرف محبت سے دیکھا،،،

اور یہ کچھ پیسے میری طرف سے رومیصہ داخل ہوتی ہوئی بولی، سب نے حیران ہو کر اس کی طرف دیکھا

نہیں رومیصہ بہت شکریہ لیکن تمہیں کیسے پتا چلا کہ مجھے ضرورت ہے،،،

ہمم وہ میں آرہی تھی تو تمہاری بات سنی پھر جلدی سے گھر سے پیسے لے آئی فلحال تو یہی ہیں شرارتی بندر،،، سب نے محبت سے رومیصہ کی طرف دیکھا کتنی اچھی تھی وہ سب سے محبت کرنے والی، لیکن میں کیسے ، انشال زرا اسکی ایکٹنگ دیکھنا, سارا کچھ مجھ سے چھین کر کھانے والا کیا کہہ رہا ہے سب مسکرا دیے وہ شہری کی ہتھیلی پہ پیسے رکھ چکی تھی۔

یہ لو تھوڑا تھوڑا کر کے بھی کتنا زیادہ ہو گیا ہے

ہم مڈل کلاس لوگوں جتنے امیر کوئی بھی لوگ نہیں ہوتے،،، کیونکہ ضرورت پڑنے پر ہم تیرا میرا نہیں کرتے بس مل جاتے ہیں، ہم اتنے امیر ہیں کہ ایک کولڈرنک کہیں باہریوں تو سب پی لیتے ہیں، چاٹ کا وہ باول جِسے انگلیوں سے چاٹ کر صاف کرتے ہییں ہمارے جتنی امیری کون جھاڑ سکتا ہے امی جان سب نے محبت سے قہقہ لگایا۔ خوشیاں پیسوں کی محتاج کہاں ہوتی ہیں، خوشیاں تو ساتھ میں ہیں رشتوں کو نبھانے میں ہیں اور اس وقت یہ گھر خوشیوں کی مثال آپ تھا۔ رشتوں سے محبت کرنا کوئی ان سے سیکھتا۔۔۔۔۔

رات کے دس ہو رہے تھے جب ولی اور معیز پارِٹی سے واپس گھر آئے، آتے ہی دونوں اپنے اپنے کمرے میں آرام کرنے کے لیے چلے گئے تھے۔

معیز کمرے میں آیا چینج کر کے بیڈ پہ لیٹا ہی تھا کہ انشال کی وائس کال آرہی تھی۔ کہ لڑکی نجانے کیا چاہتی ہے،

بولو اس نے کال پک کر کے بیزاری سے کہا، لیکن دوسری طرف سے خاموشی تھی،،،، دو منٹ اس نے فون کان سے لگائے رکھا تو ہلکی ہچکیوں کی آواز آئی اسے،،،

تم رو رہی ہو۔۔۔ سوال کیا گیا

آپ کو کیا لگے روؤں یا مروں آپ کی ہمت کیسے ہوئی کسی لڑکی کے پاس جانے کی وہ روتے ہوئے بول رہی تھی معیز کا دل کیا یہ لڑکی سامنے ہو اور اسے کچھ کر دوں،،،

تم کیا پاگل ہو؟

اس بات پہ رو رہی ہو؟

ہاں ہوں پاگل اور ایسی ہی رہوں گی

وہ بچوں کی طرح اس سے لڑ رہی تھی۔

تو مجھے کیوں پاگل کرنا چاہتی ہو پاگل لڑکی، لڑکیاں تو میرے پاس ایسے ہی آ جاتی ہیں تمہیں کیا مسلہ ہے اس سے،،،

آپ کے پاس دل ہے یا پھر پتھر فٹ کروایا گیا ہے

معیز ہنس دیا تم لڑ رہی ہو مجھ سے، اور حکم ایسے کر رہی ہو جیسے میں کوئی بچہ ہوں، خبردار کسی لڑکی کا نام بھی لیا تو جان لے لوں گی آپ کی۔ وہ سوچ کر ہی پاگل ہو رہی تھی۔

معیز نے آج جان چھڑانی ہی تھی چار ماہ سے وہ اس لڑکی کے پاگل پن کو برداشت کر رہا تھا،،،

چاہتی کیا ہو بتا ہی دو آج،

وہ اب اٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔

آپ کو نہیں پتا کہ کیا چاہتی ہوں؟؟؟

وہ اب رونا بند کر چکی تھی۔ غصہ ابھی بھی تھا۔

نہیں، مجھے نہیں پتا۔

پھر جاننے کی کوشش بھی مت کریں

تو تم پھر آئندہ مجھے کال بھی مت کرنا

انشال کو آنسو آئے

آپ رلا رہے ہیں

میں ایسا ہی ہوں اس لیے کہا چھوڑ دو یہ سب میں تمہیں نہیں جانتا نا ہی جاننا چاہتا ہوں سو سمجھنے کی کوشش کرو

وہ شاید انشال کو آج توڑنا چاہتا تھا

میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی،

کیوں میں آکسیجن تو نہیں ہوں معیز نے آنکھیں گمائیں

ہاں میرے لیے ہیں

یہ عجیب باتیں نہیں کرو میرے ساتھ،

میں محبت کرتی ہوں آپ سے، معیز کی بیٹ مس ہوئی،،،،اسے محبت نہیں کہتے، پھر کس کو کہتے ہیں

انشال کو دکھ ہوا اس پہ تو جیسے کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا

پتا نہیں میں ان محبت کے چکروں میں نہیں پڑتا نازوق ہے،

اور بغیر کسی کو جانے کیسے ہو گئی محبت عجیب لڑکی ہو،

ہرٹ نہیں کریں،،،،وہ واقع بہت سخت الفاظ بولتا جا رہا تھا۔

میں ایسا ہی ہوں نا ہی مجھ سے کچھ ملنے والا ہے تمہیں اس لیے اچھی لڑکیوں کی طرح گھر کے کام کرو اور سٹڈی پہ دھیان دو۔

انشال نے کچھ بھی کہے بغیر فون کاٹ دیا تھا۔

معیز نے کندھے اچکائے،اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔

کچھ جگہوں پر آپ کی محنت لگن اور مخلصی بے کار جاتی ہے،شاید اس لیے کہ آپ غلط لوگوں پر اپنے جزبات نچھاور کر رہے ہوتے ہیں۔

❀❀❀❀❀

یہ لو آئس کریم، شہری آج دو دن بعد اسے مغرب کے وقت ملا تھا۔

کس خوشی میں کھلا رہے ہو، رومیصہ نے لیتے ہوئے کہا

جیسے پہلے تو کبھی کھلایا ہی نہیں ناں کچھ، شہری نے آنکھیں گمائیں

ہاہاہا نہیں مطلب کام کیسا ہے اب؟

ہمممم تمہارے دیے پیسوں کی برکت سے شاید اب چلنے لگے،

چلو اللہ کرے اس نے بھی دل سے دعا کی،

ولی کب تک آنے والا ہے

کیوں تم مس کر رہی ہو اسے

ایسے ہی پوچھ رہی ہوں اسنے تیوری چڑھائی،،، لیکن تم سے سیدھے جواب کی توقع کی بھی نہیں جاسکتی۔

ہاں میں الٹا پیدا ہوا تھا

تم نے اپنی بک بک بند کرنی ہے کہ نہیں

اچھا چلو نہیں کرتا بک بک بک۔۔۔۔۔اسکا قہقہ جاندار تھا رومیصہ کے زچ ہونے

پہ'

بائے داوے ولی آرہا ہے دوماہ بعد، ساتھ اسکا دوست بھی آئے گا معیز، ہاں دیکھا

تھا میں نے جب وہ ولی کی برتھ ڈے پہ آیا تھا۔

تمہیں سب ہی نظر آتے ہیں سوائے میرے وہ بڑبڑایا۔

کچھ کہا کیا؟

نہیں۔۔۔دونوں کی آئس کریم ختم ہو چکی تھی سورج مکمل ڈوب چکا تھا۔

چلتی ہوں اب تم بھی جا کر نماز پڑھ آو،

اوکے بوس وہ مسکراتا ہوا دیوار پھلانگ کر اپنی طرف چلا گیا۔

عمر اور ندا اس وقت ندا کے اپارمنٹ میں تھے، دونوں ہی جائز حدود کو پھلانگے، اپنی ہی دنیا میں مگن تھے۔

عمر ندا ہمیشہ کی طرح اپنی دلکش آواز میں اسے لاڈ سے پکارا،

میں اب تمہارے گھر تمہارے پاس رہنا چاہتی ہوں یوں چوری چھپے ملنے سے اکتا چکی ہوں ہر وقت تمہارے پاس رہنا چاہتی ہوں پلیز،،،

میں خود بھی یہی چاہتا ہوں ندا، لیکن مجبوری ہے سمجھو ناں، ولید کی شادی کر لوں پھر پکا تمہیں اپنے ساتھ لے جاوں گا،،،

اور وہ ہمیشہ کی طرح عمر کی دلیلوں سے مان گئی تھی۔

اچھا آج رات تم ادھر ہی رکو گے اور میں کچھ نہیں سنوں گی گھر کہہ دو کہ ارجنٹ آوٹ آف سٹی چلے گئے ہو

لیکن ندا یار۔۔۔۔۔میں کچھ نہیں سنوں گی اس نے عمر کے حصار میں چھپتے ہوئے کہا۔

چلو جو آپ کا حکم بیوٹی فل لیڈی۔۔۔۔۔

ندا کھل کر مسکرا دی۔

❀❀❀❀❀

معیز اور ولید اس وقت آفس میں تھے جب ولید نے کہا،

اب تمہاری باری ہے سارا کام کرنے کی، تمہیں جو پلین بتایا تھا اس پہ عمل جاری کر دو کیونکہ میں جلد از جلد رشنا کے پاس جانا چاہتا ہوں وہ بہت بھولی ہے یار نجانے کیسی ہو گی۔

اوو مجنوں زرا صبر کر مجھے کچھ دن کا وقت دے پھر کرتا ہوں کچھ۔۔۔

بلکل بھی نہیں تم آج ہی کرو گے تاکہ پاکستان جاتے ہی رشنا میرے پاس ہو،

یار فری تو ہو جاوں تین دن بعد امریکہ والے پروجیکٹ پہ کام کرنا ہے پھر اس کے بعد کروں گا تاکہ پاکستان جا سکو تم،،،

اور تم نہیں جاو گے؟؟؟ ولید نے تیوری چڑھائی

یار مما نے ضد پکڑی ہے کہ آوگے تو شادی کرنی ہے

اور تم جانتے ہو مجھے شادی سے عجیب چڑ ہے

اس نے اپنا سب سے بڑا مسلہ بتایا

یا اللہ یہ لڑکا نجانے کس مٹی کا بنا ہے

مجھے شک ہے تم پہ تمیارا جینڈر کہیں کچھ اور تو نہیں

ولید کی بات سمجھتے ہی معیز اپنی جگہ سے اٹھا اس کی طرف بڑ آتھا

تمہیں میں ابھی بتاتا ہوں اپنا جینڈر۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا ولید ہنستا ہوا وہاں سے باہر بھاگا تھا سب ورکرز ان دونوں کی حرکتوں کو دیکھ کر حیران ہونے کے ساتھ ساتھ مسکرا بھی رہے تھے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

یہ تمہاری آنکھوں کو کیا ہوا ہے انشال مہر نے اس کے پاس آتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا،

رات کو وہ کافی دیر تک روتی رہی تھی، اس لیے آنکھیں سوجھ چکی تھیں اسکی،

کچھ نہیں مما سر درد تھا رات کو اس نے نظریں جھکائے کہا

دادو اس وقت اپنے کمرے میں تھیں اور دادا جان گاوں گئے ہوۓ تھے۔

شہری کام پہ جا چکا تھا انشال آج گھر ہی تھی۔

ادھر منہ کرو،،، میں دیکھ رہی ہوں آج کل تم عجیب سی حرکتیں کر رہی ہو، ماں سے کچھ نہیں چھپاتے انشال،

اور مجھے تمہاری فکر ہے، میں تم پہ شک نہیں کر رہی، مائیں شک نہیں کرتیں بس معاشرے کی برائیوں سے بچوں کو بچا کر رکھنا چاہتی ہیں،

میں جانتی ہوں تم سمجھدار ہو لیکن کچی عمر کی ہو اور کچی عمر میں لڑکیوں کو کوئی جدھر لگائے بس ادھر ہی لگ جاتی ہیں تم سمجھ رہی ہو ناں میری بات؟؟؟۔ہاں مما اور مجھے آپ کا پوچھنا روکنا ٹوکنا برا نہیں لگتا ناں ہی لگا ہے کیونکہ آپ نہیں روکیں گی تو کون روکے گا لیکن آپ فکر نہیں کریں، آپ کی بیٹی ہوں کچھ چاہئے

بھی ہوا تو آپ کی رضامندی سے جائز طریقے سے حاصل کروں گی اس لیے فکر نہیں کیا کریں اس نے ماں کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

میں بہت خوش نصیب ہوں جو مجھے تم ملی، انہوں نے محبت سے کہا۔

انشال مسکرادی۔

سر دبئ کا ایک بزنس مین ہے معیز آفندی اور ساتھ اسکا ایک بھائی ہے اگر ان کے ساتھ ہماری ڈیل پکی ہو جائے تو آپ رات و رات ٹاپ بزنس مینز کی لسٹ میں آ جائیں گے

اچھا کیا ڈیٹلیز ہیں اسکی انہوں نے فائل سے سر نظریں اٹھا کر کہا وہ اس وقت آفس میں تھے اور میجنر تفصیل سے اگاہ کر رہا تھا۔

انکا تھوڑا بہت بزنس کراچی میں بھی ہے جو معیز کا باپ ہینڈل کرتا ہے اور دبئ وہ خود ہوتا ہے

تو کیا مسلہ ہے ڈیل کر لے گے شجاعت نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا

وہ زیادہ تر دوسرے ملکوں کے ساتھ بزنس کر رہا ہے سر اس لیے مجھے نہیں لگتا کہ وہ مانے گا،

شجاعت بھی کوئی کچا کھلاڑی نہیں ہے اس لیے تم بس تیاری رکھو میں خود دیکھ لوں گا

او کے سر میجنر کہتا ہوا آفس سے باہر چلا گیا

شجاعت کچھ سوچ رہا تھا

تین دن معیز بہت مصروف رہا تھا، ولید کو بتائے بغیر اس نے شجاعت سے ڈیل ڈن کر دی تھی وہ اسے سرپرائز دینا چاہتا تھا۔ جگری دوست تھا اسکا کچھ تو حق بنتا تھا۔

مصروفیت میں تو وہ انشال کو نظر انداز کر دیا لیکن جیسے ہی موبائل پکڑا تو اس لڑکی کا خیال آیا،

اسے برا لگا تھا میں نے کچھ زیادہ ہی کہہ دیا تھا۔

وہ سوچنے لگا،،،

لیکن میں اس سے محبت کرتا ہی نہیں ناں پرسنلی جانتا ہوں پھر کیسے یہ سب اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

اسنے سارے خیالات کو جھٹکا اور گھر کال کی۔

السلام علیکم موم کیسی ہیں آپ نگہت بیگم کی آواز سنتے ہی اس نے پر جوش ہوتے کہا،،،

اپنے بچے کے بغیر اداس ہوں، انہوں وہی بات دہرائی جو پچھلے ہفتے سے دہرا رہیں تھیں کہ معیز واپس آئے،

معیز مسکرایا،،، مما بس تیاری کر رہا ہوں ناں اور روز کال بھی تو کرتا ہوں

میں تمہیں اپنے پاس دیکھنا چاہتی ہوں تمہارے بابا بھی سارا دن باہر رہتے ہیں بزنس کے سلسلے میں اور میں گھر میں اکیلی پاگل ہو جاوں گی تم بس واپس آو تاکہ پیاری سی بہو لے کر آوں،

معیز کو اچانک انشال کا اظہار محبت کرنا یاد آیا

سن رہے ہو؟؟ آہاں۔۔۔ہاں مما لیکن شادی ضروری ہے کیا ہمیشہ کی طرح وہ شادی کے نام پہ چڑا تھا۔

تم پاگل ہو معیز بچے نہیں ہو جو ایسی باتیں کرو

معیز اپنی ماں کی حالت پہ ہنس رہا تھا

اچھا اچھا غصہ نہیں کریں کرلوں گا شادی بھی،،،

ایسے ہی ماں کو تنگ کر کے اس نے کال بند کی اور ولید کے کمرے کی طرف بڑا اسے کچھ امپورٹنٹ بات بتانا تھی۔

عورت

نوشیبہ الیاس

کہیں بے کنار سے رتجگے

کہیں زر نگار سے خواب دے!

ترا کیا اُصول ہے زندگی؟

مجھے کون اس کا جواب دے!

جو بچھا سکوں ترے واسطے

جو سجا سکیں ترے راستے

مری دسترس میں ستارے رکھ

مری مُٹھیوں کو گلاب دے

یہ جو خواہشوں کا پرند ہے

اسے موسموں سے غرض نہیں

یہ اُڑے گا اپنی ہی موج میں

اِسے آب دے کہ سراب دے!

تجھے چھو لیا تو بھڑک اُٹھے

مرے جسم و جاں میں چراغ سے

اِسی آگ میں مجھے راکھ کر'

اسی شعلگی کو شباب دے

کبھی یوں بھی ہو ترے رُوبرو'

میں نظر مِلا کے یہ کہہ سکوں

"مری حسرتوں کو شمار کر'

مری خواہشوں کا حساب دے!"

تری اِک نگاہ کے فیض سے

مری کشتِ حرف چمک اُٹھے

مِرا لفظ لفظ ہو کہکشاں

مجھے ایک ایسی کتاب دے

انشال اس وقت اداس سی اپنے کمرے میں بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔

مسٹر معیز آفندی آپ سے بس کچھ دیر کے لیے دور ہوئی ہوں وہ اس لیے کہ لوگوں کی Needy or clingy لوگ پسند نہیں آتے، لیکن آپ کی زندگی میں اپنے علاوہ کسی کو نہیں آنے دوں گی اور آپ یہ کام خود سر انجام دیں گے وہ بھی تڑپتے ہوئے۔۔۔۔۔ آنکھوں میں نمی لیے وہ مسکرا دی، یہ معیز کی محبت تھی اس کے من میں کہ موڈ جیسا بھی اس کھڑوس انسان کو سوچ کر ایسے ہی مسکراتی تھی۔

اس نے ایک لائن زیرِ لب کہی۔۔۔۔

اور اس سے زیادہ ضروری کیا ہوگا کہ آپ کو دھیان میں رکھ کر مسکرایا جائے،،،

وہ مسکراتی ہوئی سونے کے لیے لیٹ گئی۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

شجاعت اس وقت دبئ پہنچ چکا تھا۔ معیز نے جب ولید کو بتایا کہ شجاعت دبئ آرہا ہے تو حیرانگی سے کچھ دیر تو وہ بس معیز کا منہ دیکھتا رہا تھا

اگر یہ مزاق ہے تو مجھے ایسے سیرئیس مزاق بلکل بھی نہیں پسند، اس نے تیوری چڑھائی۔۔۔۔

معیز ہنسا

جناب اپ کے سسر کے ساتھ آج میری میٹنگ ہے اور ساتھ آپ بھی ہونگے پھر دیکھنا اس معیز کا کمال آج ہی تیرا رشتہ پکا کروادوں گا

کہیں مروانا دینا اپنے اس اوور کونفیڈنس سے،،،

یہ اوور نہیں ہے معیز نے مکا جھڑا۔

ہاتھ ہے کہ ہتھوڑا ولی نے بازو پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

ہاہاہاہا ہے تو ہاتھ ہی بس تیرا جسم گرلز کی طرح نازک ہے

معیز کی اس بات پہ ولید نے بھی بدلے میں مکا ہی لگایا تھا

پھر دونوں کے قہقہے جاندار تھے۔

چل اب زرا ریڈی ہو جا پھر چلتے ہیں آپ کے فیوچر سسر کے پاس۔۔۔

اوکے بوس وہ کہتا ہوا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

❀❀❀❀❀

جہاں آرا عمر کی والدہ، اور عمر کے والد صدیق صاحب لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے

جب عمر نے کہا

ابو جان میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں صدیق صاحب کل کے گاوں سے واپس آ چکے تھے۔

مہر النسا سب کو چائے دے کر پاس ہی بیٹھ گئی۔

انشال بھی سنڈے تھا تو آج کالج نہیں گئ وہ رومیصہ کے پاس تھی۔ شہری کام پہ تھا۔

ہاں بیٹا بولو، جہاں آرا نے جواب دیا۔

میں سوچ رہا تھا کہ ولید واپس آنے والا ہے تو کیوں ناں رومیصہ کا ہاتھ مانگ لے بھائی صاحب سے ؟

اس نے سب کی طرف دیکھا

تم نے تو ہمارے دل کی بات کر دی برخودار صدیق صاحب مسکرائے،،،

لیکن مہر النساولید کا نام سن کر جیسے صدمے میں چلی گئی ہو۔

وہ جانتی تھی ولید تو کسی اور کے لیے یہ سب کر رہا ہے

اس نے بولنا چاہا لیکن امی جان بچوں سے تو پوچھ لیں پہلے،،،،

عمر نے مہر کی بات کاٹ دی ولید میرا بیٹا ہے اور مجھے یقین ہے اسے میرے فیصلے پر اعتراض نہیں ہو گا۔

لیکن مہر النسا تم چپ رہو عمر نے ٹوکا تو وہ آنسو پی چپ کر گئی یعنی بچوں کے معاملے میں بھی اسنے پیچھے ہی رہنا تھا۔

فکر نہیں کرو بہو، دونوں بچپن سے جانتے ہیں ایک دوسرے کو پھر پوچھنا کیا ہے اجنبیوں کے ساتھ تھوڑا ہی جوڑنے لگے ہیں رشتہ،،،

مہر کو تو دھڑ کا ہی لگ گیا تھا۔

عمر خوشی خوشی کچھ سوچتا ہوا ساتھ والے گھر چلا گیا۔

شہری کا کام سیٹلڈ ہو گیا تھا شام کے وقت آتے ہوئے اس نے گھر والوں کے لیے اور تایا جان کے لیے مٹھائی لی تھی وہ رومیصہ کے گھر جب گیا تو کمرے میں آتی ہوئی آواز پہ وہیں رک گیا

رومیصہ تم میرا واحد اثاثہ ہو بچے اور جو تم چاہو گی وہی ہو گا، عمر نے ولید کے لیے تمہارا ہاتھ مانگا ہے لیکن اگر تم شہری کو پسند کرتی ہو تو میں بات کرلوں گا

پاس ہی رومیصہ کی ماں بھی بیٹھی تھی۔

نہیں بابا جان جو آپ میرے لیے سوچیں گے بہتر ہی ہو گا اور رہی بات کہ شہری کو پسند کرنا وہ تو جانتے ہیں ہے ہی ایسا ہر وقت شرارتی تنگ کرتا ہے میں اس کے بارے میں کچھ نہیں سوچا کبھی ایسے ولید ہر لحاظ سے بہتر ہے بزنس بھی کر رہا ہے اور شہری کا تو بچپنا ہی نہیں جاتا وہ اچھا کزن ضرور ہو سکتا ہے لیکن میں لائف پارٹنر نہیں بنا سکتی اسے،،،، اسے پتا تھا ویسے بھی وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے۔

شہری کو لگا اس کے پیروں نیچے زمین نکل گئی ہو،

دل میں چھن سے کچھ ٹوٹا تھا۔ ایک پل کو تو وہ حرکت بھی نا کر سکا لیکن پھر ہمت کر کے وہ انہیں قدموں سے واپس گھر آ گیا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

تیرا سسر تو مرا جا رہا ہے مجھ سے ڈیل کرنے کے لیے دیکھا نہیں معیز نے ولید کو میٹنگ کے بعد چھیڑا،

اس وقت میں مرا جا رہا ہوں رشنا کے لیے تو یہ یاد رکھ،

فکر کیوں کرتے ہو سب ہو جائے گا،،

دیکھنا ٹھیک دو دن بعد شجاعت صاحب کی کال مجھے خود آئے گی۔

تھینک یو معیز ولید نے تشکر بھرے لہجے میں کہا،

تم نہیں جانتے رشنا میرے لیے کیا ہے اور تم نے میری اتنی مدد کی ہے

موسٹ ویلکم مسٹر ولید لیکن اب زیادہ فارمل بنو گے تو مجھے ہضم نہیں ہو گا سو چلو کہیں ڈنر کرتے ہیں آج

اور پھر دونوں نے دبئ کے ابراہیمی ریسٹورانٹ کے راستے کی طرف گاڑی موڑی تھی۔

معیز کو انشال کا خیال آ رہا تھا لیکن وہ یہ کہہ کر جھٹلا رہا تھا کہ وقتی کشش تھی جو ضائل ہو جائے گی

لیکن ایسا ہرگز نہیں ہونے والا تھا۔

شہری جب سے آیا تھا اپنے کمرے میں بند تھا، مہر نے کافی دفعہ پوچھا بھی لیکن اسنے کہہ دیا کل سر درد ہے کوئی بھی اسے ڈسٹرب نہ کرے،

مہر نے پین کلر لینے کی ہدائت کی اور اسے آرام کرنے دیا

شہری اپنے اندر اٹھتے طوفان کو دبانے کی کوشش میں لگا تھا

درد کا شور ایسے تھا کہ اسکا جسم بھی اسے سن ہوتا ہوا محسوس ہوا،،،

رومیصہ کے الفاظ کسی زہر سے کم نہ تھے ایسا زہر جو آہستہ آہستہ اسکی روح کو چھلنی کر رہا تھا۔

وہ رونا نہیں چاہتا تھا اس نے سنا ہوا تھا کہ مرد روتے ہوئے اچھے نہیں لگتے، مرد کمزور نہیں ہوتے، ہمیشہ مردوں کے لیے یہی کیوں کہا جاتا ہے انکا بھی دل ٹوٹتا ہے انہیں بھی تکلیف ہوتی ہے پھر وہ کیوں اپنا دکھ کسی کو بتا نہیں سکتے،

شہری نے اپنی آنکھ کے نم گوشے کو انگلی کی پور سے صاف کیا اور لمبا سانس لیتا ہوا نیچے بیٹھ گیا

رومیصہ کو کیوں سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ ہر وقت اس کے آگے پیچھے رہتا ہے، اسے تنگ کرنا میرا بچپنا تو نہیں تھا محبت تھی میری،،،

رومی تم کیسے ایسا کر سکتی ہو میرے ساتھ،،،،

وہ خود سے ہی محاطب تھا جب دروازہ نوک ہوا

شہری بیٹا کھانا لائی ہوں

شہری نے خود کو ریلیکس کیا اور اٹھ کر کھانا لے کر دوبارہ بیڈ پہ آگیا۔

اسے اپنا ہونا ہی عزاب لگ رہا تھا

مہر نے جلدی میں نوٹ ہی نہیں کیا کہ اسکا بیٹا کسی درد سے گزر رہا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

معیز کو ایک ہفتہ ہوا تھا اپنا موبائل روز سونے سے پہلے چیک کرتا لیکن، کوئی میسج یا کال نہیں ہوتی تھی،

اس نے کئی دفعہ کوشش کی کہ خود کال کر لے لیکن ہمت نہیں کر سکا، کیونکہ وہ اپنے جزبات سے خود بے خبر تھا،

اس نے کوفت سے موبائل کو بیڈ پہ اچھالا

یہ کیا میں ٹین ایجرز کی طرح اس کے میسج کا ویٹ کر تا رہتا ہوں نجانے کون تھی اتنا ہی ہوتا اسکا پیار سچا تو یوں خاموش تو نا ہوتی ناں وہ خود سے ہی سوال جواب کیے جا رہا تھا

لیکن میں نے کتنی بری طرح اسے دھتکارا تھا

اسے برا لگ گیا ہو گا

افففف اس نے ہمت کر کے کال کر ہی لی،،،،

انشال روز کی طرح معیز کی تصویر دیکھ کر باتیں کر رہی تھی جب اسکی کال آئی، مسٹر کھڑوس کا نام اسکرین پہ جگمگا رہا تھا

وہ خوش ہوئی لیکن اس نے صبر کرنا تھا اس بے صبری مے سوچ لیا تھا کہ اب صبر کرے گی اور پھر دل پہ پتھر رکھ کر انشال نے کال کاٹ دی،

اور اب وہ ہمیشہ کی کاٹتی رہے گی۔

معیز نے دوبارہ کال کی لیکن اب موبائل آف جا رہا تھا،

وہ منہ بناتا ہوا سونے کے لیے لیٹ گیا،

اسکی پاگل باتیں معیز کے ذہن میں رقص کر رہیں تھیں۔

شہری نے ہر چیز کو جیسے بائے بائے بول دیا تھا، شام کو رومیصہ کے پاس جانا، انشال کو چھیڑنا رومیصہ کو تمگ کرنا سب ترک کر چکا تھا۔ کام سے آتا آکر کچھ دیر سب کے پاس بیٹھتا اور کمرے میں آرام کے لیے چلا جاتا سب نے پوچھا تو کہہ دیا کہ ایسے ہی بس کام اب زیادہ ہوتا ہے تو اسی کا سٹریس ہے۔

شہری آج چھٹی پر تھا سردیوں کے دن تھے وہ چھت پہ دھوپ لے رہا تھا

رومیصہ کپڑے ڈالنے آئی تو اسے پکارا

او مسٹر کدھر آج کل نظر نہیں آرہے،

شہری نے اسکی آواز سنی تو دل کیا کہیں چلا جائے یا اپنے بند ہوتے دل کو کسی طرح سکون دے سکے،

اس نے کوئی جواب نا۔دیا تو رومیصہ پاس چلی آئی،

کیا ہوا ہے اداس لگ رہے ہو یعنی وہ جان گئی تھی باقی کسی نے نوٹ نہیں کیا تھا

نہیں تو میں کیوں ہونے لگا اداس میں نے تمہاری آواز سنی نہیں اس لیے نہیں بولا،

تم اور اتنے سلیقے سے بات کرو بغیر کوئی ٹونٹ کیے

?Every thing is all right

ہمم سب ٹھیک ہے لہجہ ویسا ہی تھا سرد سا،

رومیصہ پوچھتی رہی اور وہ جواب دیتا رہا،، پھر وہ چلی گئی تھی۔

شہری نے گہرا سانس لیا اور وہ بھی نیچے چلا گیا۔

❀❀❀❀❀

دن گزر رہے تھے دو ماہ ہو گئے تھے معیز نے دو تین دفعہ کال کی تو نمبر ہمیشہ بند ہی ملا تھا

انشال اداس تھی لیکن یہ سب کرنا بھی ضروری تھا،

معیز روز اسکا نمبر دیکھتا اور مایوس ہو جاتا تھا

پاکستان سے جب اسکے ممی بابا کال کرتے اور شادی کے لیے کہتے تو بھی اس کے زہن میں انشال ہی آتی تھی۔

کیسے ڈھونڈوں اسے وہ کیسے اس طرح جا سکتی ہے

پلیز انشال ایک دفعہ بات کر لو، مجھے شاید تمہاری عادت ہو چکی ہے اور عادت تو محبت سے زیادہ حطرناک ہوتی ہے۔

تم مجھے بہت ستا رہی ہو اب پاگل لڑکی، میں پاکستان آکر تمہیں ضرور ڈھونڈوں گا

اور میں صبح ہی پاکستان آرہا ہوں۔

وہ خود سے وعدہ کرتا ہوا سو گیا۔

❁❁❁❁❁

کیا میں بھی آ سکتی ہوں عمر؟

نہیں ندا تم کیسے جا سکتی ہو یار ولید کیا سوچے گا اور گھر والے،

تم ہر بات پہ گھر والوں کا کہہ کر چپ کرا دیتے ہو، آخر کب کھل کر سب کے سامنے مجھ سے ملو گے عمر

ندا نے بیزاری سے کہا،،،

ٹرائی ٹو انڈرسٹینڈ بے بی میں جلد ہی تمہیں دلہن بناوں گا ناں اور تم جانتی ہوں عمر چغتائی اپنے وعدوں کا پکا ہے

بس ولید کی جلد ہی شادی کر کے تم سے نکاح کروں گا

اچھا چلو ٹھیک ہے جاو پھر لیٹ نا ہو جاو کہیں،

اور یاد رکھنا میں ایونٹ پہ لازمی آوں گی

او کے بابا آ جانا

چلو ٹھیک ہے ٹیک کیئر میں چلتا ہوں

اور پھر وہ آفس سے نکل آیا۔

❀❀❀❀❀

شناتم نے وقت مانگا تھا بیٹا میں نے تمہیں دے دیا ہے اور اب ایک بہت اچھا رشتہ تمہارے لیے ڈھونڈا ہے اس دفعہ میں کچھ نہیں سنوں گا

ڈائننگ ٹیبل پہ انہوں بات کہہ کر جیسے پکی بھی کر دی تھی

رشنا نے کھانا کھاتے ہوئے ہاتھ رکے، لیکن بابا۔۔۔۔اسنے کچھ کہنا چاہا لیکن شجاعت نے ٹوک دیا،

لیکن ویکن کچھ نہیں بس اگلے ہفتے وہ لوگ دیکھنے آرہے ہیں اور تم منع بالکل نہیں کرو گی۔

رشنا کچھ بھی کہے بغیر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

آنکھیں نمکین پانیوں سے بھرا گئیں تھیں

شجاعت بھی اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔

جسلین رشنا کے پیچھے گئی تھی۔

رشی بچے، تم ٹھیک ہو ناں؟

وہ کھڑکی میں کھڑی آنسو بہا رہی تھی۔

اسنے جسلین کی آواز پہ چہرہ صاف کیا۔

کتنا روو گی رشی؟ کیا رونے سے مسلے حل ہو جاتے ہیں؟ یا رونے سے تمہیں تمہارا پیار مل جائے گا؟

کبھی کبھی زندگی میں جانے والوں کے بھولنے کی عادت ڈال لینی چاہئے اور تمہیں یہ عادت ڈالنا ہو گی اسی میں تمہاری بہتری ہے ورنہ یہ دکھ تمہیں کھا جائے گا

میرے بس میں کچھ بھی نہیں ہے جسلین کچھ بھی نہیں، جیسے میں ولی کو محبت کرنے میں بے اختیار ہوں ایسے ہی اس کے لیے آنسو بہانے میں بھی۔

کبھی کبھی میرا دِل کرتا ہے کہ: میں کیسے بھی کر کے اُسے اپنے پاس لاوں، پھر اپنی چھوٹی سی چھوٹی تکلیف اُس کو بتاؤں، وہ مداوہ کرنے کا کہے تو میں اُس کے ھاتھ

تھام کر پھُوٹ پھُوٹ کر رو دوں، لیکن وہ کہتے ہیں نہ کہ؛ کُچھ خواہشیں کبھی پُوری ہونے کے لِیے ہوتی ہی نہیں ہیں، بس حسرت بن کر رہ جاتیں ہیں، آنسو پھر سے بہنے لگے تھے۔

❀❀❀❀❀

لید گھر آ چکا تھا معیز کو اسکا ڈرائیور لینے آیا تھا تو وہ اس کے ساتھ چلا گیا۔

ولید کے آنے سے سب گھر میں چہک رہے تھے تایا جان بھی سب ادھر ہی تھے۔

کھانے کی تیاری شاندار کی گئی تھی سب کچھ ولید کی پسند کا تھا۔

بھائی میرے لیے کچھ لائے ہو یا نہیں انشال سے صبر نہ ہوا تو کھانا کھاتے پوچھا۔

تم اسے کھانے تو دو کہ آتے ہی چیزوں کی پڑ گئی بھوکی، شہری نے کہا

تم تو چپ ہی رہو سڑیل، بتاوں ناں بھائی۔۔۔۔ ارے لایا ہوں سب کے لیے کھانے کے بعد دوں گا اسنے مسکرا کر کہا۔

اور میرے لیے بھی لائے ہو کچھ ؟

رومیصہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔

شہری کے دل میں کچھ چھبا تھا

ہاں تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں چڑیل کو

ولی کے تنگ کرنے پہ رومیصہ نے گوراتو سب ہنس دیے،

شہری سر جھکائے بس ضبط کر رہا تھا اور اسے آج سمجھ آیا تھا کہ سب کچھ ضبط کرنی کی عادت بھی مار دیتی ہے۔۔۔

خوشگوار ماحول میں کھانا کھا گیا تھا اس کے بعد سب نے اپنے اپنے گفٹس دیکھے اور پھر رات کے ایک بجے سونے کے لیے اپنی اپنی آرام گاہ میں چلے گئے۔

معیز تم کسی کو پسند کرتے ہو تو بتاو، ورنہ میں اپنی پسند کی لڑکی کو ڈھونڈوں، معیز کو آئے ہفتہ ہوا تھا اسکی مما نے ایک ہی رٹ لگا رکھی تھی کہ شادی کر کے بھیجنا ہے۔

مما آپ کو میں کوئی لڑکی ویسے لا دیتا ہوں جو آپ کو بور نہ ہونے دے، مجھے کیوں بکرا بنا رہی ہیں

اسنے شرارت سے کہا

معیز اب تم نے منع کیا تو مجھ سے برا کچھ نہیں ہو گا۔

ہاہاہاہا مما کر لوں گا شادی بس ابھی دوست ایک کی ہیلپ کرنی ہے پر و مس اس کے بعد سوچتا ہوں کچھ، باتوں کے دوران اسے انشال یاد آئی تھی۔

کیسی ہیلپ؟؟

مطلب کہ وہ ولید کی شادی ہے بس اسکی ہو جانے دیں پھر دیکھتے ہیں

وہ اس وقت ماں کے ساتھ لاونج میں بیٹھا کافی پی رہا تھا۔

ولید کے بابا آوٹ آف سٹی تھے۔

تم اب کبھی شام کو چھت پہ کیوں نہیں آئے؟

شہری کمرے میں بیٹھا لیپ ٹاپ پہ کچھ کام کر رہا تھا جب رومیصہ آئی،

کسی کے کمرے میں جانے سے پہلے نوک کیا جاتا ہے اس نے رومیصہ کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

رومیصہ نے اس کی طرف دیکھا وہ نظریں ادھر ادھر کر کے بات کر رہا تھا۔

تمہیں کیا ہوا ہے شہری پہلے تو مجھے لگا کام میں بزی ہو لیکن تم تو بات کرنا ہی پسند نہیں کر رہے۔

وہ اب بھی خاموش تھا۔

رومیصہ نے لیپ ٹاپ چھین کر سائڈ پہ کیا

پہلے مجھ سے بات کرو۔

شہری ضبط کی انتہا پہ تھا۔

اس نے گہرا سانس لیا اور رومیصہ کی طرف دیکھا

بولو؟

کیا ہوا ہے تمہیں؟

کچھ بھی نہیں ہوا بزی ہوں بس،

بزی ہونے سے بندہ ایسے روڈ نہیں ہوتا تم مجھ سے شئیر کر سکتے ہو شہری؟

کیا کوئی پروبلم ہے یا وہ لڑکی کا کوئی اشو ہے؟

شئیر ہی تو نہیں کر سکتا تم سے اسے نے دل میں سوچا۔

کچھ نہیں بس کام بہت زیادہ ہو گیا ہے

بے کار لوگ کام کرتے ہیں جب تو ایسے ہی ہو جاتے ہیں

رومیصہ کو ابھی بھی تسلی نہیں ہوئی تھی۔

چلو مان لیتی. ہوں لیکن کچھ مسلہ ہو تو بتا سکتے ہو وہ محبت سے کہتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

شہری نے اسکے اوجل ہونے تک دروازے پہ ہی نظریں رکھیں تھیں۔

جان لے کر کہتی ہو کہ کیا ہوا ہے وہ بڑبڑایا اور ڈائری میں کچھ لکھنے لگا۔

لیپ ٹاپ پہ جو کام کر رہا تھا اس سے اچانک دل اٹھ گیا تھا۔

اس وقت وہ اپنے درد کو بس لفظوں میں اتارنا چاہتا تھا۔

شجاعت نے معیز کو گھر بلوایا تھا۔ ڈیل کرنے کے بعد وہ کافی دفعہ مل چکے تھے اور پھر باتوں ہی باتوں میں شجاعت نے رومیصہ کا ذکر کیا تو معزنے ولید کا حوالہ دیا کہ اسکا چھوٹا بھائی ہے اور یوں وہ مان گئے تھے شادی کے لیے۔

معیز نے کہا تھا پہلے سادگی سے نکاح کرنا ہے پھر کچھ کام ہے اس کے بعد رسپشن رکھی جائے اور شجاعت مان گیا تھا۔

معیز اس وقت سب بھول کر ولید کی مدد کرنا چاہتا تھا۔ وہ رشنا سے بہت محبت کرتا تھا یہ بات معیز جان چکا تھا۔

اور پھر کچھ دنوں بعد نکاح رکھ کی ڈیٹ فائنل کر دی گئی تھی۔

پ نے دوبارہ کال بھی نہیں کی، اتنا سخت دل کوئی کیسے ہو سکتا ہے انشال نے اداسی سے سوچا۔

وہ اس وقت موبائل میں معیز کی پروفائل پک دیکھ رہی تھی۔

میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی معیز، میں ساری زندگی ساتھ رہنے کے لیے کچھ عرصہ تو صبر کر سکتی ہوں لیکن ساری زندگی آپ کے بغیر رہنانا ممکن ہے

کیونکہ میں محبت میں حاصل کرنے کی قائل ہوں، میری محبت میں مجھے اپکا وجود بھی درکار ہے۔

لوگ تو کہتے ہیں محبت میں حاصل لاحاصل کا سوچا نہیں جاتا بس محبت کی جاتی ہے لیکن میں ایسی ہی ہوں آپ کی دیوانی اور مجھے صرف معیز آفندی چاہئے خیالوں میں بھی اور روبرو بھی اس نے آنکھوں میں آئی نمی صاف کی اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

معیز نے شجاعت سے کہہ دیا تھا کہ اسکا بھائی ولید ابھی دبئ ہی ہے تو بس نکاح کر دیا جائے پھر کچھ دن تک وہ پاکستان آجائے گا۔ شجاعت مان گیا تھا۔

رشنا کو پتا چلا تو رو رو کر اس نے برا حال کر لیا تھا۔

دل میں ولید سے گلے شکوے کرتی آخر کار اپنے بابا کے لیے وہ مان گئ تھی۔

اس نے ایک دفعہ بھی نہیں کہا تھا کہ وہ لڑکے کو دیکھنا چاہتی ہے۔

اس کے بابا نے جو کچھ اسے کہا تھا وہ بس بے دھیانی میں سن لیتی تھی جو کہتے کر لیتی تھی۔

جمعہ کو اس کا نکاح ہو گیا تھا۔

معیز ولید کی خوشی پہ بہت خوش تھا۔

دونوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔

تم نہ ہوتے تو رشنا مجھے نا ملتی معیز میں ساری زندگی تمہارا احسان یاد رکھوں گا۔

دوستوں کو یہ سب نہیں کہتے، تمہارے جیسے رانجھے کی شکل دیکھ کر ہی ترس آجاتا ہے کوئی بھی مدد کر دیتا اسنے چھیڑا۔۔۔۔تو وہ ہنس دیا

جاو اب رشنا کو کال کرو سچ بتاو۔

معیز نے گورا اسے

پاگل تو نہیں ہو بقول تمہارے میں دبئ ہوں اس کے ابا کو پتا چلا ناں ابھی میری ٹانگیں بھی توڑ دیں گے

اور رشنا کو اتنا کچھ فون پہ کیسے بتا سکتا ہوں

اس لیے بس کچھ دن کا انتظار ہے پھر سب کو بتادوں گا۔

اور پھر ولید خوشی خوشی گھر آگیا تھا۔

اس نے اپنی مما کو بھی نہیں بتایا تھا کہ نکاح کر کے آیا ہے

لیکن آج اس کے چہرے پہ سکون تھا اور ادھر رشنا خون کے آنسو رو رہی تھی۔

ولید مجھے تم سے بات کرنی ہے فری ہو کر میرے کمرے میں آو، عمر نے رات کے کھانے کے کمرے میں جاتے ہوئے کہا۔

آتا ہوں بابا، اسنے سوالیہ نظروں سے ماں کو دیکھا۔

ان کے چہرے پہ پریشانی تھی۔

ولید نے جلدی سے کھانا ختم کیا اور عمر کے کمرے میں چلا گیا۔

مہر النسا بھی فکرمندی سے پیچھے ہی گئیں تھیں۔

باقی سب باہر انتظار کر رہے تھے، کہ کیا بات ہونے والی ہے

جی بابا اس نے کمرے میں آتے ہوئے کہا،

بیٹھو یہاں انہوں صوفے کی طرف اشارہ کیا۔ خود بیڈ پہ تھے وہ، مہر بھی پاس آکر کھڑی ہو چکی تھی۔

بزنس میں تمہارے کتنے شئیرز ہیں؟

ولید کو سمجھ نہ آئی کہ کیوں پوچھ رہے ہیں،

پچاس لاکھ بس، آگے سوچوں گا کہ اپنا بزنس الگ کر لوں اگر کامیاب ہو گیا تو۔

شادی کے بارے میں کیا سوچا ہے۔ اگلا سوال کیا گیا۔

ولید کو ڈر سے کھانسی آئی،

ارے کیا ہوا مہر نے پانی کا گلاس آگے کیا۔

اٹس وکے مما میں ٹھیک ہوں،

کیا ہوا ہے بابا آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں

عمر نے گہرا سانس لیا اور وقفہ بعد بولا،

وہ اس لیے کہ رومیصہ کا رشتہ تمہارے لیے مانگا ہوا ہے اور میں چاہتا ہوں دو دن بعد چھوٹی سی پارٹی رکھ کے announcement کر دی جائے،

ولید کے سر پہ جیسے بم آگرا تھا اس نے عمر اور مہر کی طرف دیکھا

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہو!

رومیصہ گھر کی بچی ہے پڑھی لکھی، سمجھدار ہے

لیکن بابا،

دیکھو بیٹا، یہی عمر ہوتی ہے شادی کی، منگنی کر کے کچھ ماہ بعد شادی کر لیں گے۔

کوئی اعتراض ہے تو بتاو؟؟؟؟

ولید کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہے، اسنے تو سوچا تھا وقت آنے پہ بتا دے گا پر

یہاں تو سب الٹا ہو گیا تھا۔

اس نے پھر ہمت کر ہی لی جو بعد میں بتانا تھا وہ ابھی بتانے کا فیصلہ کیا۔

ایک دفعہ ماں کے چہرے کی طرف دیکھا پھر نظریں جھکا لیں۔۔۔۔۔

بولو ولید؟

میں نکاح کر چکا ہوں۔۔۔۔

اتنا کہنا تھا کہ عمر کے دھاڑنے کی آواز باہر تک گئی تھی۔

ولید۔۔۔۔۔۔۔

مہر کانپ اٹھی۔

باقی سب بھی کمرے میں دوڑے آئے تھے۔

❀❀❀❀❀❀

یہ کیا مذاق ہے ولید عمر داھاڑے تھے، یہ مذاق نہیں ہے بابا میں سچ میں نکاح کر چکا ہوں اور۔۔۔ابھی اسکی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ عمر کا بھاری ہاتھ ولید کے گال پہ نشان چھوڑ گیا تھا۔

کیا ہوا ہے عمر کیوں مار رہے ہو بچے کو مہر بھی تڑپ کے آگے بڑی تھی دادی جان نے بھی عمر کو غصے سے پوچھا،

تم پاگل تو نہیں ہو گئے جوان بیٹے پہ ہاتھ اٹھا رہے ہو بات کیا ہے بتاو گے۔

اپنے اسی لاڈلے سے پوچھیں۔۔۔

جو کہہ رہا ہے کہ بغیر بتائے نکاح کر آیا ہے

ولید سر جھکائے کھڑا رہا انشال تو سہم گئی تھی۔

آپ اسکی بات آرام سے بھی سن سکتے ہیں عمر مہر نے ڈرتے ہوئے کہا۔

رم چپ کرو یہ سب تمہاری ہی تربیت کا نتیجہ ہے۔جو آج یہ دن دیکھنے کو مل رہا ہے

مہر نے صدمے سے عمر کی طرف دیکھا۔

یہ کیا کہہ رہے ہو عمر نکاح

دادا جان بھی شاک میں تھے۔

ولید کیا یہ سچ ہے ؟انہیں بھی اب غصہ آیا تھا لیکن لہجہ نرم ہی تھا۔

میں آپ کو بتاتا ہوں دادا جان پلیز میری بات تو سنیں ناں،

ہم کیا مر گئے تھے جو کسی سے بھی نکاح کر آئے ہو میں نہیں مانتا اس نکاح کو جس سے بھی کیا ہے وہیں رہے جدھر ہے

تمہارا نکاح صرف رومیصہ سے ہو گا وہ بھی دو دن بعد،

عمر غصے سے کہتا باہر چلا گیا۔

مہر نے ولید کو سب سچ پوچھا تو سب حیرانگی سے سنتے رہے۔

جب رومیصہ کو پتا چلا تو وہ بھی باقی سب کی طرح بس حیران ہی ہوئی تھی کیونکہ اس نے کونسا ولید سے کبھی محبت کی تھی یا کبھی ایسا کچھ سوچا تھا،

اچھا ہی ہوا کہ ولید نے پسند کی لڑکی سے شادی کر لی ورنہ مجھ سے ہوتی شادی تو بس سمجھوتا ہوتا وہ یہی سب سوچ رہی تھی۔

البتہ اسکے امی بابا ضرور پریشان ہوئے تھے۔

دو دن بعد اسکے نکاح کا سب کو بتا دیا گیا تھا۔

شہری نے سنا تو اسے سمجھ نہیں آیا کہ خوش ہو کا حیران، شاید اسکی دعا سن لی گئی تھی لیکن نہیں، رومیصہ نے اس کے بارے میں جو کچھ کہا تھا وہ اسے بہت برا لگا تھا۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

ہائے مما کیسی ہیں آپ؟؟؟

اسد نے گھر میں داخل ہوتے ہی پرجوش انداز میں کہا،

نیوی بلو جینز پہ ہلکے بلو رنگ کی شرٹ پہنے، جیکٹ کو کندھوں پہ لٹکائے بکھرے بال وہ بہت پیارا لگ رہا تھا۔

میں بالکل ٹھیک ہوں مائی چائلڈ،

اور تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی کیسا رہا ٹرپ تمہارا۔۔۔؟

انہوں نے اسے گلے لگائے کہا،

وہ کافی دنوں سے دوستوں کے ساتھ آوٹ آف سٹی تھا۔

آج واپس آیا تھا اور جہاں آرا نے سوچ رکھا تھا اسے سمجھائے گی کہ اب اپنے بابا کی بزنس میں ہیلپ کرے۔

بہت اچھا گزرا وقت، بس اب کام پہ فوکس کرنا چاہتا ہوں

واو میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ تم اپنے بابا ساتھ آفس جایا کرو اکیلے ہوتے ہیں

او پلیز موم آپ جانتی ہیں ناں مجھے بابا کے بزنس میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے میں کچھ اور کرنا چاہتا ہوں۔

تم نے ایک ماہ پہلے بھی کہا تھا کہ کچھ الگ کرنا چاہتے ہو آج پھر آخر بتاو گے کہ کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں ؟؟؟ انہوں نے زرا سختی سے کہا،

ایک ماہ سے کام پہ بھی دھیان دے رہا تھا۔

میں نے پہلے ایک ڈیزائنر بوتیک کھولنے کا فیصلہ کیا ہے اور پھر اسی بوتیک کو فیکڑی میں بدلوں گا۔

اسد اب یہ فیکڑی کا شوق کیوں ہو گیا ہے تمہیں

اتنا بزنس کون سنھبالے گا، سب کچھ تمہارا ہے پھر تم کیوں یہ سب کر رہے ہو۔۔۔

میں اپنی سوسائیٹی کی عورتوں کے لیے کچھ کرنا چاہتا ہوں ان عورتوں کے لیے جن کے گھروں میں کفالت کے لیے کوئی مرد موجود نہیں ہے اور وہ مانگ کر کھانے پہ مجبور ہیں،،،

توتم چیرٹی دوناں اب کیا ان کے لیے فیکڑی کھول دو گے

نہیں ممما یہ ادارے جو خیرات دے رہے ہیں ان اداروں سے وہ خیرات نہ لیں بلکہ اپنا کمائیں محنت کریں اسی لیے تو یہ سب کروں گا کوئی بھی ملک کبھی بھی خیرات سے ترقی نہیں کر سکتا

مما میں عورتوں کے لیے کچھ کرنا چاہتا ہوں ہمارے ملک میں عورتیں مانگ کر کھانے والی زیادہ ہیں، کتنی ہی بیوہ ہیں، کتنی ہی عورتوں کے گھر کو مرد کفالت کے لیے موجود نہیں ہے اور میں کچھ اچھا کرنا چاہتا ہوں امید ہے آپ دونوں بھی سپورٹ کریں گے اس نے وضاحت دی،

بنگلہ دیش میں 32 لاکھ خواتین گارمینٹس انڈسٹری میں محنت مزدوری کر کے روزی کماتی ہیں. جبکہ پاکستان میں 57 لاکھ خواتین انکم سپورٹ پروگرام کا وظیفہ وصول کرتی ہیں. ان خواتین کو خیرات سے مزدوری پر منتقل کرنے کی ضرورت ہے. مزدوری سے ملک کی معاشی صورتحال بہتر ہوتی ہے اور خیرات صرف ایک غیر پیداواری خرچ ہے۔ قومیں خیرات سے نہیں محنت سے ابھرتی ہیں.

تو تمہیں کیا لگتا ہے صرف تمہارے سوچنے سے ملک ترقی کرنے لگے گا کسی ایک کے کچھ کرنے سے کبھی تبدیلی نہیں آتی اسد عجیب باتیں لے کر بیٹھ گئے ہو

مکمل نہ سہی کچھ تو تبدیلی آئے گی ہم اتنا تو کر سکتے ہیں جتنا کرنے کی ہمت ہو۔

وہ اتنا کہہ کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا

جہاں آرا صدمے سے بس اپنے بیٹے کو جاتا دیکھتیں رہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

مجھے معاف کر دیں بھائی جان میں بہت شرمندہ ہوں مجھے امید نہیں تھی کہ میرا ہی بیٹا مجھے یوں رسوا کرنے والی حرکت کرے گا، عمر نے اکرم کے سامنے ہاتھ جوڑے سب بڑے بیٹھے ہوئے تھے۔

تم پریشان مت ہو عمر، بچے کی مرضی تھی اس نے کر لی طریقہ غلط ہے لیکن اچھا ہے اسنے کچھ غلط کرنے کی بجائے نکاح کو ترجیح دی بہتر ہے تم بھی اسے معاف کر دو،

کیوں ابو جی میں سہی کہہ رہا ہوں ناں؟؟ اکرم نے والد کی طرف دیکھا

ہاں بیٹا ہم سب یہی سمجھا رہے ہیں کہ اب جو ہونا تھا ہو گیا لیکن یہ ہے کہ ماننے کو تیار ہی نہیں۔

میں اسے معاف نہیں کر سکتا ابو جان نہ کروں گا نہ ہی اس لڑکی کو بہو مانوں گا،

اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے رومیصہ کا نکاح شہری سے ہو گا وہ بھی صبح آپ سب بھی یہ بات زہنوں میں بٹھالیں،

میرے گھر کی بیٹی کی عزت پہ کوئی بات نہیں آنی چاہیئے، ولید ہو یا شہری آئے گی تو ہمارے گھر ہی وہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گیا تھا۔

مہر نے سکھ کا سانس لیا مہر نے محسوس کیا تھا شہری کا چپ ہونا کام سے کام رکھنا وہ تھوڑا بہت سمجھ گئیں تھیں۔

جب رومیصہ نے سنا تو اسے برا لگا، پہلے ولید اسے اعتراض نہیں تھا لیکن پوچھے بغیر ہی چاچو اس دفعہ بھی فیصلہ سنا رہے تھے جبکہ شہری بھی کسی اور میں involved ہے وہ کیسے اپنے حکم کو کسی پہ مسلط کر سکتے ہیں۔

شہری سے کہتی ہوں وہ منع کر دے گا۔

وہ غصے سے اس کے کمرے میں گئی وہ آنکھوں پہ بازو رکھے بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا۔

اوئے یہ سن رہے ہو جو گھر میں ہو رہا ہے۔۔۔۔اس نے پاس آکر کہا۔۔۔۔۔

لیکن وہ ہلا تک نہیں،،، تم سن رہے ہو ابھی بھی خاموشی تھی

اب اسنے کشن اٹھا کر اسے مارا، میں تم سے بول رہی ہوں

شہری نے غصے سے اسکی طرف دیکھا یہ کیا بتمیزی ہے۔۔۔

اب وہ سدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

کس کی یاد میں رانجھے بنے ہوئے ہو، تمہیں پتا نہیں کہ گھر میں تمہاری شادی کی بات ہو رہی ہے، اس نے دونوں کی شادی کی بات کہنے سے گریز کیا تھا۔ آخر تھی تو لڑکی ہی جھجکنا نیچرل تھا۔

رومیصہ نے اسکے آف موڈ کہ پرواکیا بغیر اپنی بات جاری رکھی تھی۔

ہاں ہو رہی ہے بات تو؟؟؟

کیا مطلب تمہیں کچھ نہیں؟؟؟؟

تمہاری پسند کی نہیں ہو رہی پھر بھی تم ایسے ری ایکٹ کر رہے ہو؟

Are you in your sense????

رومیصہ پاگل ہونے کو تھی۔

yes totally

شہری نے اب بھی نارمل لہجے میں جواب دیا۔

تو وہ لڑکی جسکی تصویر؟؟؟

یار کون لڑکی وہ میری اپنی ہی پک تھی میں مذاق کر رہا تھا، میری شادی تم سے ہو یا کسی اور سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا، رہی بات تمہاری تو تم کر سکتی ہو منع، ویسے بھی تمہیں تو بزنس میں لوگ چاہئیں وہ بڑبڑایا،،

رومیصہ نے غصے سے اسکی طرف دیکھا، تم جھوٹ بول رہے ہو، فلرٹ کسی اور ساتھ شادی میرے ساتھ، چپ کر کے منع کر دو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

وہ غصے سے کہتی کمرے میں نکل گئی تھی۔

شہری نے سر جھٹکا اور پھر سے سونے کے لیے لیٹ گیا۔

معیز نے بتا دیا تھا کہ ولید پاکستان آچکا ہے اور وہ شجاعت سے ملا بھی تھا، لیکن رشنا سے ابھی نہیں ملا تھا،

ولید کے بابا عمر بات نہیں کرتے تھے لیکن، انہوں نے دونوں بیٹوں کے نکاح کا اعلان کر دیا تھا اب وہ اپنی عزت پہ بات کیسے آنے دے سکتے تھے۔

ولید اتنے پہ بھی خوش ہو گیا تھا۔ اسے امید تھی جلد ہی بابا مان جائیں گے۔

❁❁❁❁❁

رشنا کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی جب اسکے بابا آئے،

انہوں نے دروازا نوک کیا تو رشنا کھڑی ہو گئی آجائیں بابا جان،

میرا بچہ اداس ہے، انہوں نے اسے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے کہا،

نہیں تو رشنا زبردستی مسکرائی،،

ہممممم مجھ سے تو نہیں چھپا سکتی تم اپنی یہ اداسیاں

وہ نم آنکھوں کے ساتھ انکے ساتھ لگ گئی۔

ایک سرپرائز ہے تمہارے لیے انہوں نے اسے اپنے حصار میں لیتے کہا۔

اب مجھے سرپرائز اچھے نہیں لگتے، اسکا لہجہ کسی بھی احساس سے عاری تھا۔

اسکے اندر باہر ایک جان لیوا خاموشی تھی بس،

لیکن یہ سرپرائز تمہیں ضرور پسند آئے گا۔

اچھا ایسا کیا ہے، اس نے اب سیدھے ہوتے ہوئے کہا،

تمہارا نکاح جس لڑکے سے ہوا ہے اسے دیکھا تھا تم نے ؟؟؟؟

انہوں نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

وہ سر جھکا گئی۔

نہیں، آپ نے میرے لیے بہتر ہی چنا ہو گا

ہمممم دیکھنا چاہو گی ؟؟

جب جاوں گی تب دیکھ لوں گی ناں ؟؟؟

یہ سب آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ؟

اسنے حیران ہوتے پوچھا،

کیونکہ وہ لڑکا۔۔۔۔۔۔وہ چپ ہوئے،

رشنا کی دھڑکن اچانک تیز ہوئی،

اس کے دل نے دعا کی جو سننا چاہتی ہے وہی بولیں بابا

کیابابا جان ؟؟؟؟؟اس کی آواز کانپی تھی

وہ ولید ہی ہے انہوں نے ایک دھماکا کیا تھا۔

رشنا کچھ دیر بول ہی نہ سکی،

س۔۔۔سچ بابا جان ؟رندھے ہوئے لہجے میں اسنے تصدیق کرنا چاہی۔

ہاں میری جان سچ،وہ نم آنکھوں سے مسکرائے

اور اسکی پہلی شادی ؟اسکے زہن میں سوال ابھرا

وہ تمہیں پانے کے لیے جھوٹ تھا،

اسنے سب کچھ مجھ سے چھپایا لیکن وہ نہیں جانتا تھا میں بھی شجاعت ہوں،،،

جو کچھ بھی پتا کر سکتا ہے اور میں اب خوش ہوں وہ واقع تم سے بہت۔ محبت کرتا ہے اسی لیے یہ سب کر گیا،

میں نے اسے اپنا لیا تھا میں جان گیا تھا کہ وہ وہی ہے اسنے ناٹک کیا کہ وہ ایک بزنس مین کا بھائی ہے باہر ہوتا ہے۔۔۔۔سب کچھ

رشنا روئے جارہی تھی

اور پھر وہ باپ سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور شجاعت نے چپ کر کے اسے رونے دیا تھا کیونکہ آج کے بعد وہ بس خوش ہی رہے گی اپنے پیار کے ساتھ خوش، انہوں نے اپنی آنکھوں کے نم گوشے صاف کیے۔

والدین اولاد کی خوشی کے لیے جھک ہی جاتے ہیں، انا قار دیتے ہیں، زمانے کی پروا چھوڑ دیتے ہیں۔

❀❀❀❀❀❀

شہری میں نے تم سے کچھ کہا تھا تم۔ سن کیوں نہیں رہے، میں کچھ نہیں کر سکتا وہ اس وقت لیپ ٹاپ پہ کچھ کام کر رہا تھا جب رومیصہ پاس کھڑی بول رہی تھی۔

تمہیں شرم نہیں آتی کس لڑکی کو دھوکہ دیا ہے

کونسی لڑکی یار، تمہیں اتنی ہی پرابلم ہے تو کر دو منع میں کونسا مرا جارہا ہوں تم سے شادی کے لیے اسنے سنجیدگی سے کہا، رومیصہ کو سخت برا لگ رہا تھا وہ

لیکن میں بابا کو دکھی نہیں کر سکتی، اسنے اب بے بسی سے کہا،

میں بھی نہیں کر سکتا، تم خوش ہو اس شادی سے ؟؟ رومیصہ نے ہمت کر کے ذہن میں آئے سوالوں کو زبان دی،۔

تمہیں اس سب سے کہا؟؟؟؟ شہری کی نظر لیپ ٹاپ پہ ہی تھی۔

افففففف دفعہ رہو میں بھی کر دیتی ہوں منع اور کہوں گی کہ تم کسی اور کو پسند کرتے ہو، مجھے تم سے شادی نہیں کرنی انتہا کے برے انسان ہو، پانچ منٹ تو میرے ساتھ آرام سے بات نہیں کر سکتے آیا ساری زندگی تمہارے ساتھ نہیں گزار سکتی وہ غصے سے کہتی باہر نکل گئی۔

شہری چپ کے کے کام کرتا رہا۔

❀❀❀❀❀

سعود صاحب نے جب سنا کہ اسد بزنس نہیں کرنا چاہتا تو وہ جہاں آرا کی طرح غصہ نہیں ہوئے تھے۔

انہوں نے کہہ دیا تھا کہ اسد جو کرنا چاہتا ہے کرنے دو، اور انہوں نے اسد سے بھی کہا تھا کہ جو بھی ضرورت ہو بتا دینا اسد بہت خوش ہوا تھا اور خوشی سے انہیں گلے لگا کر تھینکس بھی کہا وہ مسکرا دیے، جہاں آرا بھی دونوں کی رضا مندی پہ راضی ہو ہی گئیں تھیں۔

اسد نے بوتیک کی چھوٹی سی بلڈنگ بنائی اور پھر کام شروع کر دیا، وہ پروفیشنل ڈیزائنرز کے ساتھ ساتھ ان لڑکیوں کو بھی باقی کپڑے کے کام کے لیے رکھ لیتا تھا جن کو ضرورت ہوتی تھی، تا کہ وہ بھی سیکھ سکیں اور اپنی آمدن کا زریعہ خود بنیں، اسکی نظر میں گرلز کا انڈیپینڈنٹ ہونا لازمی لگتا تھا سب فی میل ورکرز ہوتی تھی

❀❀❀❀❀

انشال تو اب بس دونوں بھائیوں کی شادی کے لیے خوش ہو رہی تھی، اور سب سے بڑی بات کہ معیز فنکشنز میں ہو گا یہ سوچ کر ہی اسکی روح سرشار ہو رہی تھی۔

معیز نے دوبارہ اس نمبر پہ کال کی تھی، لیکن آف تھا، وہ انشال کو مس کر رہا تھا اسنے دیکھا بھی تو نہیں تھا انشال کو،،، کسی سے کیسے پوچھتا کچھ بھی علم نہیں تھا اسے، اسے کہاں پتا تھا کہ یوں ستائے گی اب، پلیز انشال ایک دفعہ بات کر لو بس ایک دفعہ، مجھے تمہاری شاید عادت ہو چکی ہے اور عادتیں تو دیمک کی طرح ہوتی ہیں لگ جاتی ہیں جو محبت سے زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ وہ پہلی دفعہ خود کو یوں بے بس محسوس کر رہا تھا۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

رومیصہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے، اسکے ذہن میں یہی تھا کہ شہری پہلے کسی ساتھ افئرز رکھ چکا ہے۔ اور اب شادی رومیصہ کے ساتھ کر رہا ہے۔ وہ اپنے بابا کو اپنی طرف سے کوئی بھی دکھ نہیں دینا چاہتی تھی صبح نکاح تھا اور اسکا خون کھول رہا تھا۔

انشال اپنی سکوٹی پہ واپس گھر آ رہی تھی، وہ اپنی دوست لی برتھ ڈے پہ پارٹی پہ گئی ہوئی تھی، پہلے ہی کافی لیٹ ہو گیا تھا کہ اچانک راستے میں سکوٹی خراب ہو گئی،،،، اسنے پیدل چلنے کا سوچا کیونکہ زیادہ دور بھی نہیں تھا فون میں بیٹری نہیں تھی، وقفہ وقفہ پہ ایک آدھی دکان کھلی نظر آ رہی تھی وہ سہمی سی چلنے لگی، دکانوں سے زرا آگے نکلی تو اسے لگا کہ کوئی اسکا پیچھا کر رہا تھا۔ اسنے دیکھا تو دو لڑکے تیز تیز اسکی طرف بڑھ رہے تھے وہ ڈر گئی، اسنے دوڑ لگائی تو وہ بھی ہنستے ہوئے اس کے پیچھے دوڑنے لگے تھے، وہ روتی ہانپتی، جا رہی تھی جب سامنے کھڑا شخص اسے نظر آیا، اور اسکے کے دل کو سکون ہوا تھا وہ دوڑتی ہوئی اس کے پاس آئی اور اسے کندھے سے پکڑا، مدھم سی روشنی میں معیز کا چہرہ چمک رہا تھا،

اچانک کسی کے یوں چمٹنے پہ اسنے حیرانگی سے دیکھا تو کوئی لڑکی تھی، ارے محترمہ یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟

اسنے کچھ ناگواری سے کہا،

وہ،،وہ میرے پیچھے لڑکے آرہے ہیں،

اچھاتو؟؟؟ انشال نے صدمے سے اسکی طرف دیکھا، واقع ہی پتھر تھاوہ

وہ مجھے چھیڑ رہے ہیں، میں نے آپ کو پہچان لیا تھاتو اس لیے ہیلپ کے لیے آپ کے پاس آئی ابھی بھی اسکا دھیان پیچھے ہی تھا۔

تم لڑکیوں کی بھی سمجھ نہیں آتی، لڑکوں سے بچنے کے لیے لڑکے سے ہی مدد مانگ رہی ہو،؟

اسنے انشال کو غور سے دیکھتے کہا، اسے لگا جیسے کہیں دیکھا ہوا ہے۔ لیکن آپ تو اچھے انسان ہیں ناں؟ انشال نے آنکھوں کو رگڑتے ہوئے کہا

معیز کا قہقہ جاندار تھا۔

اور یہ آپ سے کس نے کہا؟؟؟ انشال کا دل کیا اسکی جان لے لے کیسے رلا رہا تھا وہ۔

توکیا برے ہیں آپ؟؟؟

پاگل لڑکی، خیر چھوڑو نہیں آرہا کوئی اب رونا بند کریں آپ، اور مجھے کیسے جانتی ہیں اب وہ گاڑی کی ڈکی بند کر کے کار میں بیٹھ رہا تھا۔

میں ولی بھائی کی بہن ہوں۔۔۔اسنے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

معیز نے شاکڈ نظروں سے دیکھا،،، آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا اور اس وقت اکیلے کیوں باہر ہیں ؟؟؟

انشال نے ساری تفصیل بتائی، اوو سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا نام کیا ہے آپ کا؟؟

انشال کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی اب کیا کروں،،،

کیوں آپ نام کا کیا کریں گے۔ معیز نے آنکھیں کھولے اسے دیکھا، نام پوچھنے پہ اتنا اعتراض،، چلیں نہ بتائیں بیٹھیں میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔

بہت شکریہ۔۔۔۔لٹھ مار انداز میں شکریہ کہتی ہو کار میں بیٹھ چکی تھی۔

معیز نے اسکی حرکتوں پہ سر جھٹکا اور کار سٹارٹ کر دی انشال کے دل کی حالت غیر ہو رہی تھی وہ مسلسل باہر اندھیرے میں دیکھ رہی تھی۔

معیز بے خبر گاڑی چلا رہا تھا۔ یہ جانے بغیر کے پاس بیٹھی ہی انشال ہے۔۔۔۔۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

جاری ہے

قسط نمبر 5

بابا آپ نے شہری کے لیے کیوں ہاں کر دی؟ اسنے سر جھکائے پوچھا، کیوں کوئی مسلہ ہے بیٹا؟ اکرم صاحب فکر مند ہوئے،

ولید کی طرح وہ بھی رومیصہ باپ کے سامنے کھل کر بات نہ کر سکی،

میں نے پوچھا ہے شہری سے، اسے کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہمیں کیا چاہئے ہمارے پاس ہی رہو گی اپنے ہی گھر سب اتنی محبت کرتے ہیں تم سے، انہوں نے شفقت سے کہا۔

رومیصہ اور کیا کہتی چپ کر کے سن کر اپنے کمرے میں آگئی۔

عجیب دل ہو رہا تھا اس کا، سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے، ہمیشہ شہری سے لڑتی تھی اب اس کے ساتھ کسی ایسے رشتے میں بندھنا مشکل لگ رہا تھا اسے۔

ولید کو معاف کر دیں عمر وہ موبائل پہ کچھ چیک کر رہا تھا جب مہر نے ڈرتے ہوئے کہا،

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے، گھر پہ تم ہوتی ہو، بچوں کی زمہ داری تم پہ ہوتی ہے ولید نے مجھے منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا اور تم کہہ رہی ہو معاف کر دوں۔

بس کریں عمر مہر رندھے ہوئے لہجے میں بولی،

اولاد غلطی کرے تو ماں کی تربیت کوئی اچھا کام کرے تو باپ کی تربیت یہ کیا طریقہ ہے وہ آپ کا بھی بیٹا ہے دونوں نے پرورش کی ہے اس کی اور اسنے کونسا کچھ غلط کیا ہے پسند کا نکاح ہی تو ہے بالغ ہے اور جائز ہے وہ اپنی مرضی کا حق رکھتا ہے۔

ہمیشہ کی طرح آپ مجھے ہی ہر چیز کا طعنہ دیں گے

وہ آنسو پونچھتی کمرے سے نکل گئی۔

عمر نے گہرا سانس لیا۔

افففف ایک تو میں غصے میں زیادہ ہی بول دیتا ہوں

اسنے کوفت سے موبائل سائڈ پہ رکھا اور لیٹ گیا۔

یہ لیں آپ کا گھر آ گیا ہے مِس ایکس وائی ذیڈ معیز نے اسکے نام نا بتانے پر اسے جان بوجھ کے ایسے پکارا تھا۔

انشال جو نجانے کدھر کھوئی ہوئی تھی اسکی آواز پی چونکی اور پھر بغیر دیکھے شکریہ کہتی کار سے اتر گئی۔

معیز نے پھر سے ایک دفعہ اپنی بے عزتی محسوس کی تھی

عجیب لڑکی ہے تھینکس بھی ایسے کر کے گئی ہے جیسے احسان کر رہی ہو۔

بڑبڑاتے ہوئے اسنے گاڑی اپنے گھر کی طرف موڑی، ولید سے صبح ہی وہ ملا تھا اس لیے گھر جانا اسے مناسب نہ لگا۔

انشال نے سکھ کا سانس لیا تھا کہ گھر پہنچی ہے، گھر میں داخل ہوتے ہی اسنے جھوٹ کہا کہ وہ دوست کی گاڑی میں آئی ہے اور جلدی سے کمرے میں چلی گئی۔ کیونکہ اس وقت وہ کسی کو بھی تفصیل بتانے کے موڈ میں نہیں تھی۔

جسلین میں بہت خوش ہوں اتنی خوش کے بتا نہیں سکتی وہ جسلین کو کندھوں سے پکڑے گمائے جا رہی تھی جسلین بھی اسکی خوشی پہ کھل کر مسکرا رہی تھی۔ گاڈ تمہیں ایسے ہی خوش رکھے مائی چائلڈ وہ زرا رکی تو جسلین نے ہانپتے ہوئے ہی اسے دعا دی وہ اب بھی مسکرا رہی تھی۔

آپ کو پتا ہے زندگی میں سب سے حسین لمحے کونسے ہیں جب محبت کا جواب محبت سے ملے اور مجھے محبت کے بدلے محبت مل گئی ہے اسکی خوشی اسکے چہرے پہ عیاں تھی۔

لیکن میں ولید کو بالکل معاف نہیں کرنے والی کتنا برا ہے اتنا تڑپایا اتنا رلایا مجھے،
مجھے تو بتا ہی سکتا تھا ناں،،،، لیکن اس نے یہ سب تمہارے لیے ہی کیا تھا مجھے لگا تھا
وہ فلرٹی ہے لیکن وہ سچ میں تمہیں بہت چاہتا ہے تم دونوں خوش رہو گے اور چلو
اب شاپنگ پہ چلتے ہیں سسرال جانے کی تیاری تو کرو لڑکی،،، ہاں جسلین میں
سب لوں گی ہر چیز لوں گی مجھے میرا ولید مل گیا ہے کیسے اسے اچانک زندگی مل گئی
تھی۔

یہ محبت بھی کتنی طاقتور ہے اسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے سب رلانا بھی اور ہسنانا بھی،
دنیا میں سب سے پیارا جزبہ یہ محبت۔۔۔۔۔!!

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

بابا آپ لوگوں کو دکھانے کے لیے میرے نکاح کی announcement کر رہے
ہیں لیکن مجھے میری خوشی کے لیے معاف نہیں کر سکتے ولید نے دکھی لہجے میں کہا،

عمر اس وقت اکیلا کمرے میں موبائل فون پہ کسی ڈیکوریٹر کے ساتھ آج کے فنکشن کی ڈسکشن کر رہا تھا۔

عمر کچھ نہیں بولا،، میں ہمیشہ آپکا لاڈلہ رہا ہوں جو بھی کہا ہے ہمیشہ آپ نے دیا ہے میری مجبوری تھی بابا اس لیے مجھے چوری نکاح کرنا پڑا، ورنہ میں آپ سب کو ہرٹ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا، میں رشنا سے بہت محبت کرتا ہوں بابا ولید بے بس سالگ رہا تھا۔

عمر نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔

رشنا کو قبول کر لیں بابا وہ میری خوشی ہے پلیز بابا جان عمر نے کچھ بھی کہے بغیر بانہوں کو پھیلایا ولید خوش ہوتا نم آنکھوں سے انکے گلے جا لگا۔ دروازے پہ باقی سب گھر والے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔ سب مسکرا اٹھے انشال نے ہوٹنگ کی تھی۔

ماں باپ اولاد سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتے، ساری زندگی تم لوگوں کے لیے محنت کرتا رہا ہوں اب بھی کر رہا ہوں بس دکھ ہے کہ مجھے تم نے بتایا بھی نہیں،،، خیر کیا یاد رکھو گے معاف کیا تمہیں دونوں پتاک سے گلے ملے تھے۔۔۔۔ تھینکیو بابا جان ولید کے دل سے سارے بوجھ اتر گئے تھے۔۔۔ اب اس گھر میں رونق آنے والی تھی۔

❀❀❀❀❀❀

ارے آپی اب آپ کا ٹائٹل چینج ہو رہا ہے۔۔۔۔

آپی رومیصہ سے اب بن گئی ہیں آپ بھابھی،، لیکن بھابھی زرا اولڈ ہے سو۔۔۔۔۔۔ انشال نے تھوڑی پہ ہاتھ رکھے دماغ چلانا چاہا۔ تم نے مرنا تو نہیں مجھ سے مجھے آپی ہی کہو گی نکاح ہو رہا ہے شادی نہیں جو بھابھی بنا رہی ہو اور اپنے اس بندر بھائی کو دیکھو،،، مجھے تو سوچ سوچ کر ڈر لگ رہا ہے اسکے ساتھ ساری زندگی گزاروں گی کیسے وہ اپنی ہی سوچوں سے پریشان ہو رہی تھی

یار آپی مجھے سوچنے دیں۔۔۔۔۔ہاں بھابھز۔۔۔۔Bhabh's کہوں گی آپ کو its coolتو کیا کہہ رہیں تھیں آپ؟؟؟میرے بھائی بہت اچھے ہیں اس لیے اب ہونے والے شوہر کو عزت سے بلائیں۔۔۔۔۔انشال نے چھیڑا۔۔۔رومیصہ نے جوتا اتار کے پھینکا تو وہ کمرے سے ہنستی ہوئی بھاگ گئی تھی۔

❀❀❀❀❀❀

جناب آج آپ کا نکاح ہے اور آپ ابھی تک گھوڑے بیچ کر سو رہے ہیں، انشال نے شہری کے چہرے سے کمفرٹر ہٹاتے کہا، گڑیا کیا ہے سونے دو، مجھے بابا نے بھیجا ہے کہ گھر کے نالائق بیٹے کو اٹھایا جائے، فنکشن شام کو ہے میرا سر درد ہے اب کچھ کہا تو مار کھاوگی اسنے کمفرٹر کھینچ کر پھر سے اوڑھ لیا۔ افففف حد ہے آپ تو ایسے ریلیکس بیٹھے ہیں جیسے آپ کا نہیں کسی اور کا نکاح ہے اور بس رات کو فنکشن اٹینڈ کرنا ہے۔

ہاں تو اس چڑیل ساتھ نکاح کرنے کا احساس پیدا کس کو ہو گا شہری نے نیند میں ڈوبی آواز سے کہا۔

انشال کا قہقہ جاندار تھا۔

وہ بھی کچھ ایسے ہی ری ایکشن دے رہی ہے آپ کے بارے میں۔۔۔۔ خیر خوب جمے گی جب دو پاگل ہونگے ایک ساتھ میں جا رہی ہوں مارکیٹ سوئے رہو۔۔۔۔۔ بابا ہی آئیں گے اب وہ کہتی ہوں چلی گئی، لیکن اتنا کچھ سن کر اب شہری کہاں سو سکتا تھا۔ وہ بھی منہ بسورتے ہوۓ اٹھ گیا۔

بھائی مجھے بھی مارکیٹ جانا ہے آپ سب نے اتنا ارجنٹ کیا ہے سب کہ ابھی بھی کچھ نہ کچھ رہ گیا ہے۔

گڑیا اتنا بڑا تو فنکشن نہیں رکھا جتنی تو نے شاپنگ کرلی ہے ابھی بھی کہہ رہی ہو کہ کچھ رہ گیا ہے۔

ولید کی وضاحت پہ سب نے ہسنی کو روکا تھا

انشال نے منہ بنایا، دو بھائیوں کا نکاح ہے پھر بھی کنجوسوں والی باتیں ابھی تو آپ سے کچھ لیا ہی نہیں، نکاح ہے بہن شادی نہیں، اس لیے کم فضول خرچی کرو ولید جان بوجھ کے چھیڑ رہا تھا۔

دادو دیکھ لیں بھائی کو۔۔۔۔ولی نہ کرو تنگ لے جاو تم نے جانا تو ہے۔

اچھا اچھا چلو میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔اوکے میں باہر ویٹ کر رہی ہوں اسنے مریم کو بھی کال کر کے کہہ دیا تھا کہ وہ بھی مارکیٹ آ جائے ایک ہی تو دوست تھی اسکی، مریم کو وہ ساتھ ساتھ ہی رکھتی تھی۔

رومیصہ کے ساتھ ساتھ باقی سب کی شاپنگ ہو چکی تھی۔ انشال ہی آج پھر سے تیار تھی کچھ لینے کے لیے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

مریم بھی انشال کو مار کیٹ میں مل گئی تھی، ولید ان دونوں کو چھوڑ کر کسی کام سے چلا گیا تھا اور ان سے کہا تھا کہ کچھ دیر تک پک کر لے گا۔

وہ دونوں مار کیٹ میں داخل ہو رہیں تھیں کہ انشال مریم سے باتیں کرتی ہوئی بے دھیانی میں کسی سے ٹکرا گئی تصادم اتنا زور دار تھا کہ انشال نے سر پکڑ کے دہائی دینا شروع کر دی۔۔۔

اللہ مر گئی کون اندھا ہو چلا ہے ماتھے کو مسلتی وہ رو دینے کو تھی ایکسکیوزمی آپ نے نہیں دیکھا یا میں نے،،،، انشال نے سر اٹھایا تو بولنا بھول گئی سامنے معیز تھا۔ منہ وہاں ہی کھلا رہ گیا۔

معیز نے بھی دیکھا تو کوفت سے کہا ہے ہی پاگل، دھیان سے چلا کریں مِس ایکس وائی زی، وہ ولید کی بہن کا لحاظ کرتے ہوئے کچھ بھی کہے بغیر باہر نکل گیا۔

تم کدھر کھو گئی ہو وہ جا چکا ہے۔ مریم نے جھنجھوڑا اسے،،، آہاں۔۔۔ کیا وہ چلے گئے اللہ میرا اسرا اسے پھر سے درد یاد آیا، ہیں ہی جِن ہو ہنہ۔۔۔۔وہ منہ بناتی اندر چلی گئی۔ مریم کو کچھ سمجھ نہ آیا تو بس چپ کر کے پیچھے چل دی۔

❀❀❀❀❀❀

دونوں ایک گھنٹے بعد مارکیٹ سے نکلیں تو سامنے پارکنگ میں ہی ولید اور میعز کھڑے نظر آئے، یہ کون ہے تم نے بتایا نہیں،،، مریم نے دیکھا انشال کے چہرے کے ایکسپریشن ہی چینج ہو گئے تھے۔ بھائی کے دوست ہیں،،،، دبئی سے بھائی کے ساتھ ہی آئے ہیں۔ اوووو He is so handsome

مریم نے ہمیشہ کی طرح اپنی عادت کے مطابق اپنے دل پہ ہاتھ رکھتے کہا،

انشال نے گھورا اسے،

واٹ؟؟؟ مریم نے بھی جواباً گھورا۔۔۔

کچھ نہیں چلو، بھائی نے بھی انکو ضرور روک کے رکھنا تھا۔۔۔انشال کی حالت غیر ہو رہی تھی۔

وہ پاس گئی تو ولید بولا، گڑیا یہ معیز ہے ملوان سے،

انشال نے نظریں جھکائے السلام علیکم کہا، اسنے سکھ کا سانس لیا تھا کہ کہیں نام نی لے لیں میرا معیز نے حیرت سے دیکھا کیسے معصوم بن رہی تھی اب،

معیز نے بھی مسکرا کر جواب دیا، ولید کو یہ نہیں پتا تھا کہ دونوں مل چکے ہیں پہلے ہی... مریم اوکے کرتی کیب میں پہلے ہی جا چکی تھی پھر معیز بھی شام کو آنے کا وعدہ کر کے اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا اور وہ دونوں بھی واپس آ گئے۔

❀❀❀❀❀❀

نکاح میں کم کم کرتے بھی بہت سارے لوگ انوائٹڈ تھے، انشال اور رومیصہ کی دوستیں گنی چنی ہی تھیں وہ شروع سے دوستوں کی بجائے فیملی گیندرنگ کو زیادہ پسند کرتیں تھیں اس لیے کافی زیادہ سوشل نہیں تھیں وہ،،،

نکاح کی ارینجمنٹس گھر کی دونوں چھتوں پہ کی گئی تھی تیسرا فلور دونوں گھروں کا جڑا ہوا تھا اور کافی کھلی جگہ تھی۔

گھر میں گہما گہمی جاری تھی۔

انشال اور مریم رومیصہ کو بیوٹیشن کے پاس لے کر گئی ہوئیں تھیں۔

لڑکے بھی ریڈی ہو رہے تھے مہر النسا کی دوڑ لگی ہوئی تھی ہر۔چیز کو دیکھنے کی زمہ دادی اسی کی تھی۔

❀❀❀❀❀❀

رشنا بہت خوش تھی معیز کے تھرو اسے سب بتا دیا گیا تھا کہ کیسا تھیم ہے فنکشن کا اور انہوں نے بہانا بنایا تھا کہ وہ سادی سا فنشکن کرنا چاہتے ہیں وہ بھی اپنے کسی دوست کے گھر میں کیونکہ معیز کے اپنے گھر کی نیلامی ہو رہی تھی اس لیے،

شجاعت سب جانتا تھا اس لیے چپ کر کے سب کچھ مان رہا تھا۔

انکو وقت بتا دیا گیا تھا کہ کب آنا ہے۔ایڈرس وغیرہ بھی معیز بھیج چکا تھا۔

رشنا نے برینڈڈ وائٹ شرارہ اور اوپر کامدار کرتی پہنی تھی۔

بیوٹیشن نے اسے نفاست سے تیار کر کے اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا دئے تھے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

رومیصہ کا بھی وائٹ گرارا تھا رشنا جتنا مہنگا تو نہیں لیکن اپنی جگہ پہ وہ بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی

انشال نے سفید رنگ کا لمبا فراک پہنا تھا جس کے فلائر پہ کام ہوا تھا اور دوپٹہ شاکنگ پنک کلر تھا پنک اور وائٹ کمبینیشن میں ہلکا میک اپ کا ٹچ بالوں کا جوڑا کیے چہرے پہ کچھ لٹے جھولتی ہوئیں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

معیز نے سفید شلوار قمیص پہ لائٹ بلو ویسکوٹ پہنی ہوئی تھی، ہمشیہ کی طرح اسکی پرسنالٹی میں ایک ٹھہراو سا تھا، وہ بہت وجھیہ لگ رہا تھا لیکن ابھی انشال کی نظر نہیں پڑی تھی۔

"ولید اور شہری نے سفید شیر وانیاں پہنی ہوئیں تھیں دونوں جڑواں ہی لگ رہے تھے اور نظر لگنے کی حد تک پیارے بھی، مہر النسا نے جلدی سے دونوں سے پیسے وار کر صدقے کے لیے رکھے تھے۔

❀❀❀❀❀❀

انشال نیچے کمرے سے نکلی ہی تھی کہ مہر نے کہا، انشال۔۔۔۔۔انشال نے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔مما آپ مجھے گڑیا کہہ کر پکاریں گی آج پلیز غلطی سے بھی انشال مت کہے گا اسنے پاس آتے ہوئے کہا۔

اچھا چلو رشنا آنے والی ہے جاو چھت پہ پھولوں والا تھال لے آو۔۔۔

اچھا جاتی ہوں وہ زینے چڑھ رہی تھی جب میعز پہ نظر پڑی، وہ ٹیرس پہ کھڑا فون کان سے لگائے اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔انشال گرتی گرتی بچی تھی، دل تھا کہ باہر آنے کو بے قابو،

یہ کیوں مجھے ایسے گھور رہے ہیں کہیں پتا تو نہیں چل گیا۔ اسنے لمبا سانس لیا اور خود کو ریلیکس کیا، معیز کو اس کو سر اپے نے نظریں جمانے پہ مجبور کر دیا تھا وہ ایسا تھا تو نہیں پھر سر جھٹکتا پیچھے کو مڑ گیا۔

انشال اوپر آئی تو اس کے پاس ہی پھول پڑے ہوئے تھے،،، انشال نے جلدی سے اٹھائے، لیکن نیچے جھکنے سے اس کا پاوں اپنے ہی دوپٹے میں اٹکا اور پھول آگے کو جا گرے تھے وہ بچ ہی گئی تھی۔

معیز کے سامنے پہلے ہی نروس ہو رہی تھی اور اب یہ بے عزتی اسنے غصے سے آنکھیں مینچی۔۔۔۔۔ افففففف اللہ آج ہی ہونا تھا سب، معیز نے مسکراہٹ روکے، اسے آفر کی،

آپ تو گر گئیں لائیں میں پھول اٹھانے میں مدد کر دیتا ہوں، انشال کو لگا وہ مذاق اڑا رہا ہے

نہیں رہنے دیں آپ، آپ کی وجہ سے ہی ہو رہا ہے اسنے سیدھے ہوتے ہوئے کہا

کیا میری وجہ سے ؟؟؟معیز نے آنکھیں کھولے اسے دیکھا،

جی آپ کیوں گھور رہے ہیں مجھے ندیدوں کی طرح پہلے لڑکی نہیں دیکھی کیا،،،

انشال ساری بھڑاس جیسے آج ہی نکالنے والی تھی۔

اللہ اکبر معیز نے زیر لب کہا، اتنے بڑے بڑے الزام،،

محترمہ لڑکیاں تو دیکھی ہیں لیکن آج کل پاگلوں سے ٹکراوں زیادہ ہو رہا ہے وہ بھی کہاں چپ رہنے والا تھا۔

میں آپ کی۔۔۔۔۔۔۔وہ ہمیشہ بولا جانے والا جملہ بولنے ہی لگی تھی کہ ہوش میں آئی۔۔۔وہ معیز سے میسجز پہ بات کرتے ہوئے بھی غصے میں کہتی تھی میں آپ کی جان لے لوں گی اور وہی کہنے لگی تھی۔

چھوڑیں میں کر لوں گی جائیں آپ،

اوکے ایزیو وش وہ کندھے اچکاتے ہوئے، وہاں سے چلا گیا۔

رشنا آنے والی تھی سب باہر دروازے پہ کھڑے تھے، محلے والوں کے ساتھ ساتھ، عمر کا بھی منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا، اتنی بڑی بڑی گاڑیاں، بے شمار قیمتی گفٹس، شجاعت پہلے نکلا تھا اسکی وجاہت کو دیکھ کر بھی سب مرعوب ہو رہے تھے، معیز اور ولید سب سے پہلے ملے تھے، پھر عمر اور باقی گھر والے بھی ملے شجاعت خوش تھا اس لیے سب سے خوشی سے مل رہا تھا،، پھر رشنا کو باہر نکالا گیا، جسلین اور ساتھ ایک اور لڑکی نے اسے سہارا دیا ہوا تھا، چہرے کو نیٹ کے دوپٹے کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا تھا، ولید کو ڈھیروں سکون ہوا اسے دیکھ کر دھڑکیں اچانک بے ترتیب ہوئیں تھیں۔

سب پھر اندر آئے محسوس جگہ پہ آکر بیٹھ گئے، رومیصہ کو بھی لایا گی، شہری نے نہیں دیکھا تھا کیونکہ اب سب ہی لڑکے ایک طرف اور لڑکیاں ایک طرف تھیں،،، درمیاں میں جالہ دار پردہ لگا دیا گیا تھا دلہنوں کے چہروں پہ بھی دوپٹے

تھے سو شہری کی حسرت ہی رہی کہ ایک دفعہ رومیصہ نظر آ جائے، انشال کے چہرے سے مسکراہٹ نہیں جا رہی تھی۔

ندا بھی آج ہوئی تھی،،، مہر نے اسے اپنے ساتھ رکھا تھا وہ بھی بہت خوش تھی،،،

نکاح کے بعد، کھانا کھایا گیا،،، شجاعت نے کہہ دیا تھا کہ وہ اپنے داماد کو تحفہ میں گھر دے رہا ہے جس میں دونوں رہیں، عمر نے اور مہر نے بہت منع کیا تھا لیکن وہ بضد تھے کہ سب آپ کی مرضی کا ہوا ہے اس لیے یہ لازمی دیں گے پھر سب مان ہی گئے،،،،

ولید اور رشنا کو ان کے نئے گھر کی طرف روانہ کر دیا گیا تھا۔

معیز بھی جا چکا تھا، رومیصہ کو شہری کے کمرے میں بٹھایا گیا اسنے شکر کیا کہ کمرہ ملا ہے جلدی سے سب اتارنے لگی تھی۔۔۔۔

ارے یار آپی اور سوری بھابز جیولری تو مت اتاریں ناں، بھائی کو تو دیکھ لینے دیں،،،،

تم نے چپ کرنا ہے کہ نہیں، رومیصہ نے کوفت سے کہا،

اتنا کیوں چڑ رہی ہیں آپ،،، میں ہوتی تو خوشی خوشی اپنے نکاح کو انجوائے کرتی، مریم نے اشنال کی بات پہ قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔ تمہارا کیا ہے تم لڑکی نہیں کسی اور ہی دنیا کی باسی ہو۔۔۔ رومیصہ نے اب دوپٹے کی پنیں اتارتے ہوئے کہا،،

کیا ہو رہا ہے،،، شہری کی آواز پہ انشال نے زبان پہ بریک لگائی اور مریم کو اشارہ کرتی اٹھی، کچھ نہیں،

رومیصہ آپی کہہ رہی ہیں کہ آپ کو بلایا جائے آپ آ گئے ہیں تو ہم چلتے ہیں، اتنا کہتی وہ جلدی سے ہنستی ہوئی باہر کو بھاگی، رومیصہ نے جلدی سے دوپٹہ پھر سے سر پہ لیا، غصہ اپنی جگہ لیکن شہری کے پہلی دفعہ پاس آنے سے اسے عجیب سا احساس ہو رہا تھا اسنے خود کو ریلیکس کیا اور گہرا سانس لیتی بولی،

کیوں آئے ہو کمرے میں، پتا نہیں تھا کہ ہم لوگ یہاں ہیں وہ نظریں ادھر ادھر کر کے ہی مخاطب ہو رہی تھی، شہری نے دھڑکتے دل کے ساتھ اسکے سراپے پہ نظر ڈالی،،، جیولری کے بغیر بھی اسکے دل میں اتر رہی تھی، لیکن شہری نے ابھی ایک لمبا سفر طے کرنا تھا اس لیے آرام سے بولا،

کمرہ کس کا ہے جانتی ہو یا خوشی سے سب بھول گیا،

اووو ہیلو کیسی خوشی، تم سے نکاح کر کے قسمت پھوٹی ہے خوشی نہیں ہوئی، دیکھو ہاں آج بھی اپنے کمرے کا طعنہ دے رہے ہو، میں کونسا یہاں رہنے آئی ہوں،،،، مہمانوں کے جاتے ہی جانے لگی ہوں وہ اپنی ٹون میں واپس آچکی تھی،،،

فیوچر میں یہاں ہی رہنا ہے ویسے وہ بھی ہکا پھلکا ہو گیا تھا اور اب چلتا ہوا اس کے پاس آیا تو رومیصہ کی سٹی گم ہوئی

یہ۔۔۔ کدھر آرہے ہو تم، شہری میں کہہ رہی ہوں دور رہو، وہ اب دو قدم کے فاصلے پہ تھا رومیصہ نے ڈر سے آنکھیں بند کرلیں۔۔۔۔۔وہ کان کے پاس جھکا اور کچھ کہا،

خوبصورت لگ رہی ہو، اس ناکام بندے کی زندگی میں ویلکم،،،، رومیصہ کا سانس ابھی تک اٹکا ہوا تھا، جارہا ہوں باہر آرام سے سوچو مجھے،،، وہ کہتا ہوا پلٹ گیا۔

میں تمہیں مار دوں گی شہری اسنے اپنے دھڑکتے دل سے کہا وہ اپنی فیلنگز پہ قابو پانے کے لیے اس پہ غصہ کررہی تھی۔۔۔۔وہ دروازے کے پاس رکا اور جواب دیا۔۔۔

ایک جان صرف ایک دفعہ ہی لی جاتی ہے اور تم لے چکی ہو وہ کہتا کمرے سے نکل گیا۔ رومیصہ کو کہاں سمجھ آنے والی تھیں اسکی فلسفہ باتیں گہرے سانس لیتی اپنے سرخ ہوتے چہرے کو آئینے میں دیکھ رہی تھی۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

اسد میں چاہتی ہوں تمہارے لیے کوئی لڑکی بھی دیکھوں کیا خیال ہے، زرش کی شادی کو پانچ سال ہو گئے ہیں تم بھی کر لو اب، اسد اپنے مما بابا ساتھ اس وقت ناشتہ کر رہا تھا، اصغر صاحب خاموش تھے،

بابا میری عمر آپ کو لگتی ہے شادی والی، اسنے شرارت سے بابا کی طرف دیکھا،،

ہاں برخودار مجھے بھی اسی عمر میں قیدی بنایا گیا تھا ان کہ اس بات پہ جہاں آرا بیگم غصے سے گھورا تھا اور اسد کا قہقہ جاندار تھا اصغر صاحب بھی ہنس رہے تھے،،

دیکھ لیں مما، آپ کا دل ہے کہ میں بھی قید ہو جاوں،،،

یہ آپ کیا بول رہے ہیں پہلے ہی اسد زرا نہیں سنتا

مذاق کر رہا ہوں بیگم، اور تم سہی کہہ رہ ہیں تمہاری مما، ہمیں بھی موقع دو پوتے پوتیاں دیکھنے کا،،،

اس کے لیے کوئی پرفیکٹ لیڈی چاہئے جو کہ مجھے ابھی تک کہیں نظر نہیں آئی سو جب کوئی مل گئی بتادوں گا،

اتنے رشتے آتے ہیں کسی سے ملو تو اچھا لگے ناں، نہیں مما، ابھی نہیں،،،، ویسے بھی ابھی بوتیک پہ محنت کرنی ہے شادی کا تو مت سوچیں،،،،

میں شام کو ملتا ہوں، او کے ٹیک کیئر وہ جلدی سے کہتا ہوا، ٹیبل سے اٹھ گیا جہاں آرا کی بات وہیں رہ گئی تھی۔ انہوں نے اصغر کی طرف دیکھا تو انہوں نے ہنستے ہوئے کندھے اچکا دئے،،،

آپ نے اسے بگاڑ دیا ہے اصغر، یار اب یہ الزام بھی مجھ پہ لگا رہی ہو، انہوں نے معصوم سا منہ بنایا تو جہاں آرا نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔۔۔۔

انشال نے موبائل فون چیک کیا تو معیز کی مسڈ کالز تھیں،،، اسنے آج وہ بند کی ہوئی سم آن کی تھی اور آن کرتے ہی اسکی کالز آرہیں تھیں پھر سے،،، دل اچانک بے چین ہوا تھا، لیکن وہ کال نہیں اٹھانا چاہتی تھی، دل کہہ رہا تھا سنے اسے لیکن ابھی نہیں،،، اسنے کال کاٹ دی، کچھ دیر پہلے ہنسنے والی کو یک دم آنسو آئے تھے، بہے

مشکل تھا اس کے لیے معیز سے لاتعلق رہنا، لیکن وہ چاہتی تھی جیسی تڑپ اس کے دل میں معیز کے لیے ہے ویسے ہی وہ محسوس کرے،،،

اسنے سم نکالی اور دوبارہ سے بند کر کے الماری میں رکھ دی کیونکہ وہ۔ جانتی تھی معیز میسجز بھی کرے گا۔

سنا ہے رائگانی کی کہانی لکھ رہے ہو تم؟

کہاں سے لفظ لاؤ گے؟

عبارت کیا بناؤ گے....

جو لہجے میں ہے دکھ کا زائقہ....

اسے کیسے چھپاؤ گے....

اگر تحریر لکھو گے...

محبت کی گواہی سے...

جدائی کی سیاہی سے....

قلم کی آنکھ روئے گی...

سب ہی اسلوب... سارے استعارے روٹھ جائیں گے

جو دل پر بندھیں باندھے

وہ سارے ٹوٹ جائیں گے..

کسی لکھ کر مٹائی سطر پر

جب دھیان ٹھہرے گا...

تو اک بے نام سا رشتہ

زیست کا عنوان ٹھہرے گا

اسے جھٹلاؤ گے کیسے؟

بیاں کر پاؤ گے کیسے؟

اذیت کے حوالوں کو....

محبت کی مثالوں کو...

کسی کردار کے دل پر پڑے
زخموں کو، چھالوں کو
بکھرتے خواب لکھو گے
رکے سیلاب لکھو گے
کہانی میں جہاں پر، تم ہجر کا باب لکھو گے _
کہو ہے تاب؟؟
لکھو گے؟؟
کہانی میں عموماً آخری صفحے پر آکے ہی
دلوں کے چاک سلتے ہیں _
یہاں ورثے دکھ کے ملتے ہیں _
مگر تم کھول بیٹھے ہو، یہ صفحہ شام سے پہلے
مقام صبر سے پہلے

حدِ الزام سے پہلے!

کہانی ختم ہی کرنی ہے اگر انجام سے پہلے_

تو یہ بھی فیصلہ کر دو

کہ ہم لکھیں تو کیا لکھیں_

تمہارے نام سے پہلے۔۔۔۔!!! 🖤

اسنے اپنی پسندیدہ کتاب کھول لی تھی، جب سننے والا کوئی نہ ہو تو لگتا ہے لفظ سن رہے ہیں اور آپ کے ہی دل کا حال کہہ رہے ہیں۔۔۔

❀❀❀❀❀❀

ولید اور رشنا نئے گھر میں آئے تو سارا گھر پھولوں سے سجا ہوا تھا، ملازم پہلے سے ہی موجود تھے ادھر رشنا کا چہرہ ابھی بھی چھپا ہوا تھا، کمرے میں رشنا پہلے گئی تھی وہ ابھی حال میں ہی تھے کہ شجاعت نے ولید کو آواز دی، رشنا کو کمرے میں جسلین چھوڑ آئی تھی۔

اسنے کمرے میں جاتے ہی سب کچھ چینج کر دیا تھا، جتنی تکلیف اس نے سہی تھی ولید کو خوشی سے ملنے والی کہاں تھی وہ، ابھی تو حساب برابر کرنا تھا،،،

آو ولید بیٹھو ادھر،،، شجاعت صاحب نے باہر گیراج میں پڑیں دو کرسیوں کی طرف اشارہ کیا ایک پہ خود بیٹھ گئے،_

جی انکل اسنے احترام سے کہا، مجھے بھی بابا کہہ سکتے ہو، انہوں نے مسکرا کر کہا، ولید تھوڑا پر سکون ہوا، جی ضرور وہ بھی مسکرایا،،،

تم وہی ولید ہو جسے رشنا چاہتی ہے انہوں نے سادی لفظوں میں۔ بہت بڑی بات کہ دی تھی ولید کو تو جیسے کرنٹ لگا تھا، وہ کچھ بول ہی نہ سکا،

میں سب جانتا ہوں زیادہ آج کچھ نہیں کہوں گا، میں میں نے تمہیں اپنا لیا ہے اب میری بیٹی کو خوش رکھنا، تمارے بعد وہ جتنا تڑپی ہے روئی کے وہ میں بتا نہیں سکتا، وہ بھی تمہیں اتنا ہی چاہتی ہے جتنا کہ تم، اتنا حیران مت ہو، جاو اب اس کے پاس میں چلتا ہوں

اللہ تم دونوں کو خوش رکھے انہوں نے اسے گلے لگایا اور چلے گئے۔۔۔۔۔

ولید نے بس ایک لفظ کہا وہ بھی جب وہ چلنے لگے،

تھینکیو بابا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ مسکرا دیۓ اور چلے گئے۔

محبت کے آگے انا ہار گئی تھی، زمانے کی سوچ پھیکی پڑ گئی تھی اور محبت جیت چکی تھی ولی اور رشنا کی محبت۔۔۔۔

دنیا میں سب سے پیاری شے یہ محبت۔۔۔۔۔۔۔

ولید کمرے کی طرف بڑا تو دل عجیب طریقے سے دھڑک رہا تھا کتنا کچھ اسنے کیا تھا رشنا کو پانے کے لیے نجانے اسکا کیا ریایکشن ہو گا دل میں ڈر بھی تھا، کتنی دیر سے اسے دیکھا بھی نہیں تھا نا بات ہوئی تھی دروازے کے پاس جا کر اسنے ہلکی سی دستک دی، جواب ناں آیا تو اسنے تھوڑے سے کھلے ہوۓ دروازے سے اندر

جھانکا رشنا سامنے تو نہیں تھی، اسنے جلدی سے دروازہ کھولا اور ادھر ادھر دیکھا لیکن رشنا کہیں نہیں تھی۔

❀❀❀❀❀❀

جاری ہے

قسط نمبر 6

ولید نے کمرے میں آکر رشنا کو آواز دی، اسے سمجھ نہ آیا کہ، دلہن کے جوڑے میں سجی سنوری وہ کدھر جاسکتی ہے،

رشنا،، رشنا،،، تیسری دفعہ آواز دینے سے پہلے ہی ڈریسنگ روم سے، رشنا نکلتی ہوئی دکھائی دی، برائڈل ڈریس چینج کر کے وہ سادہ سے شلوار قمیض میں کھڑی آنکھوں میں ڈھیروں شکوے لیے، آنسو کو روکنے کی کوشش میں وہ ہلکان ہوئے جارہی تھی، ولید اب چپ چاپ بس اسے ہی دیکھ رہا تھا، دونوں کے دل دھڑک رہے تھے، رشنا نا چاہتے ہوئے بھی رو دی ولید جلدی سے پاس آیا, رشنا پیچھے ہٹی، ولید تڑپ ہی تو گیا تھا وہ دلہن کا جوڑا بھی اتار چکی تھی اور یوں انجان نظروں سے دیکھنا، وہ ڈر گیا تھا کہ وہ اتنی ناراض ہو چکی ہے،

ادھر آو ناں رشنا میں سب بتاتا ہوں پلیز، مجھے نہیں انا پاس جائیں آپ، وہ روتی ہوئی بولی، ولید اب اسکے پاس دو قدم ہی دور کھڑا تھا، وضاحت نہیں دینے دو گی مجھے، نہیں چاہیئے وضاحت، جب چھوڑ کر گئے تب دیتے وضاحت آج آٹھ ماہ۔ بعد نہیں، تمہارے لیے گیا تھا،

لیکن بتا کر تو نہیں گئے، آپ کو زرا احساس نہیں ہوا کہ مجھے کتنی تکلیف ہو گی آنسو بہتے جارہے تھے ولید اب اسکا ہاتھ تھام چکا تھا جسے وہ چڑانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی، میں بھی تو تکلیف میں تھا، تم سے اتنی دیر دور رہنا میرے لیے کسی عذاب سے کم نہیں ہے،

جھوٹ بولتے ہیں آپ، آپ نے بہت رلآیا ہے مجھے بہت تکلیف دی ہے، وہ بولتی جارہی تھی ولید نے کچھ بھی کہے بغیر اسے اپنے حصار میں لیا تو اسکی زبان کو بریک لگا، اور پھر بس آنسو تھے ولید نے اسے رونے دیا، تا کہ اسکا دل آج ہمیشہ کے لیے صاف ہو جائے، پھر ولید نے اسے سب کچھ بتآیا، وہ روٹھ رہی تھی اور وہ ہمیشہ کی طرح لاڈ

سے منا رہا تھا،،، آج رشنا کے سارے شکوے ختم ہو گئے تھے، محبت جیت گئی تھی ولی اور رشنا کی

محبت۔۔۔۔💓

✿✿✿✿✿✿✿

دو دن بعد، ولیمہ کی رسپشن رکھی گئ تھی، سب کا خیال تھا کہ رومیصہ کو بھی ساتھ ہی گھر لے آتے ہیں، پہلے تو صرف نکاح کا کہا گیا تھا پھر نجانے عمر کو کیا جلدی تھی کہ اس نے رسپشن بھی کرنے کا سوچ لیا اور رومیصہ کی رخصتی بھی، رومیصہ کو تھا اعترض لیکن وہ بڑوں کے سامنے کتنا کی انکار کر سکتی تھی سو چپ کر کے دیکھے لگی سب، شجاعت نے کہا تھا کہ، ولید اور رومیصہ دوسرے گھر میں رہیں گے، سب کو کچھ پسند نہیں آیا تھا، عمر نے کہہ دیا تھا کہ وہ اتنا کماتا ہے کہ اپنی بہو کو سب کچھ دے سکے، لیکن شجاعت نے کافی اصرار کیا اور پھر ولید کی رضامندی دیکھ کر سب چپ ہو گئے۔

✿✿✿✿✿✿✿

ولیمہ حال میں منقعد کیا۔گیا تھا، جس میں شجاعت نے ہی زیادہ تر اخراجات اٹھائے تھے، اس کی ایک لوتی بیٹی تھی اور وہ سب کچھ اچھا ہی کرنا چاہتے تھے۔

فنشکن پی معیز کی مما بھی آئیں تھیں، انشال نے جب معیز کو اپنی ماں کے ساتھ آتے ہوئے دیکھا تو اسکی آنکھوں میں محبت کی چمک در آئی، دل تو کیا کہ معیز کی مما کو ابھی جا کر ملے لیکن اسنے صبر کرنا ہی بہتر سمجھا۔۔۔۔ معیز کی نظر سامنے پڑی تو انشال اسی کی طرف دیکھ رہی تھی، معیز نے اسکے سراپے سے نظریں ہٹائیں، وہ بے حد حسین لگ رہی تھی، معیز کی مما مہر النسا پاس ہی رک گئی تھی، معیز انشال کو کھویا ہوا دیکھا تو نجانے کیوں چلتا ہوا

اسکے پاس آیا اور پھر اسکے کان کے پاس جھک کر سر گوشی کی، مجھے پتا ہے میں ہینڈ سم ہوں لیکن یوں دیکھتی رہیں گی آپ تو کہیں فنکشن نہ گزر جائے، انشال اسکی آواز پہ ہوش میں آئی،

پھر سمجھ آیا تو دل کیا اپنا سر پیٹ لے،

اپنا اعتماد بحال کرتی فٹ سے بولی،

آپ کو کس نے کہہ دیا کہ آپ ہینڈ سم ہیں؟؟؟ انشال کا دل ابھی بھی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا۔

معیز ہنسا، پاگل لوگوں کے دیکھنے سے پتا چل جاتا ہے ناں،

انشال کو لفظ پاگل پہ ہی تیش آیا،

آپ کے ساتھ مسلہ کیا ہے، لڑکی دیکھی نہیں اور آ گئے فلرٹ کرنے،

توبہ توبہ، فلرٹ بھی بندہ کسی بندی سے ہی کرے گا، پاگل سے تھوڑی، یہ کہہ کر وہ جلدی سے آگے چلا گیا

افففف۔۔۔۔۔ دیکھ لوں گی آپ کو، صبر کریں زرا۔۔۔ انشال سوچ کر رہ گئی۔۔۔ اور اب وہ معیز کی مما کے پاس جا رہی تھی۔

✿✿✿✿✿✿✿

کب سے میں ویٹ کر رہی ہوں عمر، تم نے میری طرف دیکھا بھی نہیں،،،، ندا نے اب اسے کمرے میں بلا آیا، وہ کالز پہ کالز کیے جا رہی تھی، عمر سب کو ایکسکیوز کرتا ہوا اسکے پاس آیا تو اسنے شکوہ کنا نظروں سے دیکھا

تمھیں پتا تو ہے کہ۔ اتنے لوگوں میں یہ محبتیں نہیں لٹا سکتا یار اسنے بھی بے چارگی سے کہا

میں کچھ نہیں جانتی میری طرف تو دیکھو، اب اسنے عمر کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا،

کوئی آجائے گا عمر خوفزدہ تھا، آنے دو،،،،، کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا بس، اس طرف کو سنا کسی کا آنا جانا تھا سب حال میں بزی تھے، یہ روم برائڈل روم کے ساتھ تھا اور سب باہر جا چکے تھے۔۔۔۔

✿✿✿✿

مہر النسا کو یاد پڑا کہ وہ دلہنوں کے سب گفٹس تو روم میں رکھ آئی تھی اسنے کمرے کی طرف روح کیا، مما کدھر جا رہی ہیں آپ، وہ رومیصہ آپی آپ کو بلا آیا ہے انشال نے پیچھے سے آواز دی،،،،

آتی ہوں بیٹا، بس پانچ منٹ بعد، تم جاو اس کے پاس،

انشال اوکے کرتی ہوئی واپس مڑ گئی،

پیچھے مڑی ہی تھی کہ معیز کو کال سنتے ہوئے دیکھا، وہ منہ کے عجیب عجیب زاویے بنا رہا تھا،

یہ ان کھڑوس کو کیا ہوا ہے وہ آرام سے پیچھے جا کھڑی ہوئی اس طرح کہ لگے وہ ایسے ہی ادھر کھڑے ہو کر سٹیج کی طرف ہی متوجہ ہے۔

اسے اسپیکر سے ابھرتی ہی ہوئی آواز کسی لڑکی کی لگی،

میں ابھی دبئی نہیں آوں گا ماہا، آپ اپنے بابا سے کہیں کے اگر ڈیل۔ ہولڈ آن رکھیں تو پھر میں ایک ہفتے تک آ جاوں گا، ایک تو معیز کے جانے کی بات دوسرا، کسی لڑکی کی آواز انشال کو اپنا دل۔ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا،،،،

دل کیا سامنے کھڑے شخص کو کہیں چھپالے، کسی ایسی جگہ، جہاں کوئی نہ ہو سوائے انشال کے، جو بس اسے اپنے پاس رکھ سکے،،،،

آپ سمجھنے کی کوشش کریں اس وقت میں کسی ایونٹ پہ ہوں رات کو فری ہو کر کال کروں گا، معیز نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا، موبائل کی دوسری طرف بھی کوئی تیز ہی لڑکی تھی بار بار کوِی نہ کوئی بات شروع کر دیتی، انشال سے اب برداشت ناہوا تو اسنے معیز کے ہاتھ سے فون لے لیا، معیز نے گھوم کر اس بدتمیز کو دیکھنا چاہا تو انشال۔ فون کان سے لگائے کھڑی تھی، معیز کو تو سمجھ نا آیا اس سے پہلے کہ وہ کچھ سخت کہتا، انشال بولی،

معیز چلیں ناں کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہوں، اور یہ کیا آج میری سالگرہ پہ بھی آپ فالتو لوگوں سے بحث کر رہے ہیں،

جو بھی ہے اسکو بتا دیں آج سب سے اسپیشل بندی کی برتھ ڈے پارٹی ہے سو نو کالز اور رات کو تو آپ میرے پاس ہونگے یو۔ نو اسپیشل نائٹ۔۔۔۔۔۔۔انشال کی ساری باتوں پہ معیز کا سر چکرا گیا، وہ ہونقوں کی طرح سب دیکھ رہا تھا، ماہا غصے سے کچھ کہتی فون کاٹ چکی تھی۔۔۔۔

انشال نے ڈرتے ہوئے فون اسے دیا،

یہ کیا بتمیزی تھی آپ بتانا پسند کریں گی؟؟؟

معیز کو سچ میں لگا کہ وہ لڑکی پاگل ہے۔

و۔۔۔وہ آپ کو تنگ کر رہی تھی تو میں نے ہیلپ کرنا چاہی۔۔۔۔ڈر کے مارے اسکی آواز بھی کانپ رہی تھی، اب وہ خود کو۔ کوس رہی تھی۔

آپ کچھ زیادہ ہی انٹر فئر کر رہی ہیں مس، معیز نے اب ناگواری سے کہا،

سوری انشال نے آنسو کو روکنے کی کوشش میں چہرہ جھکا لیا،

انسانوں جیسا بھی کچھ کر لیا کریں، ناوا ایکسکیوزمی وہ کہتا ہوا وہاں سے واک آوٹ کر گیا، انشال اتنی حوصلہ افزائی پہ آنسو بہانے لگی،

دل عجیب بے چین ہوا تھا۔۔۔۔۔۔اچانک

✿✿✿✿✿✿✿

مہر النسا برائڈل کمرے میں گئی تو گفٹس سامنے ہی صوفہ کے پاس نیچے پڑے ہوئے تھے، اس روم کا ایک دروازہ دوسرے روم سے بھی اٹیچ تھا مہر النسا واپس پلٹنے لگی کہ اسے ہلکی سی آواز آئی، اسنے وہم سمجھا جانے لگی تو پھر جانی پہچانی آواز ابھری، ندا جانے دو یار،،، یہ عمر کی آواز تھی، مہر النسا کو اپنے قدم بھاری لگے، دل عجیب طرح سے دھڑکا تھا اسنے ہمت کر کے، دروازے کے پاس جانا چاہا، اب آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں، ندا نے آدھ کھلے دروازے سے اندر جھانکا تو سامنے کے منظر دیکھ کر اسکا چکر چکرا گیا اور اگلے ہی لمحے وہ زمین بوس ہو چکی تھی۔

✿✿✿✿✿✿

عمر اور ندا نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا، اور پھر دونوں نے پھٹی آنکھوں سے مہر النسا کا وجود دیکھا جو زمین پہ اوندھے منہ بے ہوش پڑی تھی، یہ۔۔۔۔۔۔یہ کیا عمر مہر نے کہیں دیکھ تو نہیں لیا، وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی، عمر کی حالت بھی ایسی ہی تھی، تم ابھی جاو ندا، لیکن میں تمہیں۔۔۔۔

i said just leave

عمر چلا آیا تھا وہ سامنے دروازے سے نکلتی چلی گئی، ائر کنڈیشنر کی ہوا میں بھی اسے پسینہ آ رہا تھا عمر نے جلدی سے مہر کا بازووں میں اٹھایا اور صوفہ پہ لٹایا، پھر باہر گیا تو سب دوڑے ہوئے اندر چلے آئے، ولیمہ کا ویسے بھی اینڈ ہو چکا تھا، تھوڑے بہت مہمان ہی رہ گئے تھے وہ بھی دلہنوں کو سلامی دے کر جانے لگے تھے،

انشال دوڑتی ہوئی ماں کی طرف گئی، ولید اور شہری کو تو بتایا ہی نہیں تھا وہ دونوں اسٹیج پہ تھے، معیز بھی انشال کے ساتھ آیا،

عمر کیا ہوا ہے مہر کو، عمر کی ماں نے فکر مندی سے پوچھا، عمر کے چہرے کے تاثرات وہ پڑھنے کی کوشش کر رہیں تھیں،

پتا نہیں امی، میں نے اسے یہاں بے ہوش دیکھا تھا،

چلو جلدی گھر چلتے ہیں وہ ابھی ہوش میں نہیں آئی تھی، آپ پلیز مجھے اور مما کو گھر چھوڑ آئیں، انشال نے آنسو سے تر چہرہ لیتے ہوئے معیز سے کہا،

میں باقی بچوں کو لے آتا ہوں تم بیٹا ان تینوں کو لے جاو، ڈاکٹر کو کال کی ہے وہ گھر آ رہا ہے،

معیز نے سر ہلایا اور باہر کی طرف نکل گیا،

مہر کو عمر نے اٹھا کر پچھلے دروازے سے حال سے باہر نکالا تھا۔ انشال بھی دادو کے ساتھ اسی دروازے سے نکل گئی،

گھر جاتے ہی ڈاکٹر پہنچ آیا تھا،

یہ کسی شاک کی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہیں، انجکشن لگا دیا ہے کچھ دیر تک ہوش میں اجائیں گی، یہ میڈ سن بھی دے دیجئے گا ڈاکٹر ہدائت کر کے چلا گیا، معیز ابھی تک ادھر ہی تھا،

انشال رو رہی تھی، دادو مما کو کونسا صدمہ لگا ہے،

اتنی تو خوش تھیں وہ، پھر کیا ہوا ہے انہیں،

معیز نے دیکھا، وہ پاگل لڑکی بچوں کی طرح ماں کے لیے رو رہی تھی۔

میں خود انجان ہوں بیٹا، ابھی وہ کچھ کہتی کہ، باقی سب بھی آ گئے، رومیصہ بھی دوڑتی ہوئی آئی،

کیا ہوا ہے آنٹی کو، شہری اور ولید بھی پریشان ہوئے،۔

کچھ نہیں بیٹا, چکر آ گئے تھے تو، بس بے ہوش ہو گئی ہے چیک اپ ہو گیا ہے آپ دونوں اپنی دلہنوں کو کمرے میں لے جاو تھکی ہو نگی، دادو نے سب کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا، وہ۔ بچوں کا اتنا پیارا دن خراب نہیں کرنا چاہتی تھیں، عمر خاموش تھا، بے حد خاموش۔۔۔۔۔۔

معیز بھی سب کو اوکے کرتا گھر چلا گیا،

انشال اسے باہر تک دیکھنے گئی تھی،۔

اسے محسوس ہوا کہ کوئی پیچھے آ رہا ہے اسنے مڑ کر دیکھا تو انشال رک گئی،

کیا ہوا کچھ کہنا ہے آپ نے، اب وہ بہت نرمی سے پیش آ رہا تھا،

جی تھینکس کہنا تھا، انشال نے دیھمی سی آواز میں کہا،

اووو اٹس اوکے، یہ تو میرا فرض تھا، ولید کی فیملی میری اپنی فیملی جیسی ہے اس لیے اتنا فارمل نہ ہوں آپ، اب میں چلتا ہوں وہ اللہ حافظ کہتا ہوا چلا گیا انشال بھی واپس مڑ آئی۔۔۔۔۔

✿✿✿✿✿✿

ولید رشنا کو لے کر کمرے میں آ گیا تھا، صبح جانا چاہو گی دوسرے فلیٹ پر یا ابھی؟ ولید پریشان لگ رہا تھا،

نئی ابھی آنٹی کے پاس رکتے ہیں صبح چلے جائیں گے،

پریشان مت ہوں آنٹی صبح تک ٹھیک ہو جائیں گی رشنا نے محبت سے کہا،

ولید مسکرا دیا، اچھا چلو چینج کرلو، کپڑے الماری میں پڑے ہونگے، مما نے لیے تھے تمہارے لیے کافی ڈریسسز ،میں زرا مما کو دیکھ آوں،

رشنا سر ہلاتی الماری کی طرف بڑی۔

وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

انشال ابھی تک مہر کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔

گڑیا جاو سو جاو میں ادھر ہی ہوں مما کے پاس، اٹھو بچے آنکھیں دیکھو کیسے سرخ ہو رہی ہیں،،،،

نہیں بھائی مما کو جب تک ہوش نہیں آ جاتا میں ادھر ہی رہوں گی، گڑیا۔۔۔ آرام کرلو جب مما کو ہوش آتا ہے میں بلالوں گا سب کو اسنے پیار سے کہا تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اٹھ گئی ویسے بھی وہ اتنے ہیوی ڈریس میں اب تھک چکی تھی اس لیے چینج کرنے چلی گئی۔

✿✿✿✿✿

کیا ہوا ہے شہری ایسے کیوں بیٹھے ہو، آنٹی ٹھیک ہیں، ڈونٹ وری،

رومیصہ واشروم سے نکلی تو شہری کو دیکھا جو کب سے نجانے کن سوچوں میں گم صوفہ پہ بیٹھا ہوا تھا۔

کچھ تو ہوا ہے رومی، کافی عرصہ بعد اسنے رومیصہ کو رومی کہا تھا، مما کو کیسے لگا کوئی چاک، میں نے ابھی پوچھا ہے دادو سے، وہ کسی شاک۔۔ سے بے ہوش ہوئیں ہیں

جب اٹھیں گی تو پوچھ لیں گے تم بھی چینج کرلو اب، پھر چلتے ہیں آنٹی کے کمرے میں،

وہ اسکے ساتھ ایسے ہی بی ہیو کر رہی تھی جیسے کوئ اچھی بیوی کرتی ہے،

اور اس وقت اسے وواقع فکر ہو رہی تھی سب کی،،،،

ہممم تم چلو۔ میں آتا ہوں وہ الماری کی طرف بڑھا تو رومیصہ بھی کمرے سے باہر نکل گئی۔

♥♥♥♥♥

مہر النسا کو جیسے ہی ہوش آیا وہ چلانے لگی تھی، سب اس کے پاس ہی تھے، سوائے عمر کے، عمر کمرے میں داخل ہوا تو وہ ڈر کے کانپتی ہوئی، بیڈ کی ٹیک سے جا لگی، انشال اور باقی سب بھی مہر کی حالت دیکھ کر تڑپ گئے، وہ رو رہی تھی،

کیا ہوا مما، ہر طرف سے اسے آوازیں آرہیں تھیں،

عمر کے ساس سسر کو بھی سمجھ نہ آئے کہ ہو کیا رہا ہے،

ان سے کہو یہ جائیں، دور ہوں میری آنکھوں سے،

عمر نے سب کی طرف انجان نظروں سے دیکھا،

پھر ہمت کر کے مہر کی طرف بڑا، کیا ہوا ہے مہر، کیوں ڈر رہی ہو،،،، عمر کے پاس آتے ہی وہ چلاتی ہوئی پھر سے بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔

✿✿✿✿✿✿✿

آنٹی مجھے اتنی دفعہ کہہ چکی ہیں کہ تمہیں شادی کے لیے مناوں، انکا کہنا ہے کہ تمہارے تو دو بچے بھی ہیں اور اسد ابھی تک ایسے ہی پھر رہا ہے، اسد نے ضامن کی بات پہ قہقہ لگآیا،

تو تمہار بھی اب دل ہے کہ میں بھی بچے پیدا کروں،،

شرم کر میں نے ایسا تو نہیں کہا، اسد کے قہقہے جاندار تھے، ضامن بھی ہنس دیا،

سب کو شادی کے علاوہ کیوں کچھ نظر نہیں آرہا یار، ابھی تو بوتیک کو ایک سال ہوا ہے اور میں اب فیکٹری کا کام شروع کروآیا ہے پہلے کچھ بن جاوں پھر سوچتا ہوں شادی کا،

گڈ ہو گیا چلو آج کہیں ڈنر کرنے چلیں، بوتیک میں ہی بیٹھے رہتے ہو،،،، ضامن نے شکوہ کیا،

چلو میں۔ مینجر کو سمجھا کے آتا ہوں تم گاڑی نکالو،،،،

ضامن نے اسکی ہاں پہ شکر کیا اور چابی اٹھاتا ہوا باہر نکل گیا۔

✿✿✿✿✿✿

مہر کو آج تیسرا روز ہو گیا تھا وہ عمر کو سامنے بھی نہیں آنے دے رہی تھی، سب نے عمر سے پوچھا تو وہ ٹالتا رہا، آج مہر زرا ٹھیک لگ رہی تھی، سب اداس پریشان اسی کے پاس بیٹھے تھے جب مہر کے سسر بولے مہر بیٹا تم ٹھیک ہو ؟ کیا ہوا ہے ہمیں بتاو،،،، مہر نے ویران آنکھوں سے، عمر کی طرف دیکھا، جو نظریں چرا گیا، اپنے بیٹے سے پوچھ لیں ابو وہ ہمت کر کے بولی،

تم بتاو مہر، اب سب ایک دفعہ عمر کو دیکھ رہے تھے اور پھر مہر کو، کیا ہوا ہے مما؟؟؟ شہری نے بے تابی سے پوچھا ،،،

یہ خود بتائیں گے، مہر کے آنسو بہہ رہے تھے اب عمر کے ابو غصے سے کھڑے ہو کر بولے، تم بولو گے کچھ یا نہیں؟

عمر بھی ساتھ ہی کھڑا ہوا،

میں ندا کو پسند کرتا ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں،

سب پہ گویا پہاڑ ان پڑا تھا، مہر نے تکلیف سے آنکھیں بند کل لیں دل تھا کہ ڈوب رہا تھا،

مجید صاحب کے مارے گئے تھپڑ کی آواز پورے کمرے میں گونجی تھی ,

تمہیں شرم نہیں آرہی جوان بچوں کے باپ ہو کر اتی بے ہودہ بات کرتے ہوئے، عمر کی ماں نے بھی دکھ اور غصے سے بیٹے کی طرف دیکھا،،،

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بابا، ولید نے صدمے سے کہا،

شہری اور انشال کمرے سے نکل گئے تھے،

رشنا اور رومیصہ اپنے اپنے گھر گئی ہوئیں تھیں۔

✿✿✿✿✿✿

تم جاو یہاں سے ولی عمر نے ٹوکا، نہیں بابا، آپ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں جو بات ہمیں سوچ کر شرم آرہی ہے وہ آپ کتنے آرام. سے کہہ رہے ہیں مما کو کتنی تکلیف دی ہے آپ نے،

میں نے کہا ولی جاو، عمر غصے سے بولا تو، ولید لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا،

تم ہوش میں تو ہو عمر یہ آواز عمر کی ماں کی تھی،

امی میں نے کوئی گناہ نہیں کیا، نہ ہی میں پہلا مرد ہوں جو دوسری شادی کرنا چاہتا ہے،

چپ کر جاو عمر کیوں اس عمر میں ہمیں ہماری ہی نظروں سے گرانا چاہتے ہو،

تو تمہیں مہر نے کیا نہیں دیا جو تمہیں دوسری عورت کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے،

گھر بچے تمہیں ہر چیز تو اتنے احسن طریقہ سے سرانجام دیتی آئی ہے مہر، بہو کم بیٹی زیادہ ہے، اور تم اسے کس تکلیف میں لے آئے ہو، عمر کے ابو امی دونوں ہی سنا رہے تھے،

مہر تو جیسے تھی ہی نہیں یہاں، وہ سن ہوئے دماغ سے بس اپنے ہاتھوں کو دیکھتی آنسو بہا رہی تھی۔

میں مہر کو طلاق تو نہیں دے رہا, یہ بھی ساتھ رہے گی.

دونوں نے تاسف سے اپنے بیٹے کو دیکھا,,,,

مہر کے علاوہ میرے گھر میں کوئی عورت نہیں رہے گی یہ بات زہن میں بٹھالو, ورنہ گھر چھوڑ کر جا سکتے ہو عمر کے باپ نے کہا تو عمر غصے سے مہر کی طرف دیکھتا ہوا باہر نکل گیا....

مہر ساس کے کندے سے سر لگائے رو دی ,

ہمیں معاف کر دو بیٹا, ہماری, تربیت مین نجانے کونسی کمی رہ گئی جو عمر یہ سب کرنے پہ اتر آیا ہے انہیں بھی بہت دکھ پہنچا تھا.....

✿✿✿✿✿✿

بچیوں کو لے آو جا کر تم دونوں... دادی نے شہری اور ولید سے کہا, گھر کا ماحول عجیب ہوا تھا, تینوں بچے کسی ساتھ بات نہیں کر رہے تھے, انشال نے ماں کو کھانا کھلا آیا تھا زبردستی, اس کے بعد انشال مہر کے سامنے بھی نہیں گئی ,

رشا یہ سب دیکھے گی تو کیا سوچے گی دادی جان, ولید پریشان تھا, تم اسے دوسرے گھر لے جاو لیکن آج لے کر تو آنا ہے ناں اور رومیصہ گھر کی بچی ہے اس سے کتنی کی دیر چھپے گی بات,, جاو دونوں تیار ہو جاو نہ کے کر آئے تو بھی لوگ ہزاروں باتیں بنائیں گے.... شہری تو بلکل بھی نہیں بول رہا تھا ابھی بھی دادی کے حکم پہ چپ کر کے کمرے میں فریش ہونے چلا گیا عمر رات کا گھر ہی نہیں آیا تھا, اور والد اس کے درگاہ پہ دعا کے لیے صبح صبح چلے گئے تھے...

✿✿✿✿✿✿

کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟ دادو بھی چپ ہیں انشال بھی کمرے میں بند ہے اور آنٹی کی حالت دیکھو کیسے ہو گئی ہیں شہری خود کو ریلیکس کرنے کے لیے آتے ہی لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ گیا تھا...

رومیصہ سب سے مل کر کمرے میں آتے ہی پوچھا, لیکن شہری چپ ہی رہا, میں کچھ پوچھ رہی ہوں شہری, رومیصہ نے غصے سے کہا ,

کیا بتاوں؟ وہ بھی دبا دبا چلا آیا تھا یہی جس کی وجہ سے مجھ پہ غصہ نکال رہے ہو, شہری کو احساس ہوا تو نظریں نیچی کر گیا ,

بابا دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں وہ بھی اس میک اپ کی دکان ندا سے ,

شہری کی بات کو سن کر رومی نے منہ کھولے اس کی طرف دیکھا ,

واٹ.... اسکی آواز یقیناً باہر گئی ہو گی ,

چاچو پاگل تو نہیں ہو گئے مہر آنٹی پہ کیا گزری ہو گی سن کر وہ نم آنکھوں سے بیڈ پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی تھی ,

رومی نے شہری کا دکھ سمجھتے ہوئے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا, شہری تو سب سے زیادہ کلوز تھا مہر کے, اسکے چہرے سے اس کی حالت کا اندازہ ہو رہا تھا...

ہم سب سمجھائیں گے چاچو کو فکر مت کرو ایسا کچھ نہیں کریں گے وہ, یہ سارا فساد ندا کا پھیلایا ہوا ہے میں آنٹی کے پاس جا رہی ہوں, تم ریسٹ کرو پلیز.... وہ کہتی ہوئی باہر نکل گئی......

✿✿✿✿✿✿

دو دن گزر گئے تھے, عمر نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وہ دوسری شادی لازمی کرے گا ,

آج بھی سب موجود تھے جب اس نے کہا ,

ابو جان ندا کو میں گھر لے آوں گا ایک دو دن تک, میں پھر چلی جاوں گی اس گھر سے, سب سے پہلے مہر بولی ,

رو رو کر اس کے آنسو اب خشک ہو چکے تھے, عمر نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا, تم کہیں نہیں جاو گی مہر جائے گا تو یہ نالائق جس نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا, جوان بچوں کا باپ ہو کر دوسری بیوی چاہتا ہے تجھے شرم نہیں آرہی, عمر کے ابو بولے

نکاح کوئی گناہ نہیں ہے ناں ہی دوسری شادی وہ بھی دوبدو بولا, اسلام نے حق دیا ہے مرد کو, بس وہی استعمال کر رہا ہوں ,

اور یہ حق اس وقت تک جائز ہے جب پہلی بیوی کی رضامندی سے تم نکاح کرنا چاہو, اور کون سی ایسی عورت ہے جو اپنے شوہر کو اپنی ہی آنکھوں کے سامنے دوسری عورت کے حوالے کر دے, انہوں نے سمجھانا چاہا ,

انشال رو رہی تھی رومصہ کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا, ولید اور ولی سر جھکائے برداشت کر رہے تھے,

مہر سے شادی آپ کی پسند کی, کی تھی امی, اور مجھے اپنی پسند کی لڑکی بھی چاہئے, ساری زندگی میں اس عورت کے ساتھ نہیں گزار سکتا جسے کیچن سھنبالنے کے علاوہ کچھ آتا ہی نہیں, نہ ہی وہ ایجوکیٹڈ ہے, مہر کی روح تک چھلنی کر رہے تھے عمر کے الفاظ, لیکن ابھی بس وہ سن رہی تھی سہہ رہی تھی ,

اچھا تو آپ کو وہ عورت چاہئے جسکا جسم آدھا برہنہ ہوتا ہے اور ایسے ہی باہر گھومتی ہے یہ آواز شہری کی تھی ,

شہری, عمر چلآیا تھا, یہ مت بولو کہ باپ ہوں تمہارا,

میری ماں کو دکھ دینے والا میرا باپ نہیں ہو سکتا,

میں مما کو لے کر خود جا رہا ہوں یہاں سے آپ جسے مرضی لے. آئں, تو جاو روکا کس نے ہے, تمہارے پاس تو جیسے دولت ہی بڑی ہے اور درجنوں بنگلے, اپنا خرچ تو مشکل سے چلاتے ہو, شہری برداشت کر کے رہ گیا ,

بس کریں آپ سب پلیز بس کریں, زندگی میری ہے تو فیصلہ بھی میں ہی کروں گی کہ مجھے کیا کرنا ہے ,

مہر اٹھ کر آنکھوں میں ویرانی کی سرخی لیے عمر کے مقابل کھڑی ہوئی, عمر نے تنفر سے دیکھا ,

اگر اتنی ہی ناپسند تھی تو شادی ہی نہ کرتے ,

والدین کے لیے کی تھی ورنہ تم کبھی نہ آتی میری زندگی میں, اب بھی تو لڑ رہے ہیں ان سے, تب لڑ لیتے, تم آج زیادہ ہی زبان نہیں چلا رہی, ؟ عمر حیران ہوا, اسے تو لگا تھا کہ مہر کہاں بولے گی ہمیشہ دب کر رہنے والی کچھ دنوں بعد نارمل ہو جائے گی لیکن یہاں تو الٹ ہو رہا تھا.

بیس سال چپ ہی رہی ہوں ہر زیادتی سہی ہے, لیکن اب بات عزت نفس پہ آ گئ ہے اور عورت جب بولتی ہے ناں تو پھر کسی کی نہں سنتی کسی کی بھی نہیں ,

اچھا تو کدھر جاو گی, بوڑھے ماں باپ کے پاس جو مشکل سے اپنا گزر بسر کر رہے ہیں, ڈگریاں تو ہیں نہیں تمہارے پاس جو باہر نکل کر کماو گی, انشال روتی ہوئی کمرے میں بھاگ گئ تھی,

بس کرو عمر بس کرو اتنا مت گرو کہ تم اپنی ہی نظر میں بھی گر جاو, اٹھیں مما یہاں سے, شہری آگے بڑا, رومیصہ تو انشال کے پیچھے چلی گئ تھی.

نہیں شہری, بہت سہہ لیا, اب نہیں, ایک عورت سب سہن کر لیتی ہے لیکن بے وفا مرد کو کسی بھی صورت قبول نہیں کر سکتی, آپ کیا چھوڑیں گے مجھے میں مانگتی ہوں آپ سے طلاق, اور نہ ہی اس گھر میں رہوں گی.

✿✿✿✿✿✿✿

صبح سب نے بہت منتیں کیں, انشال کا رو رو کے برا حال ہو رہا تھا, مہر کی آنکھیں حلقوں کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھیں, کچھ دنوں میں ایسی ہو گئی تھی جیسے صدیوں کی بیمار ہو, مہر نے انشال کو ساتھ لگایا اور رندھے ہوئے لہجے میں بولی, میں صرف تم تینوں کے بابا کو چھوڑ رہی ہوں تم تینوں کو نہیں, اور میرے ساتھ جاو گے تو ضروریات پوری کیسے کرو گی اپنی, کل کو لوگ سو سوال کریں گے کہ باپ کدھر ہے, اس لیے تم, بھی بھائیوں کے ساتھ رہو گی انشال, مہر بھی رو رہی تھی مہر کی ساسو ماں بھی, مت جائیں مما پلیز انشال کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا, میں کونسا دور جا رہی ہوں, یہی شہر ہے روز ملنا تینوں مجھ سے, ساس سسر بھی روکتے رہ گئے پر کسی نے ناں سنی, چلو شہری, وہ سب کو یوں ہی روتا ہوا چھوڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی,

مہر کے لیے سانس لینا مشکل ہو رہا تھا سب کے سامنے پتھر بننے کی کوشش میں اندر سے ریزہ ریزہ ہو رہی تھی ,

آج پتا چلا ہے کہ ہم کسی کو اپنے لیے زبردستی مخلص نہیں کر سکتے ,

یہاں پہ کس کی غلطی ہے, عمر کی, میرے کم پڑھا لکھا ہونے کی یا میرے نان لبرل ہونے کی وہ سوچ کر رہ گئی,

Hey buddy,

کیا ہو رہا ہے ضامن نے بوتیک میں داخل ہوتے ہی اسد کو آواز دی, اور ہمیشہ کی طرح لڑکیوں نے حسرت سے ضامن کو دیکھا تھا ,

رات کو ڈنر کروایا ہے آج پھر منہ اٹھا کر آ گئے ہو, اسد نے مسکراہٹ چھپائے کہا, ضامن نے گھوری سے نوازہ اور چیئر گھسیٹا بیٹھتے ہوئے بولا, شرم کرو اتنی پیاری لڑکیوں کے سامنے میری انسلٹ کر رہے ہو, بل بھی میں نے پے کیا تھا اور میری ہی عزت افزائی ضامن کو سچ میں لڑکیوں کے سامنے برا لگا ,

اور تم جو روز یہاں بھابھی کو بتائے بغیر آجاتے ہو, ندیدوں کی طرح وہ کسی دن میں بتادیا تو بیٹا تیری خیر نہیں ,

اسد کے دیکھنے پہ سب ورکرز دوبارہ سے کام میں مشغول ہو چکی تھیں ,

تم میرے دوست کم دشمن زیادہ ہو ایک تو میں شادی جلدی کر کے بڑا ہی پچھتا رہا ہوں, ایک کی خاطر اب سب کو ریجیکٹ کرنا پڑتا ہے یار,

ضامن کی حالت پہ اسد کا قہقہ جاندار تھا ,

ویسے لگ جاو ادھر مینجر مجھے ضرورت ہے ایک زمہ دار مینجر کی, سٹاف زیادہ ہو رہا ہے اور میں فیکٹری کو دیکھ رہا ہوں آج کل سو ,,,,

اب اتنے بھی برے دن نہیں آئے کہ "دی ضامن آفندی" اپنے باپ کا بزنس چھوڑ کر میجنر لگ جائے وہ بھی تیرے جیسے کھڑوس بندے کا ,

اب یہ لڑکیوں والے کو مپلیمنٹس تو نہ دو مجھے, اسد نے منہ بنا آیا ,,,,

اچھا تو کیا سچ میں ضرورت ہے کسی ورکر کی؟ ضامن سیرئس ہوا ,

ہاں یار... چلو میں دیکھتا ہوں, ملا کوئی تو بتا دوں گا

اوکے بوس تھینکس......

پھر دونوں ایسے ہی کافی دیر تک باتیں کرتے رہے.

✿✿✿✿✿✿

مہر گھر میں داخل ہوئی تو بوڑھی آنکھوں نے اسکی اجڑی حالت دیکھ کر ہم کلام کہا, یا اللہ خیر, دونوں اٹھ کر آگے بڑھے ,

کیاہوامیری بچی یہ کیاہوا تجھے, سکینہ نے تڑپ کر بیٹی کا کندھوں سے تھام کر پوچھا, باپ بھی تجسس میں مبتلا چشمہ لگائے پاس ہی کھڑا تھا,

اچھی بیٹی تو وہ ہوتی ہے اماں جو ڈولی میں جائے اور پھر سسرال سے سے جنازہ ہی اٹھے, لیکن میں اچھی بیٹی نہیں بن سکی اماں نہیں بن سکی, وہ ماں کے گلے لگ کر خوب روئی اتنا روئی کہ شہری اور اسکے ماں باپ بھی بغیر کچھ پوچھے بس رونے لگے ,,,,

مہر نے خود کو سھنبالا اور شہری سے کہا, گڑیا کا خیال رکھنا اسے ابھی کچھ سمجھ نہئں آئے گا, بہت نادان اور پریشان ہے دادو اور دادی کا بھی خیال رکھنا اور اپنا بھی اب جاو وقت کافی ہو گیاہے میں ٹھیک ہوں صبح تینوں آنا میرے پاس,,, اسنے نم آنکھوں سے بیٹے کے ہاتھ کو چوم کر جانے کا اشارہ کیا تو وہ چلا گیا, ٹوٹے دل کے ساتھ,

یہ کس کی نظر کھا گئی ہے میری خوشیوں کو, وہ بے جان سی ہو کر چھوٹے سے صحن میں پڑی چارپائی پہ ڈھے سی گئی....

بوڑھے ماں باپ بغیر کچھ پوچھے ہی سب سمجھ گیے تھے, دونوں کے دلوں کا سکون ایک دم ختم ہو گیا تھا.

✿✿✿✿✿✿✿

دادو گڑیا اپنے کمرے میں نہیں ہے، رومیصہ دوڑتی ہوئی باہر آئی، رات کے اس وقت وہ کہاں جا سکتی تھی،

شہری کو جھگاو، زرا ترس نہیں آرہا عمر کو، کیا بنا دیا ہے اس نے گھر کا، انہوں نے نم آنکھوں سے کہا،

رومیصہ نے شہری کو جھگا کر، عمر کو بھی کال کر دی تھی۔

✿✿✿✿✿✿

رات کے اندھیرے میں وہ مہر کے پاس جانے کے لیے نکل گئی تھی، لیکن سڑک پہ اکادکا گاڑی ہی گزرتی دکھائی دے رہی تھی، وہ روتے ہوئے غصے سے نکل تو آئی تھی لیکن نہ تو کوئی کیب مل رہی تھی اور وہ گھر سے بھی کافی دور تھی،

میں کیسے رہوں گی آپ کے بغیر مما، بابا اتنا برا کیسے کر سکتے ہیں، میں کبھی معاف نہیں کروں گی، مما کو کتنی تکلیف ہو رہی ہو گی، وہ گالوں۔سے آنسوں صاف کرتی سوچتی جا رہی تھی، اس نے آگے پیچھے دیکھا تو، خوف کی لہر پورے جسم میں سنسناہٹ پیدا کر گئی، اب خوف سے وہ تیز تیز چلتی جا رہی تھی،

✿✿✿✿✿

میعز آج اپنے بابا کی کسی بزنس پارٹی سے واپس آ رہا تھا، معیز نے سامنے سے آتا کوئی وجود دیکھا تو غور کرنا چاہی، رات کو سنسان سڑک پہ کون ٹہل رہا ہے، گاڑی کی لائٹس کو دیکھ کر، انشال اور سہم گئی خود میں سمٹی وہ سڑک کے کنارے کنارے چلنے لگی،

معیز نزدیک آیا تو کوئی لڑکی تھی، سادی سی قمیض شلوار میں دوپٹے کو مفرل کی طرح لئے خود میں سمٹی بار بار گالوں کو صاف کر رہی تھی،

بالکل پاس آکر اسنے گاڑی آہستہ کی تو دیکھا وہ گڑیا تھی ولید کی بہن، وہ جلدی سے گاڑی سے باہر نکلا،

انشال نے دیکھا تو دل میں سکون اترا وہ بہت خوفزدہ تھی، لیکن آنسو ابھی بھی جاری تھے،

ولید جلدی سے پاس آیا، آپ کو کیا عادت ہے چڑیلوں کی طرح رات کو باور نکلنا، وہ سب باتوں سے ستی ہوئی روتے ہوئے معیز کے گلے جا لگی، بچوں کی طرح شدت سے رونے لگی تھی

معیز تو اچانک اس افادیت پہ بوکھلا ہی گیا،

اس نے آہستہ سے الگ کیا اسے اور نرمی سے بولا

آپ رو کیوں رہی ہیں کیا ہوا ہے، انشال کو ہوش آیا تو جلدی سے دور ہٹی، کچھ نہیں جائیں آپ وہ پھر سے سڑک پہ چلنے لگی،

معیز نے رات کے اندھیرے میں گھورا اسے، اس کی بھی سمجھ نہیں اٰتی

وہ جلدی سے اس کی طرف گیا، رک جائیں کہاں جا رہی ہیں،

پہلے تو رونا بند کریں، اور آئیں گھر چھوڑ دوں، مجھے نہیں جانا،

ضد نہیں کریں، ہوا کیا ہے گھر میں سب ٹھیک ہے ناں، ایک تو اسے ابھی تک اسکا نام نہیں پتا تھا۔۔۔۔

وہ بس روتی جا رہی تھی اگر یہ بھی بابا جیسے نکلے تو، اسے اب الگ ہی سوچیں رلا رہی تھیں، کسی اور کے ہو گئے تو،

اسنے روتے ہوئے معیز کی طرف دیکھا، وہ پھر سے میعز کی طرف بڑی اور گلے لگے روتے ہوئے بولتی گئی، اٰپ مت جایئے گا پلیز کہیں مت جایئے گا، بولتے بولتے اسکی آواز مدھم ہو گئی اور اگلے ہی پل وہ معیز کے بازووں جھول گئی، وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

جاری ہے

قسط نمبر 7

سارے محلے والے پوچھ رہے ہیں بیٹی کیوں سسرال نہیں جارہی کب تک رہو گی ادھر مہر؟ مہر کی ماں نے فکرمندی سے پوچھا۔ کیا مطلب اماں میں جانے کے لیے نہیں آئی نہ کبھی اس گھر میں واپس جاوں گی۔

ایسے نہ کہہ بیٹا۔ عورت سسرال میں اپنے گھر بستی ہوئی ہی اچھی لگتی ہے

وہ اس وقت دونوں صحن میں کیکر کی چھاؤں میں بیٹھی ہوئیں تھیں۔

بستے ہوئے گھر کو آگ عمر نے لگائی ہے۔ میں نے نہیں اسنے کرب سے کہا۔ وہ کونسا لے آیا ہے نئ عورت کو۔ عورت کو بڑا کچھ سہہ کر جگہ ملتی ہے اکڑو گی تو ٹوٹ جاو گی۔ ٹوٹ چکی ہوں اماں۔ اب جڑنا ہے اور ساری زندگی سہا ہی تو ہے

اب بھی تو چاہتی ہے کہ میں دوسری عورت کے ہوتے ہوئے بھی عمر کی جوتی ساتھ لگی رہوں۔ ہر گز نہیں مجھے بھی اپنی عزت پیاری ہے مر جاؤں گی اس شخص کی طرف کبھی نہیں لوٹوں گی۔ آنسو اب بہنے لگے تھے۔

بچوں کا کیا کرے گی اور عمر سے کیا تو بھی پیار نہیں کرتی۔ بتوں کی طرح پوجا ہے اماں پچیس سال انہوں نے دن کہا تو میرے لیے بھی دن تھا رات کہی تو میں نے بھی کہا رات ہے لیکن وہی مردوں کی فطرت عورت کو سوائے جسم کے کبھی کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ عورت سب سہن کر لیتی ہے بے وفا مرد نہیں اس لیے آج کے بعد میرے جانے کی بات نہ کرنا۔ ابو آتے ہیں تو ان کو بھی بتادو۔

بیٹی پہ عزاب گزر رہا ہے اب تو دنیا کی پرواہ چھوڑ دیں کیونکہ میں دوبارہ وہاں نہیں جاؤں گی لوگ جو مرضی کہیں وہ کہہ کر کمرے میں چلی گئی۔ سکینہ نے بوڑھی آنکھوں سے آنسو کے قطرے صاف کیے۔ اولاد کا دکھ بڑا جان لیوا ہوتا ہے بڑتی عمروں کو گھٹا دیتا ہے۔ انہوں نے خود کلامی کی۔!

اووشٹ یہ تو بے ہوش ہو چکی ہیں۔ اسنے جلدی سے انشال کو گاڑی میں سیٹ کے ساتھ ٹیک لگوا کر لٹایا اور پانی کی بوتل دیکھی جو کہ خالی تھی۔ اسنے جلدی سے گاڑی اسٹارٹ کی ایک دو دفعہ اسنے انشال کے چہرے کو تھپتھپایا لیکن اسے کوئی ہوش نہیں آیا وہ انشال کو ان کے گھر لے گیا۔ جہاں سب پریشان تھے۔ انشال کو بے ہوش دیکھ کر پہلے سے بھی زیادہ پریشان ہوئے اور اسکی طرف لپکے۔ شہری نے جلدی سے پانی اس کے منہ پہ چھڑکا۔ وہ ہوش میں آئی تو سب نے سکھ کا سانس لیا معیز ساری روداد پہلے ہی سنا چکا تھا سب نے اسکا بہت شکریہ ادا کیا اور جیسے ہی انشال کو ہوش آیا وہ ایک نظر اس پہ ڈالتا باہر نکل گیا۔ انشال کا آخری جملہ ابھی تک اس کے کانوں میں گونج رہا تھا۔

وہ مجھے کیوں کہہ رہی تھی کہ آپ۔ مت جانا۔ معیز کو تو کچھ سمجھ نہ آیا سر جھٹکتا گاڑی چلا کر گھر کی طرف چلا گیا۔

سب انشال کو سمجھا رہے تھے وہ بس روئے جا رہی تھی کہ اسے مما پاس جانا ہے ادھر کے کر آئیں مما کو۔ عمر جب آیا تو اکیلا نہیں تھا اس کے ساتھ ندا تھی اور وہ دونوں نکاح کر کے آئے تھے۔ عمر کی ماں کے ہاتھ میں موجود پانی کا گلاس زمین بوس ہو چکا تھا۔ ولی اور شہری نے پھٹی نظروں سے اپنے باپ کی طرف دیکھا انشال کو تو نفرت ہوئی ندا کو دیکھتے ہی۔ رشنا تھی نہیں اور رومی کی بھی ایسی ہی حالت تھی عمر کے والد تو باہر تھے۔

میرے گھر میں یہ لڑکی نہیں آسکتی عمر۔ دفعہ ہو جاو دونوں میری نظروں کے سامنے سے۔ عمر کی ماں نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

اگر ندا جائے گی تو میں بھی جاؤں گا اور پھر دوبارہ نہیں آوں گا۔ عمر کی بات پہ عمر کی والدہ لڑکھڑائیں۔ رومی نے سہارہ دیا۔

آپ اتنے خود غرض کیسے ہو سکتے ہیں۔ بابا شہری نے حقارت سے کہا سامنے کھڑے شخص کو بابا کہنا اسے مشکل لگ رہا تھا۔

تم بچے چپ رہو اور یہ انشال کیا حالت بنا رکھی ہے اپنی۔ تمہاری ماں اپنی مرضی سے گھر چھوڑ کر گئی ہے۔ اس لیے اسکا رونا چھوڑ دو۔ ندا بس خاموش تھی۔ سیلولس ڈریس کے اوپڑ نکاح کا سرخ دوپٹہ اوڑھے وہ تو عمر کی ہو بہت خوش تھی اسے یہ میلوڈرامہ زہر لگ رہا تھا۔

پھر ہم چلے جاتے ہیں اس گھر سے آپ رہیں اپنی نئی بیوی کے ساتھ ولید کہہ کر کمرے میں چلا گیا تھا

عمر چپ کر کے ندا کو لے کر اپنے کمرے میں آ گیا۔

عمر کی ماں نے حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھا جو کب اتنا نا فرما ہوا پتا ہی نہیں چلا۔ نجانے کون غلط تھا۔ اولاد۔ والدین یا وقت۔!!!!

مما آپ پلیز گھر چلیں۔ دادو اور دادا جان بھی بہت اداس ہیں۔ شہری نے افسردہ لیجے میں کہا بچے سب مہر کے پاس آئے ہوئے تھے۔

مہر نے آنسو پیتے ہوئے رندھے ہوئے گلے میں جواب دیا۔ میں ٹھیک ہوں۔ اور تم سب۔ ہو ناں میرے ساتھ جہاں بھی رہوں میرے بچے میرے ساتھ ہیں۔ رومیصہ اور انشال کا خیال رکھنا شہری۔ ولی تو دوسرے گھر ہوتا ہے اس لیے اسکو تم ہی سھنبالو گے۔ میں آپ کے ساتھ رہوں گی مما انشال رو پڑی۔ رومی بھی ساتھ آئی ہوئی تھی۔

ولید تم نے دبئی کب جانا ہے مہر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ جانا تھا لیکن اب آپ کو چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں۔
میں ٹھیک ہوں ایک بات مان لو بس۔ انشال کو اپنے ساتھ لے جاو۔ مہر کی اس بات پہ سب نے حیرت سے دیکھا۔
مما مجھے نہیں جانا میں نانو گھر رہوں گی۔
تم بتاو ولی لے جاسکتے ہو۔
ہاں مما لیکن ہم کہیں نہیں جاسکتے آپ کو یوں چھوڑ کر۔ ضد نہیں کرو۔ میں پہلے ہی ٹوٹ چکی ہوں اب تم لوگ بھی میری بات نہ مان کر مجھے دکھی نہ کرنا۔ یہاں انشال اس ماحول میں رہی تو برا اثر پڑے گا نہ پڑھ سکے گی اس لیے اسے لے جاو۔ جب تک کوئی اچھا رشتہ نہیں ملتا اسے دبئی ہی رکھو۔ اور شہری گھر کو دیکھے گا دادا دادی کو رومصہ میری بچی بھی اس کے ساتھ ہی ہے۔
سب خاموشی سے سن رہے تھے۔ انشال تو جانے کی بات سن کر غصے سے گاڑی کی طرف چلی گئی تھی۔
ولید اور شہری نے بات سمجھ کر ماں کو تسلی دی۔
مما یہ پیسے ہیں آپ رکھ لیں۔ میں دیتا رہوں گا اور جو بھی چاہیے ہو مجھے بتائیں گی آپ۔ شہری نے نم آنکھوں سے ماں کی طرف دیکھا۔
مہر زیادہ دیر تک صبر نہ کر سکی اور دونوں بیٹوں کو حصار میں لے کر رونے لگی۔ رومیصہ بھی ساتھ لگی رو رہی تھی۔
ہمیں معاف کر دیں مما بابا کو غلط کرنے سے روک نہں سکے۔ وہ بھی رو رہے تھے۔

تم لوگ دل چھوٹا نہ کرو۔ لگتا ہے یہ میری آزمائش ہے بس اللہ ہمت دے مجھے۔ تم لوگ اپنا خیال رکھنا میری فکر نہ کرنا اب جاو۔ گھر اور جاتے ہوئے نانو سے مل جانا وہ باغیچہ میں ہیں۔ اور نانا کدھر ہیں؟ ولید نے کہا۔ وہ بازار گئے ہیں اپنی دوا لینے۔ تو آپ مجھے کال کر کے کہہ دیتیں۔ وہ خود ہی جاتے ہیں ورنہ میں نے بھی کہا تھا۔

اچھا اپنا خیال رکھیے گا۔ انشال کو ہم منا لیں گے دبئی کے لیے وہ اداس چہروں کے ساتھ ماں کو مل کر لکڑی کے دروازے سے نکلتے چلے گئے۔

یار اب تو ڈھنگ کے کپڑے پہن لو امی ابو ہوتے ہیں بچے ہیں عمر نے ندا کے سیلولس ڈریس کو دیکھ کر کہا۔ وہ دونوں آفس جانے لگے تھے گھر میں ان دونوں سے کوئی بھی بات نہیں کرتا تھا۔

کیا مطلب ہے تمہارا عمر۔ میں پہلی دفعہ تو نہیں پہن رہی میرے پاس سب ڈریسز ایسے ہی ہیں ندا کو اچھا خاصا برا لگا تھا

تو آج لے آنا کچھ نئے کپڑے یہ سب ادھر نہیں پہن سکتی سمجھا کرو ناں اب وہ نرمی سے بولا۔ ندا نے گہرا سانس لیا اور بس سر ہلا دیا۔

دیر ہو رہی ہے چلیں اب ہاں نکلو تم میں آتا ہوں۔

ندا بیگ اٹھاتی باہر نکل گئی۔ چھوٹے سے لاونج میں موجود افراد نے ناپسندیدہ نظروں سے ندا کی طرف دیکھا لیکن وہاں پروہ کسے تھی وہ چپ کر کے باہر نکل گئی۔

نجانے کونسے برے کاموں کی سزا ملی ہے ہمیں گھر اجڑا ہوا چمن لگ رہا ہے عمر کی ماں دکھی ہوئیں۔

باقی سب بھی خاموش تھے۔ اداس دلوں کے ساتھ۔!!!

مہر نے کہا تھا کہ عمر کو صرف اتنا کہا جائے کہ انشال دبئی پڑھنے کے لیے جا رہی ہے۔ اگر اسے پتا چلا کہ مہر نے بیجھا ہے تو وہ کبھی نہ بیجھتا۔

انشال کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اسے ایسا لگ رہا تھا دنیا ہی جھوٹی سے ہر چیز فیک ہے ڈبل اسٹنڈرڈ ہے دل اٹھ سا گیا تھا رشتوں سے وہ ڈر گئی تھی کون کب کیسے بدل جائے کوئی نہیں جانتا۔ اوپر سے اسے مہر کا دکھ ہلکان کیے جا رہا تھا۔ لیکن مہر کے بہت سمجھانے پہ وہ دبئی جانے کے لیے مان گئی تھی

تم کیوں اداس بیٹھی ہو، نہیں میں کیوں ہونا اداس رومی نے سوچوں کو جھٹلاتے ہوئے کہا،

ضروری نہیں کہ بیٹا بھی باپ جیسا نکلے، ہاں والدین کی غلطیوں کی سزا بچوں کو ملتی ہے ان کی وجہ سے لوگ پھر ہمیں بھی غلط جج کر سکتے ہیں، تم یہی سوچ رہی کہ میں نجانے کیسا شوہر ثابت ہونگا، ایسا کچھ نہیں ہے تم زیادہ ہی سوچ رہے ہو،

اور تم غلط سوچ رہی ہو۔ میں نے تم سے نہ تو ابھی تک کوئی حق مانگا ہے نہ تم پہ حق جتایا ہے اس لیے جب یقین کرو گی تب ہی کچھ سوچیں گے وہ باتوں باتوں میں اسے بہت کچھ سمجھا گیا تھا۔

رومیصہ حیران ہوئی وہ شخص نجانے کیسے اسکی سوچ بھی پڑھ لیتا تھا۔ شہری اتنا کہہ کر اپنی چیزیں اٹھاتا باہر نکل گیا۔

ولید نے رشنا کو زیادہ کچھ نہیں بتایا تھا لیکن اتنا ضرور بتا دیا تھا کہ اسکے بابا ایک اور شادی کرنا چاہتے ہیں۔

رشنا کو لگا تھا کہ مہر کی مرضی سے ہو رہا ہو گا سب اس لیے زیادہ ڈیٹلیز میں وہ نہیں گئی۔

آج کل وہ دبئی جانے کے لیے شاپنگ کر رہی تھی شجاعت کی طرف بھی روز جاتی تھی۔ ولید کی بات معیز سے ہو چکی تھی ایک دو دن تک وہ چلے جائیں گے۔

معیز کو جب پتا چلا کہ انشال یعنی گڑیا بھی جا رہی ہے تو اسنے جھر جھری لی۔ عجیب پاگل لڑکی ہے اور اب ادھر بھی میڈم ساتھ ہو گی یا اللہ خیر کرنا۔ وہ اپنی ہی بات پہ مسکرا دیا۔ اور ٹکٹس بک کروانے کے لیے گھر سے نکل آیا۔

اماں میں سارے محلے میں کہہ کر آتی ہوں کہ کپڑے مجھ سے سلائی کروا سکتے ہیں۔ سکہنہ نے تڑپ کر بیٹی کی طرف دیکھا۔ ساری زندگی باپ نے ایک بیٹی کی ہر بات کو پورا کیا چاہے مشکل سے گزارا کر کے اور آج بیٹی کن حالات سے دوچار ہے۔

تو کیوں کرے گی سلائی میں جاتا تو ہوں دکان پہ اور میری پنشن بھی تو آتی ہے جو چاہئے مجھے بتا مہر کا باپ آنسو پیتا ہوا بولا۔

نہیں ابو میں کیا کروں گی اکیلی۔ فارغ رہنے سے بہتر ہے کچھ کر لوں۔

عمر تو طلاق نہیں چاہتا تم نے کیا سوچا ہے سکینہ نے ذہن میں آتے سوال کو زبان دی۔

لیکن میں تو چاہتی ہوں اماں اور میں طلاق لوں گی۔ مہر کس کرب سے گزر رہی تھی وہ بس وہی جانتی تھی۔

باپ کے کندھوں صرف اولاد کا دکھ جھکا سکتا ہے دنیا کی کوئی اور چیز نہیں مہر۔ باپ کا خیال کر لے۔

اماں تو نے اٹھارہ سال کی عمر میں کہا شادی کر لو میں نے کی۔ میرا اسکول چھڑوایا میں کچھ نہ بولی۔ ساری زندگی عمر نے ہمارے غریب گھر میں قدم نہ رکھا میں سہہ گئی۔ تم دونوں سے کبھی محبت سے حال سے نہیں پوچھا میں چپ رہی۔ مجھے مائکے آنے سے روکا گیا میں سالوں بعد آتی۔ جتنے پیسے عمر دیتے اسی پہ جیسے تیسے کر کے گزارا کیا۔ پچیس سالوں میں کبھی مجھے گھومنے لے جانے کے لیے کہا تک نہیں۔ کبھی اپنے ساتھ کسی پارٹی میں نہیں لے کر گئے سب سہا سب سہا اماں مہر کی برداشت ختم ہوئی تو وہ پھٹ پڑی۔ سکینہ اور اسکا شوہر سر جھکائے بیٹی کے دل

میں دبے دکھ کو سن کر ریزہ ریزہ ہو رہے تھے۔ اب وہ کسی دوسری عورت کو لے آئے تو بھی میں سہوں تو مجھ سے نہیں ہو گا۔

آج کو چار جماعتیں پڑی ہوتی تو لوگوں کے گھروں میں کام نہ مانگتی۔ پڑھائی نہ سہی ہنر تو کام آ سکتا ہے۔ مجھے دوبارہ نہ کہنا آپ دونوں نہ عمر کی بات کی جائے گی وہ سختی سے آنسو صاف کرتی کمرے میں چلی گئی۔ پیچھے وہ دونوں بیٹھے ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانک رہے تھے۔

نجانے کس کی غلطی تھی۔ والدین کی یا قسمت کی۔!!!

مجھے بتائے بغیر ہی انشال کو لے جانے کا فیصلہ کر لیا ہے تم لوگوں نے۔ عمر کافی غصے میں تھا۔ آپ اپنے سارے فیصلے اپنے بڑوں کو بتائے بغیر کر رہے ہیں تو ہمیں بھی اپنا اچھا خود ہی سوچنا ہو گا۔ یہ آواز شہری کی تھی

تم تو چپ ہی رہو۔ باپ سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔

دادو نے شہری کا ہاتھ دبا کر چپ رہنے کا اشادہ کیا۔

گڑیا نے پڑھنا ہے ہی بابا تو اسے پنے ساتھ لے جاتا ہوں۔ پاکستان میں ویجوکیشن سسٹم اتنا اچھا نہیں ہے جتنا کہ باقی ممالک کا اس لیے ولید نے نرمی سے کہا۔ وہ لڑائی بلکل بھی نہیں چاہتا تھا۔

اور اسکے پیپرز بن گئے ہیں وہ بھی اب آرام سے بولا۔

جی کل تک مل جائے گے چلو ٹھیک ہے اب سوچ لیا ہے تو کر لو مرضی وہ کہہ کر کمرے میں چلا گیا۔

انشال بھی چپ کر کے کمرے میں چلی گئی وہ تو عجیب ہی چپ ہو گئی تھی

تم کیوں منہ لٹکا کر بیٹھی رہتی ہو۔ شہری نے گھڑی کو کھولتے ہوئے رومیصہ سے پوچھا۔ وہ فری ہو کر اب کمرے میں آیا تھا رات کے نو بج رہے تھے۔

تمہیں کیا ہے جیسے مرضی رہوں۔اس نے آنکھوں میں آئے آنسو چھپائے۔چہرہ موڑ چکی تھی۔

شہری کو سمجھ نہ آیا کہ کس بات پہ خفا ہے۔بتاو گی تو پتا چلے گا ناں۔ میں کہہ رہی ہوں کچھ نہیں تم کام کرو جو ضروری اور نیند پوری کیا کرو۔اب نمی رومی کے لہجے میں بھی واضح تھی

اوووو۔شہری ہلکا سا مسکرایا۔میڈم کو توجہ نہیں مل رہی۔وہ بڑبڑایا۔

اب وہ الماری سے شرٹ اور ٹروزر نکال رہا تھا۔

کل چلیں گے آئس کریم کھانے۔ آج تھکا ہوا ہوں اتنا کہہ کر وہ واشروم چلا گیا۔

ہاں میرے لیے تو بس آئس کریم ہی رہ گئی ہے

وہ کڑھتی ہوئی لائیٹ بند کر کے لیٹ گئی۔

شہری تک آواز پہنچ گئی تھی اب وہ کھل کے ہنسا تھا۔!!

ارے سنا ہے مہر گھر چھوڑ کر آ گئی ہے۔تم تو بڑی سلجھی اور خاموش رہنے والی تھی مہرو پھر کیوں بڑھاپے میں اماں ابا کے دکھوں کی وجہ بننا چاہتی ہو۔محلے کی عورت گھر آ کر مہر کے بارے پوچھنے آئی تھی۔مہر تو دل پہ پتھر رکھ کر بس سنے جا رہی تھی پر سکینہ بول پڑی۔

بے قدروں میں رہنے سے بہتر ہے میری بیٹی ادھر ہی رہے اب وہ دوسری بن کر تو نہیں رہ سکتی۔

لو بھلا اس میں کیا ہے بھئی مردوں کی فطرت ہے ان کو چار بھی کم ہی لگتی ہیں اور کونسا گناہ ہے نکاح ہی تو کیا ہے ہزاروں مرد کرتے ہیں اس عورت کے لیے جیسے یہ بات کوئی بات ہی نہ تھی۔

خالہ لیکن میں نہیں رہنا چاہتی۔تو کیا ساری زندگی ایسے ہی گزار دو گی۔دیکھ مہرو بیٹا مرد محبت بھی کرے تو مشکل سے آٹھ دس برس ہی محبتیں لٹاتا ہے بعد میں محبت بھی پھیکے تربوز جیسی ہو جاتی ہے۔

پچیس سال گزاریں ہیں تم نے عمر کا دوسری سے جی بھر گیا تو تمہارے پاس ہی آئے گا بچے تمہارے ہی ہیں ناں۔

مہر بس برداشت کی انتہا پہ تھی۔

آپ بیٹھیں اماں کے پاس میں بازار سے سبزی لے آوں۔ وہ چپ کر کے کیچن سے تھیلہ لینے چلی گئی۔

محلے کی عورت اپنا سا منہ لے کر سکینہ کو اپنی بہو کے قصے سنانے لگی۔!!!

مہرالنسا بازار سبزی لینے گئی تو ٹھیلے کے پاس ہی کار کھڑی تھی۔ وہ سبزیاں لے رہی تھی کہ کار کے پاس کھڑے آدمی کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ یار بوتیک میں کپڑوں کا ہی کام ہے حزانے نہیں کہ تم ہر وقت لڑکیوں کے پاس ہی بیٹھے رہتے ہو۔ دوسری طرف نجانے کیا کہا گیا تھا کہ وہ مسکرایا۔ اچھا آج مینجر کو کہہ دو ہینڈل کر لے اور تم میرے گھر آو۔ ورنہ میں بھی کبھی دوبارہ شکل نہیں دکھاؤں گا۔

مہر لفظ بوتیک پہ ہی اٹکی ہوئی تھی جیسے ہی کال بند ہوئی۔ مہر نے ٹھیلے والے کو جلدی جلدی پیسے دیے اور اس کے پاس آئی۔

اسلام علیکم! ضامن نے مڑ کر دیکھا کوئی انجان عورت تھی۔ جس کی عمر تقریبا پینتس سال ہو گی وہ عمر سے زیادہ بڑی لگ رہی تھی۔ مرجھایا ہوا چہرہ۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے عجیب حلیہ بنا ہوا تھا مہر کا۔ چادر سے بھی بکھرے ہوئے بال نظر آرہے تھے۔

جی کون ضامن نے مختصر سوال کیا۔

آپ ابھی کسی بوتیک کا زکر کر رہے تھے۔ میں ہر ڈیزائن کے کپڑے سلائی کرتی ہوں اور مجھے کام کی بہت ضرورت بھی ہے۔ آخری بات پہ اس نے لہجے کو نارمل رکھنے کی کوشش کی۔ آنسو کا گولہ سا اٹکا تھا گلے میں۔

ضامن نے اسکی طرف غور سے دیکھا اور کچھ سوچتے ہوئے اسد کا کارڈ گاڑی سے نکال کر دیا۔

یہ اس جگہ پہ جب مرضی پہنچ جائیں کام مل جائے گا۔

بہت شکریہ مہر نے خوش دلی سے کہا۔

ضامن مسکراتا ہوا گاڑی میں جا بیٹھا اور وہ آنسو روکتی گھر کی طرف چل دی۔!!!

آج شام کی فلیٹ تھی۔ ولید رشنا اور انشال مہر سے مل آئے تھے۔ وہ بہت روئی تھی کتنا مشکل کام ہوتا ہے اولاد سے دور ہونا۔ اسکی روح تک چھلنی تھی انشال کو پہلی دفعہ اتنا دور بھیج رہی تھی۔ واپسی پہ رومی اور شہری ان کا ائیر پورٹ چھوڑنے کے بعد گھر جا رہے تھے۔

کیا کھانا پسند کرو گی شہری نے خاموش بیٹھی رومیصہ سے پوچھا۔ کچھ نہیں وہ مسلسل باہر دیکھ رہی تھی۔ نجانے کیوں اداس رہنے لگی تھی۔ شہری کی بے روخی سے شاید۔

ناراض ہو۔

میں کیوں ہونے لگی۔

میری طرف دیکھ کر کہو۔ شہری ہلکا سا مسکرایا۔

پاس بیٹھا شخص۔ ہلکی ہلکی بئرڈ۔ بلیک جینز پہ وائٹ ٹی شرٹ سر پہ کیپ پہنے جو اکثر باہر نکلتے ہوئے پہنتا تھا رومیصہ کے دل کے تار چھیڑ رہا تھا۔ شاید اس پاکیزہ رشتے کا احساس تھا جس سے وہ آشنا ہو رہی تھی۔

تنگ نہ کرو شہری مجھے گھر جانا ہے۔

اچھا پہلے گول گپے کھاتے ہیں جو تمہیں بہت پسند پھر۔ آئس کریم پھر گھر جائیں گے۔ پھر شہری کے اتنا کہنے پر رومیصہ نے سب کچھ کھا ہی لیا اور اب اسکا موڈ پہلے سے بہتر ہو چکا تھا

پھر دونوں گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

جہاز میں رشنا اور ولی ساتھ تھے جبکہ انشال اور معیز کو ایک ساتھ بیٹھنا پڑا۔

جیسے ہی جہاز کے جانے کی اناونسمنٹ ہوئی انشال نے ڈر کر ولید کی طرف دیکھا وہ تو بہت دور تھا اور رشنا کے ساتھ لگا ہوا تھا۔

پاس بیٹھے شخص کی طرف وہ غلطی سے بھی نہیں دیکھ رہی تھی کیونکہ اسکا پہلو میں بیٹھنا ہی انشال کو پاگل کر رہا تھا۔

معیز نے دیکھا اسکے چہرے پہ خوف تھا

آپ کو ڈر لگ رہا ہے ؟؟؟

انشال نے بچوں کی طرح ہاں میں گردن ہلا دی۔

کچھ نہیں ہو گا ڈونٹ وری میں ادھر ہی ہوں۔ معیز مسکرایا لوگوں کو ڈرانے والی خود بھی کسی سے ڈرتی ہے۔

انشال نے فوراً معیز کے بازو کو دونوں ہاتھوں سے تھاما اور اس کے ساتھ لگ گئی۔

معیز نے اس گڑیا کو سچ میں پگلی تھی اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے دبایا۔ اور سارے راستے وہ ایسے ہی رہی تھی۔

معیز کے کندے ساتھ چپکی وہ سو چکی تھی اور معیز اسکے چہرے کی معصومیت میں کھو چکا تھا۔!!

اسلام علیکم مجھے سر اسد سے ملنا ہے انہوں نے یہ کارڈ دیا تھا اسنے بوتیک کے دروازے پہ کھڑے گارڈ سے کہا۔

اوکے آپ اندر چلی جائن صاحب اپنے آفس میں ہونگے۔

وہ شکریہ کہتی اندر داخل ہوئی۔ دل گبھرا رہا تھا پہلی دفعہ اکیلی باہر نکلی تھی وہ بھی کام کرنے کے لیے۔ دل اپنی قسمت پہ آنسو بھی بہا رہا تھا۔ محلے میں سبزی لنے جانا نارمل تھا لیکن مین شہر میں اکیلے وہ آج ہی آئی تھی۔ بوتیک

میں داخل ہوئی تھی۔ باہر سے چھوٹا نظر آنے والا اندر سے بہت کھلا تھا۔ لمبی قطاروں میں لڑکیاں کام لگی ہوئیں تھیں۔ ایک عورت جو شاید انچارج تھی بنی قطاروں میں چکر لگا کر کام چیک کر رہی تھی۔ اندر داخل ہوتے ہی رائٹ سائڈ پہ آفس تھا جس کے سفید شیشے سے ایک جوان لڑکا بیٹھا اسے نظر آیا جو فون سننے میں مصروف تھا وہ تھوک نگلتی اس طرف بڑی۔

شیشے کے دروازے پہ ڈرتے ہوئے ہلکی سی دستک دی۔

اسد نے اندر آنے کا کہا تو وہ داخل ہوئی۔ سادہ سی شلوار قمیض میں اوپر بڑی سی چادر لی ہوئی۔ چادر نے اسے کپڑوں کا چھپایا ہوا تھا بازو پہ بیگ لٹکائے۔ اسد نے بیٹھنے کا کہا وہ ابھی بھی فون سن رہا تھا۔

فون سن کر سیدھا ہوا۔

جی محترمہ کہیے اسنے ہمیشہ کی طرح مسکرا کر کہا۔

جی یہ کسی نے آپ کا کارڈ دیا تھا۔ اس کے لہجے سے گھبراہٹ عیاں تھی۔ میں کپڑے سلائی کر لیتی ہوں ہر طرح کے۔ ڈیزائننگ کا شوق بھی تھا۔ سیکھ کر زیادہ بہتر ہو سکتی ہوں اسنے۔ ایک ہی سانس میں سب بتا دیا۔

اسد بغور اسے دیکھ رہا تھا۔

پہلے کبھی کہیں کام کیا ہے۔

مختصر پوچھا گیا۔

نہیں۔

کیوں کرنا چاہتی ہیں کام؟

ضرورت کے لیے۔

کچھ دکھا سکتی ہیں اپنا کوئی ڈیزائن کو میں دیکھ سکوں۔

میرے پاس تو نہیں ہے۔
ہممممم۔کل آپ آجائے گا آٹھ بجے سے تین بجے تک کام ہوتا ہے۔ادھر ہی آپ کا کام چیک کر لیں گے اسی حساب سے پھر سیلری کا بتایا جائے گا۔

مہر تو یہ سن کر ہی خوش ہو گئی کہ اتنی جلدی کام مل گیا اس کے پاس تھا ہی کیا۔میٹرک کی ایک سند۔بس۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے شکریہ کہتی باہر نکلتی چلی گئی۔

دل اسکا درد سے بھر رہا تھا وہ رونا چاہتی تھی اور وہ گھر سے باہر ہی رو کر گھر گئی تھی۔کسی کے سامنے اسنے نہیں رونا تھا۔!!!

یہ کیا بتمیزی تھی ہے۔آپ کی ہمت کیسے ہوئی اس لڑکی کو چھونے کی۔آپ کیسے ایسا کر سکتے ہیں۔

افففف معیز نے اپنی پیشانی مسلی۔تم پاگل ہو گیا۔وہ غلطی سے گری ہے وہ ایک دم آپ سے تم۔پہ آیا تھا۔

ایسا غلطی میں بھی نہ ہو۔میں جو مرضی کروں تمہارا پابند تو نہیں۔

انشال کچھ بھی کہے بغیر کمرے میں روتی ہوئی چلی گئی

بتا ہی دیتی کہ تم ہی انشال ہو۔وہ جو اتنا رو رہی تھی۔اتنا غصہ کر رہی تھی۔معیز کے انشال کہنے پہ اسکا سارا وجود کانپا۔

وہ کچھ دیر آنکھوں میں حیرت لیے بے یقینی سے معیز کو دیکھتی رہی۔

مطلب۔اسنے بے دردی سے آنسو صاف کیے۔اور دکھ سے معیز کی طرف دیکھا۔مطلب۔آپ جانتے ہوئے بھی یہ سب کر رہے تھے۔مجھے اگنور کرتے رہے۔میں غلط تھی جو سوچتی رہی کہ شاید دور جانے سے کچھ احساس کرواسکوں۔

وہ اپنے ہی ذہن سے کہانی بنا کر بدگمان ہو چکی تھی اور معیز کی اسنے ایک بھی سننے سے انکار کر دیا تھا

I just hate you mr Moeez

Just leave me alone

وہ حلق کے بل چلائی تھی۔

جاری ہے

عورت

قسط نمبر 8

خوش ہو اب۔ شہری نے رومی سے پوچھا دونوں کمرے میں آ چکے تھے۔ رومیصہ نے شکوہ کنا نگاہوں سے دیکھا۔

خود سے پوچھو۔

ہاں خود سے یہی جواب ملتا ہے کہ مس رومیصہ اس ناکام بندے سے شادی کر کے ناخوش ہیں۔

میں نے ایسا کب کہا۔ رومیصہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

میں نے کب کہا ایسا خود سوچو کب کہا۔

وہ کہہ کر فریش ہونے چلا گیا۔

رومیصہ سوچتی رہ گئی۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

مہر گھر آئی تو ہلکی ہلکی بارش شروع ہو چکی تھی۔ گھر میں داخل ہوئی تو اماں چارپائیاں برامدے میں رکھ رہی تھی۔

کدھر گئی تھی مہرو تیرے ابا کب سے پریشان ہو رہے ہیں

والد بھی بیٹی کی آواز سن کر باہر آیا۔ اماں فیکٹری گئی تھی نوکری کے لیے اور مل گئی ہے اس نے جبراً مسکراتے ہوئے کہا۔

تم پھر نہیں مانو گی۔

نہیں ابا جو کام پچیس سال پہلے کرنا چاہئے تھا وہ اب کر رہی ہوں۔ شادی کرنے سے بہتر تھا کچھ کرتی تم دونوں کو سکون کی زندگی دیتی۔ پڑھتی اور اپنا کوئی نام بناتی۔ پھر سوچتی شادی کا۔

لیکن تب تم دونوں کی خوشی تھی اور اب میری اپنی مرضی ہے کہ کام کروں اور میں لازمی کروں گی

عمر غصہ کرے گا

مطلب آپ ابھی تک اس کے ڈر میں ہیں مہر نے دکھ سے کہا

اب جو ہو گا میں خود دیکھوں گی۔ آپ دونوں سے کوئی کچھ نہیں کہے گا وہ کہہ کر بیگ اندر رکھنے چلی گئی۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

جہاز لینڈ کرنے والا تھا اور انشال گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی۔ معیز کو سمجھ نہ آیا اسے اٹھائے کیسے اسنے ہلکا سا کندے سے ہلایا

سنیں

گڑیا کہہ کر اس نے کبھی مخاطب نہیں کیا تھا سو عجیب لگا اسنے کہنا اسنے پھر سے ایسے ہی کندھا ہلایا

اٹھ جائیں وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

معیز نے اپنا سر پیٹا۔

یہ لڑکی بھی ناں۔

اب خود سے الگ کرتا ہو ازرا زور ہلا کر بولا میڈم اٹھ جائیں۔ منزل آگئی ہے

انشال ہڑبڑا کر پیچھے ہٹی۔ مطلب وہ سارے سفر میں اس کے کندے پہ سر رکھے لیٹی ہوئی تھی

اسنے خود کو ملامت کیا

مارے شرم کے نظریں ہی نا اٹھیں

سوری بس اتنا کہہ کر وہ سیدھی ہو گئی۔

معیز کچھ بھی کہے بغیر سامنے دیکھنے لگا

جہاز سے اتر کر وہ ائیر پورٹ سے باہر نکلے تو ڈرائیور معیز کا پہنچ چکا تھا سب بیٹھے اور معیز کے فلیٹ پہ چلے گئے۔

رشا ولی سے باتیں کر رہی تھی جبکہ انشال بلکل خاموش تھی

معیز جانتا تھا وہ گھر سے دور آنے پہ ڈسٹرب ہے دوسرا اپنی مما کو لے کر۔

اسے بھی کافی دکھ ہوا تھا مہر کی حالت جان کر

لیکن کیا کیا جا سکتا تھا۔!!

تم کہیں پہ کام کرنے جا رہی ہو کس کی اجازت سے۔

مہر بازار کی طرف نکلی تو عمر اچانک سے سامنے آ گیا۔ مہر کے دل میں کڑواہٹ سی پھیلی تھی اسے سامنے دیکھ کر۔

واقع ہی کسی کو زبردستی اپنے لیے مخلص نہیں کیا جا سکتا مہر سوچ کر رہ گئی

میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔

اور آپ کون ہوتے ہیں پوچھنے والے۔ میں جدھر مرضی جاوں کام کروں یا نہ کروں آپ کا مسلہ نہیں ہے۔

منہ بند کرو اپنا عمر لوگوں کا خیال کرتا دبا دبا چلایا

چلائے مت ورنہ تماشا کرنا مجھے بھی آتا ہے آئندہ میرے راستے میں آنے کی ہمت مت کیجے گا مسٹر عمر آفندی

وہ نفرت سے کہتی وہاں سے چلی گئی

عمر کا خون کھول اٹھا تھا اپنی بے عزتی پہ یہ وہی عورت تھی جو اف تک نہ کرتی تھی آج بھر بازار میں لاجواب کر کے گئی ہے عمر کو۔ وہ تن فن کرتا گھر کی طرف چلا گیا

گھر جا کر بھی وہ غصہ کر رہا تھا اور ساتھ سب بول بھی رہا تھا کہ مہر کام پہ جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ رومی تو عمر کو بلانا ہی چھوڑ چکی تھی اس لیے بس سنتی رہی شہری گھر پہ نہ تھا

دادا دادی نے دکھ سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا۔ جسکی وجہ سے مہر نجانے کدھر دھکے کھا رہی تھی۔

ندا کو غصہ آ رہا تھا کہ آخر عمر کو کیا ضرورت ہے ہنگامہ کرنے کی وہ کام کرے یا جو بھی اسے کیا بھلا لیکن نہیں ابھی تک اسے مہر سے بھی بڑا فرق پڑتا تھا وہ جلتی ہوئی کمرے میں چلی گئی

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

معیز کے فلیٹ پہ پہنچ چکے تھے سب۔ ولید نے سامان اٹھاتے ہوئے کہا۔ جلد ہی اب الگ فلیٹ لے لوں گا۔ رشنا اور گڑیا کو بھی تو رہنا ہے تمہارے پاس کب تک رہیں گے۔

معیز نے سینے پہ ہاتھ باندھتے ہوئے دلچسپی سے ولی کو دیکھا۔

انشال اور رشنا بھی پاس ہی کھڑی تھیں

یہ سہی ہے بیوی بعد میں ملی دوست پہلے پرایا کر دیا۔

معیز نے اب منہ بناتے ہوئے کہا۔ نہیں یار ایسی بات نہیں ہے ولی ہنسا تو رشنا حیا سے مسکرا دی۔

جی بھائی مجھے بھی الگ رہنا ہے انشال ولی سے پہلے بول پڑی۔

معیز نے اب انشال کی طرف دیکھا تو وہ نظریں جھکا گئی۔

کچھ تو ہے ان آنکھوں میں معیز سوچتا رہ گیا۔

آپ کیوں میرا واحد سہارا مجھ سے چھیننا چاہتی ہیں محترمہ۔معیز نے کہا تو ولی کا قہقہ جاندار تھا۔فضول بحث میں ڈال دیا ولی تم نے چلو اندر اور میرے سامنے یہ جانے کے ڈرامے مت کرنا۔ورنہ کمپنی سے بھی فارغ کر دوں گا

معیز کی کھلی دھمکی پہ سب نے اسکی طرف دیکھا تو وہ ہنس دیا

انشال تو مینٹلی ڈسٹرب تھی اس لیے بس چپ چاپ فلیٹ میں داخل ہو گئی۔البتہ رشنا نظروں کو گھما کر گھر کا جائزہ لے رہی تھی اور اسے اچھا بھی لگا تھا۔

ولی نے رشنا کو اپنے والے کمرے میں بیجھا کے جا کر آرام کر لے۔اور معیز سے پوچھ کر انشال کو بھی اسکا کمرہ دکھایا۔معیز نے کھانے کا حکم دیا اور اتنی دیر تک سب آرام کے لیے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

مہراب روز بوتیک جانے لگی تھی۔سیلری پیکج جو اسد نے بتایا تھا اس پہ مہر نے اللہ کا ہزاروں شکر ادا کیا۔

اب وہ بغیر کسی فکر کے اپنے ماں باپ پہ بوجھ بنے بغیر رہ سکتی تھی ساتھ انکا بھی سہارہ بننا چاہتی تھی وہ محلے والوں کا کام یہی تھا اسکو آتا جاتا دیکھ کر باتیں سنانا طنز کرنا۔اور وہ صبر سے سب کو سن رہی تھی اسے سننا تھا۔

ان باتوں کا سامنا کرنا مشکل تو تھا لیکن ہر چیز کی انسان کو آہستہ آہستہ عادت ہو جاتی ہے وہ بھی عادی ہو رہی تھی۔

بچوں سے اسکی بات فون پہ ہو رہی تھی۔

شہری وقت ملنے پہ چکر بھی لگا لیتا تھا۔

آج وہ بوتیک پہنچی تو اسد ابھی تک نہیں آیا تھا باقی ورکرز باتوں میں مشغول تھیں۔وہ سب سے کام سے ہی بات کرتی تھی اور باقی لڑکیوں نے بھی پھر فری ہونا مناسب نہ سمجھا۔

وہ چپ کر کے اپنا کام کرنے میں لگ گئی۔

ابھی کونسا سر آئے ہیں تم ہم سے بات کر سکتی ہو پھر سارا دن کام ہی تو کرنا ہے۔ ایک لڑکی نے کہا۔

مہر مسکرا دی۔

سر نہیں دیکھ رہے مگر ہمیں تو اپنی امانتداری کا جواب دہ ہونا ہے ناں۔ سب نے اسکی بات پہ آنکھیں گھمائیں۔

چلو جی کرو تم کام۔۔ یہ آواز مینجر کی تھی جو زرا مغرور ہی لگتی تھی۔ پچیس سال کی روزی نام کی وہ لڑکی کافی پر کشش اور سٹائلش تھی۔ مہر نے اسکی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور کام میں لگ گئی۔

اسد یہ سب باہر دروازے پہ سن چکا تھا لیکن کہا کچھ نہیں

سلام کرتا اندر داخل ہوا اور روزی سے کہا

مس روزی آپ میرے کیبن میں آکر مجھے آج کی ڈیٹیلز بتا دیں

۔ سر کی آواز پہ سب کام میں لگ گئں اور روزی بھی فائل پکڑے۔ سر کے پیچھے چل دی۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

تم شادی کے بعد بہت بدل گئے ہو شہری۔ اگر نہیں تھی کرنی میرے ساتھ شادی تو مت کرتے ناں۔ تم نے تو بات کرنا چھوڑ دیا ہے۔ میں جانتی ہوں تم کسی کو پسند کرتے تھے وہ تصویر میں نے دیکھی تھی رومی نے افسردہ ہو کر کہا۔

شہری بیڈ پہ بیٹھا ٹروزر پہ ٹی شرٹ پہنے۔ رف سے حلیے میں وہ اچھا لگ رہا تھا۔ رومی کی بات پہ لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اسکی طرف دیکھا۔

اب دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔

تم بھی تو شادی نہیں کرنا چاہتی تھی مجھ سے۔

میں نے کب ایسا کہا تھا

رومی نے اب اس کے پاس بیڈ پہ بیٹھ چکی تھی۔

تمہیں پتا ہو کب کہا تھا۔

مجھے کام کرنا ہے ابھی پلیز اور یہ کیا سوچتی رہتی ہو۔ ایسا کچھ نہیں ہے میں کسی کو پسند نہیں کرتا۔

تو تم بات کیوں نہیں کرتے میرے ساتھ اور۔ آنسو کا گولہ سا اٹک گیا تھا اسکے گلے میں۔ شہری کو اچانک ہی شرارت سوجھی۔

کیا اور کیا چاہتی ہو صاف صاف کہو ناں۔ اور بات کرتا تو ہوں چلو کرو میں سن رہا ہوں

وہ ہنستا ہوا لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھ چکا تھا

رومی نے نم آنکھیں لیے غصے سے اسکی طرف دیکھا

مجھے نہیں کرنی کوئی بھی بات کرو کام۔

وہ ساتھ ہی سائڈ پہ ہو کر بیڈ پہ لیٹ گئی۔

شہری کی بے روخی اسے اندر ہی اندر پگھلا رہی تھی اسے خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ چاہتی کیا ہے

شہری کا توجہ نہ دینا اسے سخت برا لگتا تھا

وہ سلگتی ہوئی سونے کی کوشش کر رہی تھی۔

شہری کافی دیر بعد کام سے فارغ ہوا تو اسکی طرف دیکھا بلینکٹ منہ تک اوڑھے سیدھی لیٹی ہوئی سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی

شہری نے اسکے چہرے سے بلینکٹ ہٹانے کے لیے ہاتھ رکھا تو رومی نے سانس روک لیا۔ یہ کیا کرنے لگا ہے وہ خاموش ہی رہی۔

شہری نے اسکے چہرے سے بلیکنٹ ہٹا کر آہستہ سے اسکی پیشانی پہ پہلی دفعہ بوسہ دیا۔

رومی کی تو جان فنا ہونے کو تھی۔ لیکن روح تک سکون سا اترا تھا۔

دل عجیب ہی طریقے سے دھڑک رہا تھا

شہری دو منٹ اسے دیکھتا رہا پھر اسکے کان کے پاس آیا

رومی اسکی سانسوں کو محسوس کر سکتی تھی۔

دل باہر آنے کو بے قابو ہو رہا تھا

سو جاؤ اب آرام سے کافی ٹائم ہو چکا ہے سرگوشی میں اپنی آواز کا رس گھولتا ہوا وہ اپنی جگہ پہ لیٹ چکا تھا

رومی نے اس کے پیچھے ہٹنے پہ سکھ کا سانس لیا اور چپ کر کے سو گئی

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

انشال کھانا کھا لو بچے۔ ادھر کیوں اکیلی بیٹھی ہو۔ انشاک کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑی باہر روڈ پہ گزرتی گاڑیوں کو دیکھ رہی نجانے کیا سوچ رہی تھی

اسے دوسرے فلور پہ کمرہ دیا گیا تھا معیز کا کمرہ بھی اوپر ہی تھا

ولی رشنا کو ٹیبل پہ چھوڑ کر اسے بلانے آیا تھا

ابھی بھوک نہیں بھائی۔ کچھ دیر تک کھا لوں گی۔

نہیں اٹھو ابھی بھابھی تمہاری بھی پوچھ رہی ہیں آجاو پھر سو جانا۔

انشال اتنے اصرار پہ ناچاہتے ہوئے بھی نیچے جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ولی کو اسنے کہا کہ چلیں آپ میں آتی ہوں

وہ ولی کے جانے کے بعد ہاتھ منہ دھوکر کمرے سے نکلی تو سامنے سے آتا ہوا معیز نظر آیا۔ اسے قمیض شلوار پہنے انشال پہلی دفعہ دیکھا تھا۔ نظریں ملیں تو انشال کو اپنی دھڑکن نے ترتیب ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔

معیز قمیض کے بازوؤں کو فولڈ کرتا رک گیا غور سے انشال کی طرف دیکھا جو اب نظریں جھکا کر کھڑی تھی کسی معصوم بچے کی طرح۔

آپ ٹھیک تو ہیں معیز نے پاس آتے ہوئے پوچھا

جی ٹھیک ہوں۔ گڈ۔ پریشان مت ہوں آپ یہاں کمفرٹیبل رہیں اپنا ہی گھر سمجھیں کچھ بھی چاہئے ہو تو ملازمین موجود ہیں آجائیں اب نیچے کھانا تیار ہے وہ کہتا ہوا زینے اترنے لگا۔ انشال نے سانس بحال کی اور ااکے پیچھے چل دی۔

دنیا میں اس شخص سے پیارا کوئی اور نہیں۔ دل سے آواز ابھری۔۔

وہ خود کو نارمل کرتی رشنا کے پاس والی کرسی پہ جا بیٹھی۔

معیز اسکا جھجکنا محسوس کر رہا تھا۔

❀ ❀ - ❀ - ❀ - ❀ - ❀ --

مہر بوتیک سے نکلی تو باہر عمر کھڑا تھا۔ غصے سے مہر کو ہی دیکھ رہا تھا

وہ یہاں پہ کوئی تماشا نہیں چاہتی تھی اسے ڈر تھا کہ کہیں نوکری نہ چلی جائے۔

وہ اسے اگنور کرتی ہوئی جانے لگی جب وہ بھی پاس آگیا

تو ادھر کام کرتی ہو۔ بوتیک کے دروازے پہ ایک نوجوان نظر آرہا تھا عمر نے اسکی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھا وہ یقیناً اسد ہی تھا۔

مہر سہم سی گئی۔ آپ یہاں کیوں آئے ہیں

کیوں ڈر کیوں رہی ہو۔ جیسے یہاں تم کام نہیں کچھ اور ہی کرنے آتی ہو۔

اسد کان سے فون لگائے عمر کی طرف دیکھ رہا تھا جو مہر پہ غصہ ہو رہا تھا۔

انسان کی سوچ گری ہوئی ہو تو پھر اسے سمجھانا بیکار ہے مہر نے بھی اب حوصلہ کرتے ہوئے جواب دیا

بہت اڑ رہی ہو۔ جانتی نہیں ہوا بھی تک بیوی ہو میری گھسیٹ کر بھی لے جا سکتا ہوں

میں کوئی کباڑ میں پڑا پرانا سامان نہیں ہوں جو آپ لے جائیں گے میں ایک دو دن تک طلاق کے پیپر بھیج دوں گی آپ کو۔ تم سے کس نے کہا کہ میں طلاق دوں گا

میں عدالت میں جاوں گی۔ آنسو کو بہت روک رہی تھی وہ۔

اتنی ہمت ہے کہ عدالتوں کے چکر لگا سکو وہ طنزیہ ہنسا۔

اسے کسی صورت بھی مہر کا بغاوت کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا

انسان جب مکمل ٹوٹ جائے تو پھر ہمت آ ہی جاتی ہے۔

اب پیچھے ہٹیں مجھے دیر ہو رہی ہے۔ وہ کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ اسد ابھی تک ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔!!

مہر کو دور تک جاتا دیکھتا رہ

گڑیا معیز تمہارا ایڈمیشن کروادے گا تم صبح ریڈی رہنا۔ وہ تینوں اس وقت چائے پی رہے تھے معیز کمرے میں کچھ فائلز اسٹڈی کر رہا تھا۔

نہیں بھائی میں آگے پڑھنا نہیں چاہتی۔ ہو سکے تو کہیں پہ جاب کروادیں اسنے سنجیدگی سے کہا۔ دونوں نے حیران ہو کر انشال کو دیکھا

یہ کیا کہہ رہی ہو۔ پڑھنا کیوں نہیں۔ مما بابا کا تم نہ سوچو قسمت میں جو ہوا وہی ہو گا۔ اور مما بھی اسی لیے ادھر بھیجا ہے ناں۔

ہاں انشال ابھی تو صرف تم نے گریجوایشن کی ہے آگے بھی پڑھ لو۔ رشنا نے اپنائیت سے کہا۔

نہیں مجھے جاب کرنی ہے آپ پلیز میری جاب کے لیے کچھ کر دیں۔ وہ اب بھی سنجیدہ تھی۔

اور میں کوئی آنلائن کورس بھی جوائن کرلوں گی آپ فکر نہ کریں مما کو میں بتادوں گی۔

ولی سوچ میں پڑھ گیا۔

اچھا چلو میں دیکھتا ہوں۔

آپ لوگ چائے پیئے گے؟ میں بنانے جارہی ہوں۔ اسنے دونوں سے پوچھا

نہیں میں زرا رشنا کو باہر لے جاؤں تم نے جانا ہے تو آجاو۔

انشال مسکرائی اچھا آپ لوگ جائیں میں گھر ہی ٹھیک ہوں۔ انشال کی مسکراہٹ دیکھ کر۔ وہ دونوں بھی مسکرا دئے۔

انشال کیچن کی طرف چلی گئی اور وہ دونوں باہر نکل آئے۔

وہ چائے لے کر ٹیرس پہ چلی گئی۔

سوچیں تھیں جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہیں تھیں

صبح والا منظر اسکی آنکھوں میں سمایا ہوا تھا۔ معیز کا دیکھنا۔

یہ ابھی تک مجھ سے انجان ہیں۔ میری محبت اتنی ہی کمزور نکلی کہ انکو زرا ابھی کچھ محسوس نہ ہوا۔ دل میں عجیب سی بے چینی ابھر رہی تھی۔

ٹیرس کی بالکونی میں کھڑے اسے دبئی کی سڑکوں پہ جلتی بتیاں ایسی لگ رہیں تھیں جیسے یہ آسمان ہے اور چمکتے ہوئے ستارے ہی ستارے اسکے سامنے ہیں۔

معیز کام سے فارغ ہو کر ہمیشہ اس وقت ٹیرس پہ آتا تھا اور انشال کو تو اس بات کی خبر نہیں تھی۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم نجانے کب سے اس کی نظروں کے حصار میں تھی۔

معیز اب پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ تو پھر اسنے اچانک مڑ کر دیکھا۔ آپ یہاں وہ اس کے سامنے بوکھلاہٹ کا شکار ہی تو ہو جاتی تھی۔

یہی سوال آپ سے کرنا چاہئے آپ اکیلی یہاں۔

کیوں آپ کو برا لگا ہے کہ آپ کے گھر میں گھوم رہی ہوں انشال چڑ چڑی ہو رہی تھی۔ اور یہ حالات کی وجہ سے تھا ہر چیز کو ہر بات کو وہ نیگٹو ویو سے دیکھ رہی تھی

افففف۔ الٹا ہی سوچتی ہیں آپ۔

جی پاگل جو ہوں۔

اسکی اس بات پہ معیز کو اچانک موبائل والی انشال یاد آئی۔

معیز نے معنی خیزی سے اسکی طرف دیکھا

انشال کو اسکی نظروں کی تپش محسوس ہو رہی تھی اس لیے بولی۔

ایسے مت دیکھیں مجھے۔ اور سوری میں جا رہی ہوں نیچے۔ اسنے راہ فرار ہی بہتر جانی۔

رکیں تو سہی۔ خود جب دل کرتا ہے کچھ بھی کہہ دیتی ہیں اور مجھے ہر وقت غلط سمجھتی ہیں

اس دن رات کو آپ نے پاکستان بے ہوش ہونے سے پہلے یہ کیوں کہا کہ مجھے چھوڑئے گا مت۔

تم انشال ہو ناں۔

انشال کے ہاتھ سے چائے کا مگ گرتے گرتے بچا۔

آپ پتا نہیں کیا کہہ رہے ہیں میں سونے جا رہی ہوں وہ کانپتی ہوئی آواز میں کہتی زینے اترتی گئی

معیز نے گہرا سانس لیا۔

دبئی میں گرمی اس وقت عروج پہ تھی۔

معیز کا شک اب یقین میں بدلتا جا رہا تھا۔ میں پتا کر کے ہی رہوں گا۔ مجھے لگتا ہے محسوس ہوتا ہے کہ تم ہی وہ پاگل سی لڑکی ہو۔ تمہارا یوں مجھ سے بھاگنا میری سوچوں کو سچ کر رہا ہے۔

ناٹ بیڈ وہ اپنی ہی سوچ پہ دلکشی سے مسکرا دیا۔

انشال کمرے میں جا کر بند ہو چکی تھی۔ اور اس نے سوچ لیا تھا اب معیز کا سامنا بلکل نہیں کرے گی۔

کیا کوئی شخص آپ کو تنگ کر رہا ہے اسد نے مہر کے پاس آکر آہستہ سے پوچھا۔ مہر اچانک اس سوال پہ حیران ہوئی۔ نہیں سر ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ معصنوئی مسکرائی۔ وہ کون تھا جو کل یہاں سے نکلنے پہ آپ ساتھ بحث کر رہا تھا اگر کوئی مسلہ ہے تو آپ بتا سکتی ہیں

نہیں سر وہ میرے شوہر ہیں اسنے بات کرنا چاہی۔

اووو۔ سوری مجھے لگا کوئی اور مسلہ ہے۔

نہیں سر۔ شکریہ وہ اب پھر سے کام پہ توجہ دینے لگی۔

اور اسد نے سب کو محاطب کیا کہ آپ سب کی ایک اور مینجر آرہی ہیں جو مس روزی کے ساتھ کام کو چیک کریں گی۔

اوکے سر سب نے اثبات میں سر ہلایا۔

مس روزی کو زرا برا ہی لگا تھا کہ اسکی جگہ پہ بھی کوئی آرہا ہے۔

اسد کہہ کر کیبن میں چلا گیا تو روزی پیچھے ہی گئی۔

شارٹ سی ٹی شرٹ اور بلو جینز پہنے سٹائلش سے ہئر کٹ میں وہ واقع اچھی لگ رہی تھی

میں آئی کم ان سر۔

یس اسد نے دیکھا تو روزی تھی

یس مس روزی ۔

سر آپ نئی مینجر کو کیوں رکھ رہے ہیں

وہ خفا ہو رہی تھی

کیونکہ مجھے ضرورت ہے

تو وہ ضرورت مجھ سے پوری کر لیں روزی کسی اور ہی لہجے میں جواب دے رہی تھی

اسد نے آنکھیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔

آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔ بوتیک میں ورکرز زیادہ ہیں اس لیے آپ اکیلی کے لیے کام زیادہ ہو جائے گا اس لیے نیو ورکر ہائیر کی ہے۔

لیکن آپ کے پاس ساری انفارمیشن میں دینے آیا کروں گی میں ایک سال سے کام کر رہی ہوں۔ اور آپ مجھے منع نہیں کریں گے۔

اچھی بات ہے کہ آپ کام کو لے کر اتنی کنسرن ہیں۔ بے فکر رہیں آپ کو آپ کی جگہ سے ہٹایا نہیں جائے گا

وہ اسد کے اتنا کہنے پہ ہی مسکرانے لگی۔

تھینکیو سر وہ مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

صبح رومی اٹھی سب کے لیے ناشتہ بنایا۔ ندا اور عمر آفا چلے گئے تھے۔ رومی نے شہری کو نہیں جھگایا آج چھٹی تھی اور وہ چھٹی والے دن لیٹ تک سوتا تھا

رومیصہ باقی گھر کی صفائی کر کے اپنے کمرے میں آئی۔ اپنے ہی دھیان میں لگی بے خبر تھی کہ شہری کب سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

اچانک الماری سے کچھ کپڑے لے کر پلٹی تو اسکی طرف دھیان گیا۔

کیا دیکھ رہے ہو۔ رومی نروس ہوئی۔ لیکن محسوس نہیں ہونے دیا۔

سوچ رہا ہوں۔ بہت زیادہ زمہ داریاں اگئی ہیں تم پہ۔ ندا میڈم تو کام کرنے سے رہیں تم اکیلی لگی رہتی ہو۔

تھک جاتی ہوناں۔ شہری کو فکر ہوئی اور رومیی کو اچھا لگا اسکا فکر کرنا۔

ایزی ہوناں تم۔ میں کوشش کروں گا اگر کسی کام والی کو رکھ سکا تو۔

نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے گھر کے کاموں سے کیسی پریشانی۔

عورت کو شوہر اچھا ملے تو وہ کاموں سے نہیں گھبراتی۔

مطلب میں اچھا ہوں۔ اسکا موڈ کافی ہلکا پھلکا تھا

تم شروع سے ہی اچھے تھے اب کونسا بدلے ہو جو بتاوں۔

واہ مس رومیصہ میری تعریف کر رہی ہیں۔

کیا تمہارے لیے ناشتہ بناوں۔

نہیں سامنے رہو

رومی کی اس جملے پہ دھڑکن بے ترتیب ہوئی۔

خوش ہوناں۔ پھر سے پوچھا گیا۔

تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔؟ میں خوش ہی ہوں۔ تمہاری نیچر زرا چینج تھی اس لیے مجھے لگتا تھا کہ ولی بھائی بہتر ہونگے میرے لیے لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ تمہیں برا سمجھتی تھی۔ اور شادی کے بعد تو تم کچھ زیادہ ہی خاموش ہو گئے ہو۔

تمہیں بولتا ہوا برا جو لگتا ہوں۔ رومی نے گھورا۔

الٹی سیدھی باتیں نہ کرو میرے ساتھ۔ مجھے پتا ہے کیوں چپ ہو گئے ہو وہ جو لڑکی نہیں ملی تمہں

آیا بڑا جتنی کی میری فکر ہے تمہیں جانتی ہوں۔ بننا ہی تعادیوداس تو نہ کرتے شادی۔ وہ رو پڑی تھی۔

شہری نے اس پاگل کو دیکھا ۔

روتو مت ناں۔ چپ کرواتے ہو اس لڑکی پہ وضاحت آج تک نہیں دی۔

افففف تو دیکھ لینی تھی وہ تصویر کہا بھی تھا کوئی لڑکی نہیں ہے۔

کیوں بیویوں کی طرح جیلس ہو رہی ہو شہری ہنسا

تو بیوی ہی ہوں جیلس نہ ہوں تو کیا کروں

نہ تم مجھے وقت دیتے ہو نہ میرے ساتھ ہنستے مسکراتے ہو۔ نہ مجھے دیکھتے ہو وہ روتی سب بولتی جارہی تھی۔

اور رومی کی آخری بات پہ شہری کا قہقہہ جاندار تھا

رومی کو ہوش آیا تو پھر غصے سے بول پڑی۔

جو مرضی کروں تمہیں کچھ سمجھ نہیں ائے گا۔ ہنسو مت جان لے لوں گی۔

خبر دار اب بلایا تو۔ وہ روتی ہوئی باہر نکل گئی۔

شہری کا دل تو کر رہا تھا کہ ابھی جاکر اسکو چپ کروائے لیکن تھوڑا تڑپانا تو بنتا تھا۔۔

وہ مسکراہٹ دبائے فریش ہونے چلا گیا۔

محبت میں محبوب جتنا انسکیور ہوا اتنی ہی محبت بڑھنے لگتی ہے یہاں پہ بھی یہیی ہو رہا تھا

یار گڑیا آفس جانا چاہتی ہے مطلب کہ جاب کرنا چاہتی۔ تم تو کہہ رہے تھے اسٹڈی کریں گی وہ۔ معیز نے رات والا منظر یاد کرتے ہوئے جواب دیا

ہاں آئی تو اسی لیے تھی پتا نہیں کیوں اب موڈ چینج کر لیا ہے اس نے۔

جو تمہیں بہتر لگے۔ میں رشنا کو کے کر ایک ماہ کے لیے یہاں سے لے کر جانا چاہتا۔ ہوں اسکے بابا نے ویزہ لگوایا ہے ہم دونوں کا۔ سویٹز زلینڈ جانا چاہتی ہے رشنا تو مجھے سمجھ نہیں آ رہا گڑیا کا کیا کروں۔

تم مجھ پہ ٹرسٹ کر سکتے ہو۔ معیز نے اطمینان سے کہا

ہاں وہ تو جانتا ہوں۔ صرف تم پہ ہی تو بھروسہ ہے ادھر ۔

پھر تم اسے ساتھ آفس لے جایا کرو۔

پرسوں ہم نے جانا ہے گڑیا کو بتا دوں گا میں۔

اوکے جناب آپ ہنی مون کی تیاری کریں۔ معیز ہنسا تو ولی بھی مسکرا دیا۔ تم بھی سوچو اب شادی کا۔ دوسروں کو ہی مشورے دیتے رہو گے کیا

نہیں اب سوچنے کا دل بھی ہے واپس آجاو پھر ملواتے ہیں تمہیں اپنی ہونے والی سے

ولی نے آنکھیں واکی۔ کیا مطلب کوئی ہے اور مجھے نہیں پتا؟؟؟؟

ارے نہیں یار مطلب ڈھونڈ لیتا ہوں ناں۔

اوو پھر ٹھیک اگر مجھ سے چھپایا ہو تا تو تمہارا میں نے حشر کر دینا۔ تھا

معیز ہنس دیا۔ چلو اب میٹنگ کی تیاری کرو۔ بہت سارا کام پینڈنگ پہ ہے یار پرسوں تم چلے جاو گے سب مجھے دیکھنا ہو گا اس لیے دو دن میں پیچھے والا سب کلئر کرنا ہو گا

اوکے بوس ولی کہتا ہوا اپنے کیبن کی طرف چل دیا۔

معیز نے بھی فائل کھول لی۔ لیکن ذہن پہ انشال سوار تھی۔ میڈم آفس آئی گی۔ اللہ خیر کرے آفت سے کم نہیں ہے۔
معیز نے جھجھری لی۔ لیکن خوشی بھی ہوئی تھی۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

بوتیک میں نئی مینجر کو آئے ہفتہ ہو گیا تھا وہ بہت اچھی تھی۔ سب سے محبت سے بات کرتی تھی۔ مہر کو کتنی ہی دفعہ اسنے خود مخاطب کیا لیکن مہر پھر بھی کام سے ہٹ کر کوئی بات نہ کرتی۔
آج بھی دن کو بریک ہوا تو سب نے اپنے اپنے لنچ باکس کھول لیے۔ مہر آج کچھ نہ لے کر آئی تھی۔
نئی مینجر جسکا نام نازلین تھا وہ مہر کے پاس آئی آج آپ کھانا نہیں کھا رہیں کیوں۔ وہ بھی مہر کے پاس ہی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔
جی وہ آج جلدی میں لنچ باکس بھول گئی۔ لیکن مجھے بھوک بھی نہیں ہے مہر نے مسکرا کر جواب دیا۔
اچھا چلو آج ہم دونوں میرا لنچ باکس شئر کرتے ہیں۔
نہیں پلیز اس کی ضرورت نہیں ہے مجھے بھوک نہیں ہے بہت شکریہ
ارے ریلیکس نہیں بھوک تو مجھے کمپنی دینے کے لیے کھالو۔ پلیز دوستوں کو منع نہیں کرتے۔۔
مہر نے لفظ دوست پہ اسکا چہرہ دیکھا۔ ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔ کیا تم میری دوست نہیں بن سکتی میں بری لڑکی نہیں ہوں۔ نازلین مسکرائی۔
بہت اچھی ہیں آپ۔ میرا کوئی دوست نہیں ہے اس لیے میں زرا حیران ہوئی۔ بن جاتی ہوں آپ کی دوست مہر کے چہرے پہ اداس سی مسکراہٹ تھی۔

گڈ چلو اب کھانا کھاتے ہیں۔

جس دن میں نہ لے کر آئی اس دن تم سے کھاوں گی

مہر ہنسی ضرور۔

کدھر رہتی ہو؟

صدر میں (کراچی ٹاون) اووونائس۔ اور کیا کرتی ہو۔ وہ ساتھ ساتھ باتیں کررہی تھی تا کہ مہر ایزی رہے۔

کچھ نہیں۔ گھر پہ اماں اور ابو جی ہیں ان کے ساتھ رہتی ہوں

شادی شدہ نہیں ہو؟

نازلین کے اس سوال پہ مہر کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا

کیا ہوا میں کچھ غلط پوچھ لیا۔ سوری برا لگا تو۔

نہیں کوئی بات نہیں۔

ہمم جب بتانا چاہو تب بتا دینا نو پروبلم

نازلین نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔

یہ روزی نک چڑی سی کیسے کام کرتی ہے ادھر

سر اسد پتا نہیں کیسے جھیلتے ہیں اسے۔

مجھے تو عجیب ہی مخلوق لگی ہے

مہر کیا کہتی چپ کر کے سنتی رہی۔

تمہیں عجیب نہیں لگی روزی؟

میں کسی پہ اتنی توجہ دی ہی نہیں کہ کسی کو جان سکوں کون کیسا ہے

اووو ناٹ بیڈ زیادہ ہی اچھی ہو لگتا ہے۔

نہیں ایسی بات بھی نہیں ہے مہر بھی اب اچھا محسوس کر رہی تھی۔

چلو اب سر آنے والے ہیں کام پہ دھیان دیتے ہیں

وہ دونوں لنچ کر چکی تھیں

شکریہ کھانے کے لیے

مہر نے کہا

موسٹ ویلکم

نازلین بھی مسکراتی ہوئی چلی گئی۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

دو دن ہو گئے تھے انشال معیز کے سامنے ایک دفعہ نہیں تھی آئی۔

ولید نے جب اسے بتایا کہ وہ اب اکیلی رہے گی اس گھر میں اسکی تو جان پہ بن آئی۔

لیکن وہ اپنی وجہ سے ان دونوں کی پرائویسی تو ڈسٹرب نہیں کر سکتی تھی۔

اس لیے چپ کر کے ولید سے کہا کہ وہ رہ لے گی۔

ولید اور رشنا چلے گئے تھے

گھر والوں نے بھی انشال سے بات کی تو اسنے سب کو مطمئن کر دیا۔

مہر کو پتہ چل گیا تھا کہ گڑیا پریشان ہے لیکن وہ بھی ضبط کہ آنسو پی کر رہ گئی۔

نہ تو وہ اسے اپنے ساتھ رکھ سکتی تھی۔

مہر کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی

کیسے عجیب سی ہو گئی ہے زندگی۔

بابا نے شادی کرلی۔ مریم نے بھی کافی مزاق اڑایا تھا تو اس سے بھی انشال نے رابطہ ختم کر دیا۔

اور کون تھا جسے وہ اپنے اندر کے دکھ بتاتی۔

کونسے بچے ہیں جو ماں باپ سے الگ رہنا چاہتے ہیں۔

حالات خراب ہیں یا لوگ سمجھ نہیں آ رہا۔

ندا کو کیا کوئی گلٹ نہیں ہے وہ کیسے میری مما کی جگہ لے گئی۔

اسکا سوچ سوچ کر دم گھٹ رہا تھا۔

وہ گھٹنوں میں سر دئے کارپٹ پہ بیٹھی رو رہی تھی جب دروازہ ناک ہوا

میم۔ معیز سر آپ کو نیچے بلا رہے ہیں۔

انشال نے لمبا سانس لیا اور آنسو صاف کر کے نرم لہجے میں بولی۔ آپ ان سے کہیں کہ وہ نہیں آنا چاہتی۔

میم نیچے سر کی دوست آئی ہیں تو وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ بھی ڈنر پہ انکو جوائن کریں

انشال لفظ انکی دوست پہ ہی اٹک گئی تھی

اس نے ضبط کرتے کہا آپ جائیں۔ میں آتی ہوں

ملازمہ چلی گئی تو وہ جلدی سے اٹھی۔ اور باہر نکل کر نیچے دیکھا

معیز کے ساتھ کوئی لڑکی تھی۔ جس کے ہاتھ میں فائل تھی۔

سیلولس بلیک ڈریس جس میں اس لڑکی کا دودھیا رنگ اور چمک رہا تھا آدھے سے زیادہ جسم تو اسکا نظر آرہا تھا

انشال کو اپنے سینے میں آگ لگتی ہوئی محسوس ہوئی۔

دل کیا یہاں سے بھاگ جائے۔

آنکھوں میں آنسو لیے وہ واپس کمرے میں چلی گئی۔

جلی بلی کی طرح وہ چکر کاٹ رہی تھی

نیچے سے باتوں کی ہلکی ہلکی آواز اس تک پہنچ رہی تھی۔

کافی دیر بعد اسے آواز آنا بند ہوئی تو۔وہ باہر نکلی نیچے وہ نظر نہ آئے تو سیڑھیاں اترتی نیچے لاونج میں آگئی

ملازمہ سے پوچھا

گیسٹ جو آئی تھی وہ کدھر ہیں۔

جی وہ ڈرائنگ روم میں ہیں سر کے ساتھ۔

انشال کا دل کیا ہر چیز تہس نہس کر دے

بہت روکا خود کو لیکن وہ نہ رہ سکی تو دبے پاوں ڈرائنگ روم کے دروازے پہ آئی۔

اور اگلا سین جو اسنے دیکھا اس کو آپے سے باہر کر چکا تھا

ماہا جو کہ اپنے بابا کے ساتھ بزنس کرتی تھی۔اور کچھ امپورٹنٹ ڈسکشن کے لیے معیز نے ڈنر پہ اسے انوائیٹ کر لیا تھا۔کھانا کھا کر جیسے ہی وہ ڈرائنگ روم میں گئے ماہا نے جان بوجھ کر گرنے کی اداکاری کی اور معیز پہ جا گری اور یہی منظر انشال کے دیکھ لیا تھا

وہ بغیر سوچے آگے بڑی ماہا کو جو سوری کرتی ہوئی شرمندگی ظاہر کرتی سیدھی ہو چکی تھی۔ اسے تھپڑ مار دیا۔ شرم نہیں آ رہی تمہیں جان بوجھ کر گر رہی ہو ان کے اوپر تمہاری ہمت کیسے ہوئی انہیں چھونے کی

ماہا کا مارے شرم کے چہرہ سرخ ہو چکا تھا

وہ حلق کے بل چلائی "ہاؤ ڈیئر یو ڈفر "معیز کا تو دماغ گھوم گیا۔ انشال کی اس اچانک بتمیزی پہ اسے بہت غصہ آیا تھا

انشال غصے سے دونوں کو دیکھ رہی تھی

یہ کیا بتمیزی ہے انشال۔ سوری کریں ابھی

اور پلیز ریلیکس مس ماہا انکو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے

آپ پلیز ریلیکس رہیں میں انکی طرف سے سوری کرتا ہوں۔

جسٹ شٹ اپ پلیز۔ گھر آئے گیسٹس کی یہ عزت کرتے ہیں آپ۔

گو ٹو ہیل میں جا رہی ہوں اب بابا ہی دیکھیں گے سب۔ وہ غصے میں انشال کو گھورتی باہر نکل گئی

معیز نے اب خونخوار نظروں سے انشال کی طرف دیکھا

جس کی آنکھوں میں غصہ۔ ڈر اور نجانے کتنے جذبات تھے۔

وہ بغیر رکے وہاں سے بھاگتی ہوں کمرے میں آئی

معیز آواز دیتا رہ گیا مگر وہ نہ پلٹی۔

افففففف یہ کیا مصیبت ہے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

وہ جلدی سے اس کے پیچھے گیا۔ جانتا تھا پوری پاگل ہے کچھ کر بیٹھی تو ولید کو کیا جواب دیتا

دروازہ کتنی دیر اس نے نوک کیا آوازیں دیں پر انشال نہ بولی نہ دروازہ کھولا

معیز نے دوسری "کی" منگوائی اور ڈور اوپن کیا

وہ بیڈ پہ الٹی لیٹی رو رہی تھی دروازہ کھلنے پہ روتی ہوئی سیدھی ہوئی

اور غصے سے بولی آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔

تم پہلے مجھے جواب دو یہ کیا حرکت کر کے آئی ہو

لاکھوں کی ڈیل تم نے داؤ پہ لگا دی ہے

اور تمہیں کونسا دورہ پڑا اسے تھپڑ مارنے کا۔

مجھے کھا تو نہیں گئی وہ جان بوجھ کر نہیں گری تھی۔

وہ منہ موڑ کر اب بھی بس رو رہی تھی

تم انشال ہو ناں۔ معیز نے اس کے سر پہ دھماکہ کیا۔

وہ پاگل سی انشال جو مجھے موبائل پہ تنگ کرتی تھی۔ یہ انسکیورٹی بتا رہی ہے

انشال نے صدمے سے دیکھا آپ جانتے تھے کہ میں وہی ہوں پھر بھی مجھے آوائڈ کیا۔ انشال اور شدت سے روئی۔

جائیں یہاں سے۔ ابھی اور اسی وقت۔ دوبارہ مجھ مخاطب مت کیجیے گا

وہ کانپتی ہوئی بولی۔

معیز پریشان ہوا وہ ہزیانی ہو رہی تھی اس کی طرف معیز نے قدم بڑھائے تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔

میری بات سنو ایسا کچھ نہیں ہے

I said just leave

ورنہ میں خود کے ساتھ کچھ بھی کر دوں گی۔

نہیں جاوں گا زیادہ ضدی مت بنو اب وہ اسکا ہاتھ تھام چکا تھا کیا مسلہ ہے مجھے نہیں تھا پتہ کہ تم وہی ہو۔ اکثر محسوس ہوا لیکن مجھے تمہارا نام نہیں تھا پتہ اب پاسپورٹ پہ دیکھا اور پھر بھی کنفرم کرنا چاہتا تھا

اور آج ہو گیا۔ اب معیز ہنس رہا تھا

انشال کا دل کیا اس بندے کا حشر کر دے

اس نے جلدی سے ہاتھ چھڑایا

جائیں یہاں سے۔ جو آپی ہوئی تھی اس کو بتائ جا کر سب۔ معیز دو قدم اور آگے آیا تو انشال پھر سے رو پڑی

پلیز چلے جائیں پلیز

اچھا جا رہا ہوں تم چپ کرو پلیز اور ریلکیس رہو میں کچھ نہیں کر رہا نہ کہہ رہا۔ حالت ٹھیک کرو۔ فریش ہو جاو میں کھانا بھیجتا ہوں کھا لینا

اور اگر نہ کھایا تو ہر کمرے کی ڈبل کی میرے پاس موجود ہے رات کو آ کر کھلاوں گا نہ کھایا تو وہ کہتا ہوا باہر چلا گیا

انشال ابھی تک ڈائنگ روم میں دیکھا ہوا منظر یاد کر کے پاگل ہو رہی تھی۔ اسنے خود کو ریلکیس کرنا چاہا۔ جو زرا مشکل تھا

جاری ہے

انشال نے رو رو کر برا حال کر لیا تھا،وہ معیز پہ شک کررہی تھی، نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اسے غلط لگ رہا تھا،

عورتیں فطرتا شکی مزاج کی ہوتی ہیں اور وہ شک وہاں زیادہ کرتی ہیں جہاں انہیں محبت زیادہ ہو، کھونے کا ڈر ہو،

کھانے کو اس نے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا، کافی دیر بعد معیز پھر دروازے پہ آیا،،،

آپ سے کہا بھی تھا کہ دروازہ لاک مت کیجے گا پھر سے کردیا، معیز باہر کھڑا بولا، اسے فکر ہو رہی تھی کہ خود کے ساتھ کچھ نہ کر دے،

انشال اسے بلکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی اس لیے آنسو پیتی بولی میں کھانا کھا رہی ہوں، اور کھا کر سونا چاہتی ہوں پلیز آپ مجھے ڈسٹرب مت کریں،

وہ جانتی تھی معیز اس کے منع کرنے پہ اندر آ سکتا تھا

اچھا چلیں سو جائں، اور الٹا سیدھا تھوڑا سوچیں وہ کہتا ہوا چلا گیا،

انشال نے دروازے کی طرف دیکھا ،،،

آپ محبت کریں تو آپ کو پتا ہو کہ تکلیف کیوں ہو رہی ہے مجھے، میں کبھی بات نہیں کروں گی آپ کے ساتھ وہ اکیلی ہی باتیں کرتی کب سو گئی اسے خود پتا نہ چلا،

✿✿✿✿✿✿

مہر آہستہ آہستہ عمر کو سوچنا کم کررہی تھی ، جتنا سوچتی تھی اتنی ہی اسے تکلیف ہوتی، بوتیک جانے سے بہت بہتری آئی تھی ان کے گھر کے حالات میں بھی اور خود کو مصروف رکھ کر سوچوں سے نجات بھی پا سکتی تھی، جب دل تھک جائے تو خود کو مصروف کر لینا چاہیئے،

نئی مینجر نازلین بہت اچھی تھی مہر کی دوست بن گئی تھی اب مہر بھی اس ساتھ بات کر لیا کرتی تھی،

آج وہ گھر سے نکل کر رکشہ میں بیٹھی بوتیک کی طرف آ رہی تھی جب راستے میں رش دکھائی دیا لوگ سڑک پہ جمع ہوئے تھے، وہ جلدی سے باہر نکلی، شہری بھی تو اسکا تھا، جب سنا اسنے کہ ایکسیڈینٹ ہوا ہے تو وہ جلدی سے ہجوم کو چیرتی ہوئی آگے آئی،

دیکھا تو وہ اسد تھا، اور بے ہوش تھا

وہ جلدی سے پاس گئی سر، سر اٹھیں، پلیز آپ لوگ ان کو گاڑی میں ڈالیں آپ لوگوں کو شرم نہیں آ رہی اکیلا کھڑے ہو کر تماشہ دیکھ رہے ہیں،

وہ ابھی کہہ رہی تھی کہ عالیان ادھر آ گیا کسی نے اسد کے فون سے کال لاگ کے پہلے نمبر کو کال کردی تھی

اسد...عالیان پریشان سا بوکھلایا ہوا آگے بڑا اسے گاڑی میں ڈالا میں بھی ساتھ چلتی ہوں ،میں ان کے بوتیک میں کام کرتی ہوں، مہر نے ڈرتے ہوئے کہا

جی پلیز آپ اسد کے سر سے رستے خون کو دبا کر رکھیں،

اسد نے جلدی سے گاڑی اسٹارٹ کی اور ہاسپٹل چلے گئے،

لوگ وہاں سے جانے لگے،

✿✿✿✿✿✿

رومیصہ شہری کے آنے سے پہلے وارڈ روب میں گھسی اسکی ڈائیڑی ڈھونڈ رہی تھی لائبریری میں بھی نہیں ملی تھی نہ کہیں اور ،تو اب وہ یہاں پہ چیک کررہی تھی، وہ اس ڈائیری کو پڑھنا چاہتی تھی تاکہ شہری کے دل میں ہے کیا جان سکے،

چار ماہ ہو گئے تھے شادی کو، شہری پہلے دن کی طرح اس سے دور ہی تھا کم بولنا، باہر جانے کے لیے کہہ دینا یا کچھ کھانے کے لیے لے آنا، لیکن پہلے کی طرح نہیں تھا وہ جیسے بات بات پہ اسکو تنگ کرتا تھا، وہ تنگ آگئی تھی شہری کے ایسے رویہ سے، اوپر سے اسکا اپنا دل اب چاہتا تھا کہ وہ اسے تنگ کرے بات کرے، اسی لیے وہ آج ڈائری کی تلاش میں تھی،

جب شہری کی آواز آئی کیا کررہی ہو وہ بوکھلائی ہوئی پیچھے پلٹی، سارے کپڑے نیچے گرے ہوئے تھے،

ک...کچھ بھی نہیں تم کب آئے رومیصہ ڈرتے ہوئے مشکل سے مسکرائی، ابھی آیا ہوں،

شہری اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا،

پانی ملے گا یا وہاں سے ہلنا ہی نہیں چاہو گی،

ہاں ابھی لائی وہ شرمندہ سی کیچن کی طرف دوڑی،

شہری نے لمبا سانس لیا، اور جیکٹ اتار کر صوفے پہ ڈھے سا گیا

اتنی دیر میں وہ پانی لا چکی تھی،

یہ لو آج زرا جلدی آ گئے ہو،

ہاں وہ فری ہوا تو سوچا تمہیں کہیں باہر ڈنر پہ لے جاؤں،

کافی دن ہوئے تمہیں ٹائم ہی نہیں دے سکا، پانی پی کر وہ گلاس رکھ چکا تھا،

رومی گلاس اٹھانے لگی تو شہری نے کلائی سے پکڑ کر اسے اپنے پاس بٹھایا، وہ تقریبا اس کے اوپر گری ہی تھی،

تلاشی لے رہی تھی،

رومی نے تھوک نگلا..... نہیں تو، تلاشی کیسی،

ہمم، کیا جاننا چاہتی ہے میری بیگم شہری کا شاید موڈ اچھا تھا،

تمہیں جاننا چاہتی ہوں شہریار،،، کتنی دیر بعد اس نے پورے نام سے پکارا تھا اور اس پکار میں نجانے کیا کیا تھا،،،

اس نے پکارا ہمیں ہمارے نام سے تو،

سو دفعہ ہم اپنے نام کا مطلب پوچھتے ہیں

شہری کے شاعری کرنے پہ رومی نے اپنا سر پیٹنا چاہا،

تمہیں ہمشیہ میرے شعر برے ہی لگتے ہیں اور شاید میں بھی، اب وہ اس کی دائں ہاتھ کو پکڑے اسکی ہتھیلی دیکھ رہا تھا

تم بہت بدل گئے ہو شہری، رومی نہ چاہتے ہوئے بھی شکوہ شکائت کرنے لگی تھی،

تم نے ہی بدلہ ہے نا، شہری تھکا ہوا لگا تھا اسے، جسمانی یا ذہنی......اسکا وہ اندازہ نہ کر سکی،

رومی نے اسکی آنکھوں میں دیکھا......جہاں آج الگ ہی رنگ دکھائی دے رہے تھی اس کی آنکھوں کی سرخی کو زیادہ دیر دیکھ. نہ سکی تو نظریں جھکا گئی،

شہری اس کی حیا پہ ہلکا سا مسکرا دیا،

میری چھبیس سالہ زندگی میں چوبیس سال میرے ساتھ رہی ہو، پھر بھی کہتی ہو کہ مجھے جان نہیں سکی،

بات سچ ہے پر ہے بڑے دکھ کی،

تو تم بتاتے ہی نہیں کچھ، پتا نہیں کس نے دماغ خراب کیا ہوا تمہارا، آج اسی لیے تو ڈائری دیکھ.....وہ باتوں باتو میں خود ہی سچ کہنے لگی تھی جلدی سے سٹپٹا کر چپ ہوئی،

چوروں والے کام نہ چھوڑنا تم شہری نے مسکراہٹ دبائی،

وہ رومی کے پاس پرسکون تھا

اور اس کا روز روز کی چھوٹی سی بات پہ بتانا اور جتانا کہ میں اسے اگنور کرتا ہوں ، اسکی یہ تڑپ شہری کو اچھی ہی لگتی تھی،

میں چور ہوں رومی نے آنکھیں وا کیں صدمے سے شہری کا چہرہ دیکھا

ڈائیری کیوں ڈھونڈ رہی تھی،

ہاں ڈھونڈ رہی تھی کہ کون سی چڑیل ہے جو تمہیں پاگل کر چکی ہے مجھ سے تو بات بھی دور کھڑے ہو کر کرتے ہو،

ابھی تو پاس ہوں کیا اور زیادہ پاس آنا چاہتی ہو، اس نے رومی کے کان کے پاس آ کر سرگوشی کی، شہری کے ہونٹ رومی کی کان کی لو کے ساتھ ٹچ ہوئے تو وہ کانپ کر رہ گئی،

میرا وہ مطلب تو نہیں تھا، کرو جو مرضی، میں کھانا لگاتی ہوں آ جاو باہر وہ کہہ کر اٹھنے ہی لگی تھی کہ شہری نے ایک دفعہ پھر اسے زور سے پکڑ کر صوفے کے ساتھ لگا کر پورا ہی اس پہ جھکا،،،شہری کی پہلی دفعہ اتنی بے باکی پہ رومی کا دل اچھل کر باہر آنے کو بے تاب تھا، اس کی گرفت میں تڑپتی ہوئی ، آنکھیں مینچ کر شہری کو پیچھے کررہی تھی لیکن شہری نے اپنی مرضی سے ہی چھوڑا،اور وہ جیسے ہی پیچھے ہٹا، وہ بغیر اسکی طرف دیکھے باہر بھاگی تھی،

اگلا سانس اس نے کیچن میں آ کر لیا تھا

بے شرم کہیں کا، دل میں اور ہے، اور فلرٹ میرے ساتھ،

وہ شرم دور کرنے کے لیے خود سے ہی باتیں کررہی تھی،

شہری اس کے بھاگنے پہ قہقہ لگا کر ہنسا تھا،،،،

✿✿✿✿✿✿✿

دو دن گزر گئے تھے، انشال بغیر معیز کی طرف نظر اٹھائے جو وہ کہتا کر لیتی تھی اور وہ بس کھانے پہ ہی بلاتا تھا اسے، وہ جانتی تھی کمرے سے نہ نکلی تو وہ پیچھے آ جائے گا اس لیے نا چاہتے ہوئے بھی اسکی مان لیتی تھی،

انشال ولید کی جگہ اگر تم نے آنا ہے تو پھر آج سے ہی آفس جوائن کر لیں، پہلے تو آپ مجھے "تم نہیں آپ کہ کر محاطب کریں ، انشال نے منہ بسور کر کہا تو،معیز نے ہنسی دبائی،

اچھا اور اگر میں ایسا نہ کروں تو، وہ انشال کی طرف ہی دیکھ رہا تھا، جو ناشتہ کی پلیٹ پہ اچھے بچوں کہ طرح جھکی ہوئی تھی، تو پھر آپ مجھے بلایا ہی نہ کریں،

یہ زیادہ بہتر رہے گا.....

چلیں میں ولید سے کہہ دیتا ہوں کہ تمہاری بہن آفس نہیں جانا چاہتی تو میں کوئی اور ورکر ہائر کر لیتا ہوں،

کیونکہ ہمیں سخت ضرورت ہے .....معیز نے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا

میں نے کب کہا کہ میں نہیں جانا چاہتی، انشال نے اب نظریں اٹھا کر کہا، ابھی تم....میرا مطلب کہہ رہی تھیں کہ آپ کو بلاؤں بھی مت اور اب میرے آفس میں بغیر مجھ سے بات کیے آپ کیسے کام کر سکتی ہیں.....؟

میں جاؤں گی آفس،،،

گڈ پھر ہو جائیں ریڈی، میں ریڈی ہی ہوں،

پاوں تک آتا لمبا فراک، گلے میں دوپٹہ ڈالے، کمر تک آتے بال، جو کھلے چھوڑے ہوئے تھے، میک اپ کے نام پہ ہلکی سی پنک لپ اسٹک لگائے وہ پیاری لگ رہی تھی،

معیز کو وہ کیوٹ سی گڑیا ہی لگتی تھی لیکن بہت سارے انکشاف ہونے کے بعد وہ کبھی کبھی اسے دل میں چڑیل بھی کہہ دیتا تھا

معیز نے اس سے نظریں ہٹائیں اور کہا کہ باہر آ جائیں، میں گاڑی میں ہوں،

وہ گاڑی کی کیز اٹھاتا باہر نکل گیا،

تو میں ان کے ساتھ کیوں جاؤں گی،

وہ کمرے سے بیگ اٹھاری باہر نکل آئی..

وہ اس کے پاس آکر نیچے جھکتی بولی، آپ کے ساتھ جانا ہو گا مجھے،؟

لہجے میں بیزاریت تھی،

نہیں یہاں پہ کافی مرسڈیز کھڑی ہیں ایک پہ بیٹھ جائیں، معیز کے پاس ایک ہی گاڑی تھی، جو ولید اور وہ دونوں استعمال کر لیتے تھے،

معیز کے طنز کرنے پہ وہ پیر پٹختی پیچھے بیٹھنے کے لیے دروازہ کھولنے لگی جو کہ لاک تھا

معیز کو پتا تھا اسی لیے وہ لاک کر چکا تھا

اب یہ کیا حرکت ہے ڈور نہیں اوپن ہو رہا.....ایک تو معیز سے بات کرنا است غصہ دلا رہا تھا دوسرا یہ سب،

معیز نے گاڑی کی لیفٹ سائڈ سے مرر نیچے کیا اور سر تھوڑا باہر نکال کر بولا،

محترمہ میں ڈرائور نہیں ہوں، اس لیے اگر آنا ہے تو میری رائٹ سائڈ پہ آکر بیٹھ جائیں، یہ کہہ کر وہ انشال کے غصے سے سوجھے ہوئے منہ کو دیکھ کر مسکرایا تو انشال اور سلگی......

اللہ مجھے صبر دے ورنہ کسی دن میں ان پہ حملہ کردوں گی،

اور انشال کے حملہ کرنے کا مطلب ہے بال نوچنا.

وہ چپ چاپ گاڑی میں آ بیٹھی تو معیز بھی کار اسٹارٹ کرلی...!!

آفس جانے تک دونوں خاموش تھے.

✿✿✿✿✿

اسد کو ہاسپٹل ایڈمٹ کرلیا گیا تھا سر سے خون نکلنے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا، ٹریمنٹ کے آدھے گھنٹے بعد اسے ہوش آیا تو عالیان، مہر کے علاہ اسد کے پیرنٹس بھی ادھر ہی موجود تھے،

یہ کیا کر لیا ہے اسد میرے بچے اگر کچھ ہو جاتا تو اسد کی ماں نے روتے ہوئے فکر مندی سے کہا ایک ہی تو اولاد تھی انکی ، اور جان سے عزیز تھا اسد انکو،

ٹھیک ہو برخوردار،اسد کے والد نے بھی پوچھا

ٹھیک ہوں مما بابا ....اور مماروئں مت، چھوٹا سا ایکسیڈینٹ تھا...ڈونٹ وری پلیز

عالیان کا بھلا ہو جو وقت پہ پہنچ گیا،

مہر چپ چاپ ایک کونے میں کھڑی تھی، اسے یکسر نظرانداز کر دیا گیا تھا

نہیں آنٹی، یہ تو انکو تھینکس کہیں، وہاں پہ سب لوگ تماشا دیکھ رہے تھے، انہوں نے آگے بڑھ کر اسد کی ہیلپ کی تھی....

اسد کے پیرنٹس ساتھ اسد. نے بھی چونک کر مہر کو دیکھا

اوو بہت شکریہ بیٹا اسد کے والد نے کہا

عالیان یہ پیسے ہیں کچھ اس کو دے دینا، اسد کی ماں کی بات پر جہاں مہر کو اپنی بے عزتی محسوس ہوئی وہیں عالیان اور اسد کو بھی برا لگا تھا،

مما پلیز ...اسد نے ہلکے لیکن دبے دبے انداز میں کہا وہ میرے بوتیک میں ورکر ہیں کوئی مانگنے والی تو نہیں....!

لیکن اس نے تمہاری مدد کی ہے، اسی کا انعام دینا چاہتی ہوں،

بہت شکریہ آنٹی ، سارے لوگ مدد صرف پیسوں کے لیے نہیں کرتے، جانتی ہوں آپ بہت امیر ہیں لیکن اگر آپ ان پیسوں کی جگہ میرے سر پہ ہاتھ رکھ دیتیں یا مجھے ویسے ہی شکریہ کہہ دیتیں تو میرے خیال میں زیادہ بہتر تھا

اب میں چلتی ہوں سر، اپنا خیال رکھیے گا وہ بغیر کسی کی طرف دیکھے وہاں سے نکل گئ،

مما آپ نے ان کو ہرٹ کردیا ہے...عالیان نے بھی کندے اچکائے،

چھوڑو تم لوگوں کی عادت ہے مہان بننے کی ، یہ جوس پیو ابھی منگوایا ہے میں نے فریش، اسد نے تاسف سے باپ کو دیکھا تو انہوں نے چپ ہو جانے کا اشارہ کیا.

✿✿✿✿✿

آفس میں معیز کے داخل ہونے پہ سب ادب سے کھڑے ہوئے اور سلام کیا، آج معیز کے ساتھ انشال کو دیکھ کر سب نا اشنا نظروں سے دیکھ رہے تھے، انشال ادھر ادھر دیکھتی آفس کا جائزہ لیتی معیز کے ہمراہ چل رہی تھی،

آپ میرے ساتھ کیبن میں آئں، مینجر آپ کو ورک سمجھا دے گا،

معیز نے سرسری سا دیکھتے ہوئے کہا،

انشال سر ہلا کر اس کے ساتھ ہی کیبن میں داخل ہوا،

بیٹھیں....انشال نروس سی سر جھکائے کھڑی تھی معیز کی آواز پہ ایک طرف پڑے صوفے پہ بیٹھ گئ

مینجر اجازت لیتا اندر آیا تو معیز نے کام کی ڈیٹلیز پوچھیں،

مس ماہا ابھی تک کیوں نہیں آئیں آفس ،معیز نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا،

انشال چپ چاپ دونوں کو سن رہی تھی

سر انہوں نے کال کی ہے کہ وہ آج نہیں آ سکیں گی،

کیوں خیرت ہے انکی مدر بھی ٹھیک نہیں تھیں،

آپ نے پوھ لینا تھا کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ، جی سر پوچھ لیتا ہوں،

اوکے... یہ مس انشال ہیں ولید کی سسٹر اور ہماری نئو جوائنر آپ انکو ولید کا کام سمجھا دیں، ولید کے آنے تک اسکا سارے کام کی بریفنگ مجھے یہ خود دیں گی، اور سائٹس کی ڈیٹلیز بھی انکو بتا دیں ادھر بھی یہی ہونگی میرے ساتھ، معیز نے بات کرتے ہوئے انشال کی طرف دیکھا جو غصے سے اسی کو گھور رہی تھی،

اسنے مسکراہٹ ضبط کی، وہ اچھے سے اس کے ساتھ پروفیشنل ہونا چاہتا تھا...مینجر نے مسکرا کر اوکے کیا اور مس انشال سے کہا کہ آپ آہں ں میم آپ کو آپ کا آفس دکھا دوں....انشال چپ کر کے مینجر کے پیچھے چل دی،

✿✿✿✿✿✿
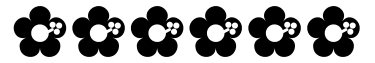
رات کو رومیصہ شہری سے شرماتے ہوئے سارے کام سر انجام دے کر روم میں جیسے ہی آئی کمفرٹر میں منہ دے کر لیٹ گئی، شہری اپنی ہنسی ضبط کرتا ، لیپ ٹاپ لے کر صوفے پہ بیٹھ گیا،

رومی نے باہر منہ نکال کر جھانکا تو وہ اسی کو دیکھ رہا تھا....رومی دل کی دھڑکن کو معمول پہ لانے کی ناکام کوشش کرنے کے لیے زبان کا سہارہ لیا، تم کیوں ندیدوں کی طرح مجھے گھور رہے ہو،

ہاہاہاہا، تمہیں کیا مسلہ ہے دیکھوں تو کہتی ہو ندیدہ ہوں نا دیکھوں تو کہتی ہو اگنور کرتا ہوں، پھر کیا کروں ڈئر وائفی......

دیکھو بھی جا کر اپنی اسی محبوبہ کو جسے چھپا کر رکھا ہوا ہے، میں جا رہی ہوں صبح ہی گھر، رہو جس کے ساتھ مرضی،

اووپس،،،، صبح تک کیوں ویٹ کرنا ہے ابھی چلی جاو، اس نے مسکرا کر کہا تو وہ کڑھتی ہوئی پھر سے کمبل میں گھس گیی....

اُف اسے زرا بھی خیال نہیں ہے میرا اب جانے کے لیے بھی کہہ دیا، وہ نہ چاہتے ہوئے بھی رو دی،

اور شہری جان کر بھی انجان بنتا کام کرنے لگا......!!!

✿✿✿✿✿✿

آفس میں تو وہ چپ رہی لیکن واپسی پہ کار میں بیٹھتے ہو وہ غصے سے معیز سے بولی، آپ کس خوشی میں ہر کام کے لیے مجھے اپنے ساتھ رکھیں گے،؟

معیز چپ چاپ کار ڈرائو کررہا تھا،

میں بلکل نہیں جاؤں گی آپ کے ساتھ کہیں بھی لکھ کے رکھ لیں،

معیز نے نظر گھما کر اسے دیکھا، وہ باہر دیکھتی اس سے محاطب تھی،

تو پھر ولید میرے ساتھ ہی کام کرتا تھا، اس کی جگہ رہیں گی تو میرے ساتھ آنا جانا تو ہو گا،

ولید کو بتا دینا جو مسلہ ہے، پھر بتا دیجیۓ گا اپ آنا یا نہیں،،،،

وہ کہہ کر پھر سے سامنے دیکھنے لگا،

گھر آنے تک وہ پھر چپ ہی رہی....

اچھی پھنسی ہوں وہ سوچ کر رہ گئی

✿✿✿✿

اسد کو کچھ دن کی رہسٹ کے لیے کہا گیا تھا، وہ گھر چلا گیا، نازلین اور باقی ورکرز بھی پریشان ہوئے تھے سن کر، روزی تو اسی ٹائم اسد کے پاس پہنچ گئی تھی

سر آپ کی طبعیت کیسی ہے کیا ہوا آپ کو..وہ اسد کی مما سے مل کر اسد کے روم میں آئی وہ پہلے بھی آ چکی تھی اس لیے اسے پروبلم نہ ہوئی،

اسد ہلکا سا مسکرایا میں ٹھیک ہوں مِس روزی، بس چھوٹا سا حادثہ ہو گیا تھا

اووو چلیں آپ ریسٹ کرئے گا کام سارا میں دیکھ لوں گی اسنے نازلین کا نام لینا ضروری نہیں سمجھا

ہمم آئی نو آپ بہت محنتی اور ایماندار مینجر ہیں،

اور کام تو واقع اب آپ کو ہی زیادہ دیکھنا ہو گا صبح سے آپ ہی ایک ہفتہ تک بوتیک کو ہینڈل کریں گی،

روزی تو خوش ہو گئی کہ اسد نے اسے چنا نازلین کو نہیں

اووکے سر نو پروبلم آپ کو شکائت نہیں ملے گی،

میں سوپ بنا دوں آپ کے لیے میری مما کی بہت اا سپیشل ریسپی ہے

بہت شکریہ مس روزی، میں سوپ لے چکا ہوں اب ریسٹ کا وقت ہے

اوکے سر اپنا خیال رکھیے گا میں اب چلتی ہوں

وہ اللہ حافظ کرتی چلی گئی.....

اسد کو پھر سے مہر کا سرخ پڑتا چہرہ یاد آیا،

میں سوری کرلوں گا اسد نے سوچا...اور سونے کے لیے آنکھیں موند گیا

✿✿✿✿✿✿

سلام دادو جان گھر میں داخل ہوتے شہری نے سلام کیا، دادی جان سامنے کونے پہ پڑے جھولے پہ بیٹھی ہوئیں تسبیح پڑھ رہیں تھیں

رومی پانی دے دو لاؤنج میں بیٹھتے ہوئے شہری نے آواز دی،

دادو کیا ہوا چپ سی لگ رہی ہیں دادا جی کدھر ہیں

دادو نے نم آنکھوں سے پوتے کو دیکھا

شہری صوفے سے اٹھ کر ان کے پاس آیا

کیا ہوا دادو، مما تو ٹھیک ہیں اور رومی کدھر ہے

تم نے جدھر بیجھا ہے رومیصہ کو ادھر ہی ہے،

کیا مطلب میں نے کہاں بیجھا ہے اس نے بے چینی سے پوچھا

اب تم بھی باپ کی طرح ہمیں دکھ دو گے، رومی چلی گئی ہے گھر وجہ پوچھی تو کہتی ہے شہری نے کہا ہے جانے کے لیے،

ایسا کیا کردیا اسد میری بچی نے، اب تم اکرم کو دکھ دو گے وہ پہلے ہی موت سے لڑ رہا ہے وہ اب رو دیں

شہری تو اس ایک بات پہ اٹکا ہوا تھا کہ اس نے مزاق میں کہا جاؤ اور وہ چلی گئی......

شہری کو سخت غصہ آیا،

ارے میری پیاری دادو جان، رومی پاگل ہے رات کو میں نے مزاق کیا تھا کہ....

نہیں دادو تو میری واٹ لگا دیں گی،

میں لے آتا ہوں اسے آپ فکر نہ کریں، اور پلیز دوبارہ مجھے بابا جیسا مت کہیئے گا....رومی ہی میری بیوی ہے اور ہمیشہ وہی ہو گی

آپ بس فکر نہ کریں اس منے دادو کو گلے سے لگایا

تم سچ کہہ رہے ہو نا

ہاں جی سچ، آپ کو پتہ تو ہے ہم دونوں کا ہمیشہ سے بچوں کی طرح بات بات پہ ایک دوسرے کو چھیڑتے ہیں،

اور ایسی کوئی بات نہیں ہے

شہری تم نے اتنی پیاری بچی کو تنگ کیا تو ماروں گی،

نجانے کیا کرتے ہو کھوئی کھوئی سی رہتی ہے

وہ میرے پیار میں کھوئی رہتی ہے آپ فکر نہ کریں وہ آنکھ دباتا شرارت سے بولا....دادی جان مسکرا دیں

پاگل لڑکا ....وہ بڑبڑائیں وہ اب ہلکی ہو گئیں تھیں.

تمہیں تو میں پوچھ لیتا ہوں رومیصہ شہریار....وہ سوچ کر مسکرایا

✿✿✿✿✿

آپ کیا ہر وقت مجھے تاڑتے رہتے ہیں، انشال نے زچ ہو کر کہا، معیز آج کل گھر میں بھی اسے دیکھتا اور وہ اگنور کررہی تھی لیکن اب کھانا کھاتے ہوئے بھی وہی حرکت کی تو چپ نہ رہ سکی،

اب سامنے ہو کوئی تو نظر پڑ ہی جاتی ہے، ورنہ کسی خوش فہمی میں نہ رہیں کہ آپ کو اسپیشل دیکھتا ہوں اس نے ہنسی دبائی

جی اب جان گئی ہوں کہ خوش فہمیاں بہت تکلیف دیتی ہیں اس نے کھانے سے ہاتھ روک لیا.....

کھانا کھالیں آپ آرام سے میں کچھ نہیں کررہا، وہ تو اسے ویسے ہی تنگ کرتا تھا لیکن انشال ہر وقت کچھ زیادہ ہی سوچ کر خود کو اداس رکھتی تھی

مجھے اتنی ہی بھوک تھی،

میں ابھی ولید کو کال کردوں گا کہ آپ کھانا نہیں کھایا اور بھی بہت کچھ بتاؤں گا.... آنکھوں میں شرارت پھر سے آگئی تھی

انشال نے نظر اٹھا کر دیکھا تو معیز دنگ رہ گیا،

کتنا کچھ تھا اس کی آنکھوں میں، دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے،

شکوہ، دکھاد اداسی، محبت جنون، ضد سب معیز پہ واضع ہو رہا تھا وہ دیکھتی ہی کہاں تھی اسکی طرف، دیکھتی بھی تھی تو چھپ کر تاکہ معیز نہ جان سکے،

انشال کی آنکھیں نم ہوئں تو جلدی سے وہاں سے اٹھی اور اوپر بھاگ گئی،

معیز آواز دیتا پیچھے گیا

انشال رکو پلیز، بات تو سنو میری....وہ بھی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر گیا

وہ روم میں نہیں ٹیرس پہ گی تھی معیز بھی پیچھے گیا...!!

وہ دبئ کی روشنیوں کو دیکھتی اپنے آپ کو رونے سے روک رہی تھی، وہ رونا نہیں چاہتی تھی لیکن آنسو تھے کہ بہنے کو بے تاب، معیز نے پاس جا کر اسے گھما کر کندھوں سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا، انشال کی جان حلق میں اٹکی، ہمت کرتی بولی، چھوڑیں مجھے، ہوش و حواس میں اسکی اتنی قربت پہ انشال کی جان ہوا ہو رہی تھی

کیوں اتنا اوور سوچتی ہیں آپ، کتنے دنوں سے کہہ رہا ہوں بات سنیں پر مجال ہے کہ اثر ہو، بازوں پہ گرفت سخت تھی اور انشال کو اب درد ہو رہا تھا

مجھے کچھ نہیں سننا وہ منہ موڑتی بولی،

،لیکن مجھے سنانا ہے، میسج پہ تو بولتی تھکتی نہیں تھی اور سامنے ایسے لرز رہی ہو جیسے میں کوئی جن ہوں،

ہیں بھی آپ انشال کے منہ سے پھسلہ اور معیز کھل کر مسکرا دیا

مسٹر معیز مجھے درد ہو رہا ہے پلیز لیو می،،،، اب اس نے التجا کی،

شادی کرو گی مجھ سے... مختصر سا سوال تھا لیکن جزبات سے بھرا ہوا...انشال کا دل معمول سے زیادہ دھک دھک کرنے لگا

ہرگز نہیں انشال اب رو دی،

ایک تو روتی بہت ہو،

سوچ لو، منع کر رہی ہو، کل کو نہ کہنا،،

غصہ بھی بہت کرتی ہو اگریسیو لڑکی،

کریں جو مرضی جائیں جس کے پاس جانا ہے نہیں کرنی مجھے آپ سے شادی.... چھوڑیں اب وہ روتی ہوئی غصے سے بولی تو معیز نے اسے جانے دیا کیونکہ وہ جانتا تھا، اگر وہ ابھی چپ کراتا تو وہ اور روتی....

معیز نے لمبا سانس لیا

پاگل لڑکی، تمھیں تو میں کر لیتا ہوں سیدھا نکاح ہو جانے دو بس .... اور یہ تمہارا رونا تو میں ہمیشہ کے لیے بند کردو گا اب بس ولید کو آنے دو....وہ خود سے باتیں کرتا ٹیرس پہ ٹہلنے لگا....!!

انشال بھاگتی ہوئی کمرے میں جا چکی تھی

اور اب کیا کررہی ہوگی سب جانتے ہی ہیں

✿✿✿✿✿✿

مہر سر اسد کی کال آئی تھی وہ میرے ساتھ تمہیں گھر بلا رہے ہیں، مہر کے ساتھ پاس ہی بیٹھی روزی نے بھی سر اٹھا کر دیکھا، سر نے انکو کیوں بلایا مجھے کیوں نہیں،

لیکن کیوں آپ تو مینجر ہیں میرا وہاں کیا کام مہر کو ہاسپٹل میں ہوا واقع یاد آیا،

یہ تو اب سر ہی بتا سکتے ہیں چلو چلیں،

مہر کا زرا بھی دل نہیں تھا کہ دوبارہ جائِے اسد یا اسکی فیملی کے سامنے، عزت نفس اسے بہت پیاری تھی،

مجھے آج گھر جلدی جانا ہے نازلین ، ضروری کام سے آپ پلیز چلی جائں اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تو نازلین مسکرا دی

اچھا اتنا کیوں پریشان ہو رہی ہو سر کے بلانے پہ نہ جاو میں ہو آتی ہوں بتا دوں گی تمہارا...وہ کہتی ہوئی اٹھی اور چلی گئی،

سر کا گھر بوتیک سے زیادہ دور نہیں تھا

نازلین پہلی دفعہ جا رہی تھی، اور ڈرائور آیا تھا لینے اس کے کمرے تک ملازم نے ہی رہنمائی کی تھی،

اسلام علیکم سر،

اسد نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا

اور بیڈ پہ سیدھا ہو بیٹھا،

آئں مس مازلین بیٹھیں

کیسی طبعیت ہے آپ اب،،، نازلین صوفہ پہ بیٹھتی ہوئی بولی

بہتر ہوں کچھ آپ بتائّں کام کی کیا صورت حال ہے

جی سب اچھا جا رہا ہے

میٹنگ ڈیلے کردی گئی ہے آپ کے کہنے پہ،

گڈ ، میں نے مس مہر کو بھی بلایا تھا....

جی سر وہ انہیں کچھ کام تھا گھر اس لیے وہ آج نہجں آ سکیں،

ہمممم، کہیں اس دن کی وجہ سے تو نہیں آئیں....اسد نے سوچا،

مہر کے لیے نازلین کو بلایا تھا اور وہ آئی ہی نہیں....

چلیں ٹھیک ہے آپ مجھے ورک کی اپڈیٹ گھر آ کر دیا کریں اور مس مہر بھی آپ کے ساتھ آیا کریں انکا کام دیکھ کر اب میں سوچ رہا ہوں کہ انہیں سینئرز میں شامل کروں لیکن پہلے وہ آپ کے ساتھ رہ کر سمجھیں کام کو،

بہت اچھی بات ہے سر، مجھے بھی خوشی ہوگی، ویسے بھی وہ اکیلی ہی گھر کو چلا رہی ہیں....

اسد نے چونک کر دیکھا کیا مطلب

انکی فیملی اور کون کون ہے،

فیملی تو تھی اسکی سر، پر شوہر نے دوسری شادی کرلی ہے، وہ اب اپنے والدین پاس رہتی ہے، اس کے والد اور والدہ ہوتی ہیں بس، اور مہر ہے،

اور ان کے بچے کس ایج کے ہیں مطلب... کہ وہ ان کے ساتھ کیوں نہیں

سر تین بچے ہیں دو شادی شدہ ایک بیٹی ،اس کے اچھے فیوچر کے لیے ہی اسے باپ کے پاس چھوڑا ہے

اب طلاق مانگ رہی ہے لیکن شوہر بتمیز تنگ کررہا ہے

اسد کو وہ دن یاد آیا جب کوئی مرد اس پہ سڑک پہ غصہ کررہا تھا...

اووو ویری سیڈ، اللہ ان کے لیے آسانیاں فرمائے....اسد نے دعا کی تو نازلین بھی آمین کہا...

نازلین کچھ دیر تک اسے سارا ورک بتاتی رہی پھر اجازت لے کر گھر چلی گئی کیوں کہ بوتیک میں چھٹی کا وقت ہو چکا تھا...

اسد نے مہر کو سوچتے ہوئے لمبا سانس کھینچا....!!

نجانے کیوں وہ اس کے ذہن میں بھٹک رہی تھی....ورنہ باقی ورکرز تو اور بھی تھیں وہ مدد بھی کر دیتا تھا...لیکن مہر کو سوچ رہا تھا

✿✿✿✿✿✿

سلام تایا ابو شہری کھانا کھا کر رومی کی طرف چلا گیا تھا، چھوٹا سا گھر تھا انکا رومی کیچن میں اپنے بابا کے لیے چائے بناتی اداس سی شہری کو سوچ رہی تھی جب شہری کی آواز پہ چونکی، رومی کی ماں ساتھ والے گھر شادی کی ڈھولکی رکھی تھی ادھر گئی ہوئی تھی،

اکرم نے کھانستے ہوئے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی،

لیٹے رہیں تایاابو ،کیسے ہو برخوردار انہوں نے کھانسی پہ کنٹرول کرتے مسکرا کر کہا، میں ٹھیک ہوں لیکن آپ کی طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی، کیا میڈیسن نہیں لے رہے،

لے رہا ہوں یار بس عمر ہو گئی ہے اب، دوائیں بھی کہاں اثر کریں گی،

ابھی تو آپ نے اپنے نواسوں کے ساتھ کھیلنا ہے، اس نے رومی کو کیچن میں دیکھ لیا تھا اسلیے زور دیتا بولا

اکرم صاحب مسکرائے انشاءاللہ تم دونوں کو خوش رکھے،

تائی امی کدھر ہیں....

وہ زرا ساتھ والے گھر گئی ہے

رومیصہ بچے، کھانا لاؤ شہری کے لیے،

نہیں تایا ابو کھانا کھا کر آیا ہوں، چائے مل جائے تو...

ہاں ہاں کیوں نہیں رومیصہ چائے ہی بنا رہی ہے،

رومیصہ....اکرم صاحب نے پھر سے آواز دی، تو وہ ٹرے پکڑے باہر آتی بولی،

آ رہی ہوں بابا جان، شہری کی طرف اس نے نہیں دیکھا تھا،

شہری نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے چائے پکڑ لی،

معصوم سا چہرہر مرجھایا سا لگا، اداسی واضع تھی

چائے سے فارغ ہوئے تو تائی جان بھی آ گئیں، شہری ان سے بھی ملا اور پھر بولا، رومیصہ کو بولیں آ جائے تائی امی، کل کہہ رہی تھی کہ شام کو لینے آؤں، رومیصہ نے شہری کے جھوٹ پہ کھڑکی سے ہی اسے غصے سے گھورا،

ابھی بلاتی ہوں بیٹا، بچیاں گھر بستی ہوئی ہی پیاری لگتی ہیں، اللہ تم دونوں کو خوش رکھے، انہوں نے بھی دل سے دعا دی،

رومی چل آجا باہر ٹھنڈ بڑ رہی ہے شال وغیرہ اوڑھ کے رکھا کرو،

انہوں نے اندر آ کر کہا،

میں سوچ رہی تھی کچھ دن آپ دونوں پاس رک جاتی، امی،

وہ اتنے مان سے لینے آیا ہے اور وہ ندا تو ہے ہی ندیدی، اب کیا تم اماں سے مام کراؤ گی، مل تو لیتی ہو دن کو کونسا دور ہیں ہم، تو جا شہری کے ساتھ،

اور ابھی تک ، کوئی خوش خبری کیوں نہیں دی، شہری سے کہوں گی، کہ دونوں کسی ڈاکٹر کو چیک کرواؤ ہمیں بھی نواسے نواسیوں کی چاہ ہے، وہ رشنا تو سنا ہے امید سے اب، ولید اسے دبئی سے بھی آگے کہیں لے گیا ہے،

تم دونوں بھی آپس میں خوش ہو نا،،،

ماں کی باتوں کو سنتی وہ پھر سے سوچوں میں گم ہو چکی تھی،

آپ بچوں کی بات کررہی ہیں وہ فرصت سے پاس تک نہیں بیٹھتا.....رومیصہ نے آہ بھرتے ہوئے سوچا...

رومی کدھر کھو گئی ہے

ہاں امی، اچھا آپ فکر نہ کریں اور بابا کا خیال رکھیے گا چلتی وہ کہتی ہوئی ماں کو چومتی باہر نکل گئی شہری کو ہنوز نظر انداز کررہی تھی

چلتی ہوں بابا، پھر آوں گی آپ دوا وقت پہ لیتے رہا کریں اپنے بابا کا ہاتھ چومتی دروازے کی طرف بڑھ گئی تو شہری بھی اللہ حافظ کہتا اٹھ کھڑا ہوا....

✿✿✿✿✿

اس دن آپ کو مما کی بات بری لگی تھی میں مما کی طرف سے سوری کرتا ہوں ، اسد کے پاس نازلین اور مہر آئی تھیں، مہر آج بہانہ نہ کر سکی اس لیے نا چاہتے ہوئے بھی وہ چلی گئی. وہ اسد کے کمرے میں تھی، نازلین باہر کال سننے گئی تھی جب اسد نے شرمندہ سے لہجے میں کہا، کوئی بات نہیں سر، آپ سوری نہ کریں، مہر نے سنجیدہ لہجے میں کہا، مہر کی نگاہیں فرش پہ مرکوز تھیں، اسد نے مہر

کی طرف دیکھا اور آج ہی اسے اتنی توجہ سے دیکھ رہا تھا، چھتیس سینتیس برس کی مہر جو اپنی عمر سے زیادہ اس لیے لگ رہی تھی کہ خود پہ توجہ نہیں دہ، آنکھوں پہ حلقے بھی واضع تھے، سادہ سے لباس میں چادر اوڑھے، وہ کہیں سے بھی پر کشش نہیں لگ رہی تھی، اسد نے نگاہیں ہٹا لیں، اور پھر ہوش میں آتے ہوئے بولا،

آپ روزانہ مس نازلین کے ساتھ آیا کریں کام دیکھا کریں آپ جو ڈائنزائنز بنا رہی ہیں انکی ڈیمانڈ بہت زیادہ ہے، آپ کے ٹیلنٹ کا آپ کو فائدہ دینا چاہتا ہوں،

مہر نے سر اٹھا کر دیکھا، کیا وہ بھی اتنی قابل تھی کہ کوئی اس کے ہنر کو پہچان رہا تھا، مہر نے بری سوچوں کو جھٹک کر مسکرا کر اسد کا شکریہ ادا کیا،

میں تین دن بعد بوتیک آ جاؤں گا تب تک آپ اور مس نازلین مجھے آ کر ورک کی اپ ڈیٹ دیں گی، بات کرتے ہوئے اس نے سائڈ ٹیبل سے گلاس میں پانی ڈالنا چاہا لیکن بازو میں درد کی وجہ سے نہ کر سکا، مہر اٹھی اور پانی ڈال کر گلاس اسد کو دیا،

تھینک یو....

آپ کسی ملازم کو رکھ لیں روم میں ، خود کو آرام دیں، مہر نے اپنائیت سے کہا، وہ اسکا بوس تھا فکر فطری تھی

جی بہتر اسد مسکرا دیا،

نازلین کمرے میں آ چکی تھی، سوری سر وہ میری سسٹر کو کچھ ڈکومنٹس کی ڈیٹیلز بتانی تھی، زیادہ ہی دیر لگ گئ،

نو پروبلم آپ اب ویسے بھی فری ہیں کل بات ہو گی اب،

اوکے سر اپنا خیال رکھیے گا آپ کے بغیر بوتیک میں زرا بھی رونق نہیں ہے،

اسد پھر سے مسکرایا، انتیس سالہ اسد لمبا قد، ٹروزر پہ ٹی شرٹ پہنے، رف سی حالت میں بئیرڈ زدہ چہرہ لیے، ماتھے پہ آئے بال، وہ بہت اٹریکٹو لگ رہا تھا

دونوں اللہ حافظ کہتیں باہر نکل آئیں....

ان کے جاتے ہی عالیان کمرے میں داخل ہوا تھا،

اسد لیٹ لیٹ کر بور ہو گیا تھا عالیان کو دیکھ کر خوش ہوا....

کیسا ہے میرا بچہ، اور عالیان کی بات پہ اسد کا قہقہ گونجا،

تم نہ سدھرنا...... کیسے ہو،

بھئی ہم تو ہمیشہ ہی اچھے اور پیارے ہوتے ہیں آپ نے ہی بیڈ پہ قبضہ کیا ہوا ہے

ہاں میں بھی اکتا گیا ہوں پر مما تو روم سے باہر جانے نہیں دیتیں اس نے منہ بسورا

اسد اٹھ کر عالیان کے پاس صوفہ پہ آ بیٹھا تھا

چلو کرو ریسٹ اچھی بات ہے،

اچھا کیا لو گے چائے کافی،

جو دل ہے منگوا لو،

اسد نے ملازم کو آواز دی،

جی صاحب..؟

دو کپ چائے بھیج دیں ملازم ادب سے سر ہلاتا باہر نکل گیا

وہ لڑکی آج تمہارے گھر بھی آئی تھی، لڑکی نہیں سوری عورت،،، اسد نے مہر کے حلیے کو یاد کرتے کوریکشن کی،

ہاں وہ بوتیک میں کام کرتی ہے، اسی سلسلے میں،

اوووو اچھا، سوری ہی کر دیتے بیچاری کو،

جی جناب کر دیا ہے،

گڈ بوائے،

اور پھر دونوں ہی کافی دیر باتوں میں لگے رہے

✿✿✿✿✿✿

رشنا اور ولید نے سب کو خوش خبری دی تھی کہ وہ مما بابا بننے والے ہیں، سب نے کال کی تھی،

انشال بھی بہت خوش ہوئی ، اسے بچوں کا ویسے ہی بڑا شوق تھا

مہر نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا اور دونوں کے نام کا صدقہ نکال کر فقیر کو دے دیا، ساتھ بہت سی ہدائتیں دیں کہ رشنا کو کیا کھانا ہے کیسے رہنا ہے رشنا تو سب سے کال پہ بات کرتے ہوئے شرمائے جا رہی تھی اور ولید اس کی ایسی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا.....

بھائی آپ کب آئں گے، میرا یہاں اکیلے بالکل بھی دل نہیں لگ رہا، انشال روہانسی ہوئی، وہ اس وقت کمرے میں بیٹھی ولید سے باتیں کررہی تھی، میں بس ایک دو دن تک واپس آ رہا ہوں گڑیا،

معیز تمہارا خیال تو رکھتا ہے ناں،

معیز کے نام پہ انشال نے منہ بسورا، جی بھائی وہ اتنا ہی کہہ سکی،

اچھا چلو تم آرام کرو ہم ایک دو دن بعد ملتے ہیں

ٹھیک ہے بھائی ، وہ اللہ حافظ کہہ کر بیڈ سے اٹھی بور ہتق رہی تھی

نیچے لاؤنج میں آ گئی، وہاں کوئی بھی نہیں تھا،

کیچن سے پاپ کورن کا باؤل اٹھایا، اور ٹی وی لگا کر بیٹھ گئی،

ملازم سب اپنے اپنے کواٹر میں تھے، معیز باہر تھا، وہ روز شام کو کھانے کے بعد باہر واک کے لیے جاتا تھا

معیز دروازہ کھول کر لاؤنج میں داخل ہوا، انشال آس پاس سے بے خبر مووی دیکھنے میں مگن تھی اور ساتھ ساتھ پاپکورن کے ساتھ انصاف بھی ہو رہا تھا

معیز نے کیچن میں جا کر پانی پیا اور اس کی طرف بڑا، لیکن وہ ابھی بھی اپنے دھیان میں تھی،

معیز چپ چاپ ساتھ والے صوفہ پہ بیٹھ گیا اور اسے دیکھنے لگا،

کچھ دیر گزری تو انشال نے لاشعوری طور پہ اپنی لیفٹ سائڈ پہ دیکھا اور چینخ ماری

آہہہہہ......

معیز بدکا ارے کیا ہوا ہے ،

ا... آپ... آپ کب آئے اور کب سے ادھر ہیں ایسے کون آتا ہے، مہر کو کل شام والا منظر بھی یاد آیا جب اسنے شادی کا کہا تھا.... اپنے آپ کو اسنے نارمل رکھتے پوچھا، جیسے وہ بھول چکی تھی

میں ابھی کچھ دیر پہلے آیا ہوں، جب آپ بچوں کی طرح پوری ہی مووی دیکھنے میں مگن تھیں

ہاں تو آپ آواز دیتے، اور کیا مطلب مووی بس بچے ہی دیکھتے ہیں،

معیز حیران ہوا اور خوش بھی کہ وہ بولی تو سہی،

جی دیکھیں میں کب منع کررہا ہوں ، معیز نے مسکراہٹ دبائی

نہیں میں جا رہی ہوں کمرے میں آپ دیکھیں

مجھ سے ایسے بھاگتی ہو جیسے کھا جاؤں گا،

انشال بغیر کچھ کہے، اوپر جانے کے لیے اٹھ گئ،

معیز نے تاسف سے سر ہلایا اسکا کچھ نہیں ہو سکتا...

✿✿✿✿✿

رومی کمرے میں آکر دوپٹہ سائڈ پہ رکھتے لیٹنے کے لیے، بیڈ پہ جانے لگی تھی کہ باہر. سے آتے شہری نے پاس آکر اسے کندھوں سے پکڑے ڈریسر سے لگایا، میک اپ کی کچھ چیزیں رومی کے ہاتھ لگنے سے ادھر ہی گریں،

وہ حیران ہوئی اس اچانک افتاد پہ، کس سے پوچھ کر گئی تھی گھر....شہری نے سرخ آنکھیں لیے کہا،

رومی نے پہلی دفعہ شہری کا اتنا سرد لہجہ دیکھا

تم سے پوچھ رہا ہوں، اس نے بازوؤں پہ گرفت سخت کیے کہا،

کس سے پوچھ کر جانا چاہیئے تھا؟ اسنے بھی سنجیدگی سے کہا

کیوں اتنا بڑا شوہر نظر نہیں آتا یا شوہر مانتی ہی نہیں،

رومی نے سر اٹھا کر دوبارہ اسکی طرف دیکھا

تم نہیں مانتے یا میں وہ بھی پھٹ پڑی،

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس)اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSESSION

مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ، تم نے خود کہا تھا چلی جاؤ، تا کہ اپنی پسند کی لے کر آ سکو، رومی نے آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلا جو بہت مشکل لگ رہا تھا

آئندہ ایسے گئی بغیر پوچھے تو جان لے لوں گا،

اور دادو سے کیا کہہ رہی تھی

رومی اس کی شرٹ سے آتی مہک سے پگھل رہی تھی دل، شہری کی توجہ کے لیے تڑپ رہا تھا، وہ اپنے اس مجازی خدا کے ساتھ بے حد محبت کرنے لگی تھی ایک یہ سنگدل تھا

مجھے نہیں پتا جاؤں گی، رومی نے اسے کولر سے. پکڑ کر روتے ہوئے کہا،

تم نہیں چاہتے میرا ساتھ تو میں کیوں یہاں رہوں....وہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن اگلے الفاظ اس کے گلے میں ہی رہ گئے،

شہری نے اپنی جسارت سے اسکا منہ بند کر دیا تھا

شہری کی اس بے باکی پہ رومی کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا وہ اس کی شرٹ کو سختی سے دبوچ گئی، شہری کو جب محسوس ہوا کہ وہ اسکی پناہ میں تڑپ رہی ہے تو پیچھے ہٹا،

رومی نے لمبے لمبے سانس لیے،

وہ بھی تھک چکا تھا اس دوری سے اور اب تو رومی بھی اس کے لیے تڑپ رہی تھی ،

رومی اس کی بانہوں میں سرخ چہرہ لیے ہکلائی

یہ کیا کررہے ہو تم چھوڑو مجھے، وہ مچلی،

چپ آج بلکل نہیں بولو گی تم اور بولی تو بہت سختی کروں گا، بہت ہو گیا

آج بیوی کی ساری شکائتیں دور کرنے لگا ہوں وہ شرارت سے مسکرایا تو، رومی کا چہرہ اور گلنار ہوا،

شہری پلیز چھوڑو وہ.....

لیکن آج وہ کہاں سننے والا تھا، وہ کمرے کی لائٹس آف کرتا اس کی طرف بڑا تو رومی دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں مینچ گئی........

رات مسکرااا رہی تھی

✿✿✿✿✿

جاری ہے

قسط 10

رومیصہ کی صبح آنکھ کھلی تو شہری پاس ہی گہری نیند میں سو رہا تھا، رات کا منظر یاد کر کے رومیصہ کا چہرہ پہ گلال آیا، اور مسکراتی ہوئی فریش ہونے واشروم چلی گئی،

کچھ دیر بعد آ کر ڈریسر کے سامنے آئی اور ہیئر ڈرائر سے بال خشک کرنے لگی، یک دم اسکی نظر شہری پہ گئی تو وہ تکیے کو بازوں میں دبوچے اسے ہی دیکھ رہا تھا...

رومیصہ سٹپٹائی، پلکیں خودبخود جھک گئیں،

شہری اسکا یہ روپ دیکھ کر دلکشی سے مسکرا دیا،

ہمیشہ لڑنے والی گنگیسٹر بیوی آج شرما رہی ہے، کیوں خیر ہے ناں....اسنے چھیڑا، شہری پلیز،

اسکی محبت بھری التجا پہ شہری پھر سے ہنس دیا،

کیا ہے تنگ نہ کرو مجھے اٹھو، فریش ہو جاؤ،

تو تم اٹھاؤ ناں اچھی بیویوں کی طرح،،،گیلے بالوں سے جیسے فلموں میں ہوتا ہے

ایسی بے تکی فلمیں نہ تو میں دیکھتی ہوں نہ ہی مجھے پتا ہے

رات کو تو کافی کچھ کر رہی تھی.....

شہری نے پھر سے چھیڑا...اور اسے دیکھتے شرارت سے آنکھ ونگ کی،

رومی نے ہئر برش اٹھا کر اسکو مارا جو وہ کیچ کر چکا تھا.

باہر آ جانا فریش ہو کر...ہو ہی کوئی اس قسم کے انسان...وہ اپنی حیا چھپاتی باہر کو بھاگی تو شہری پر سکون سا مسکرا دیا....

وہ رات کا ہی بتا چکا تھا کہ وپ تصویر کسی اور کی نہیں ہے بلکہ رومی کی ہی ہے....

اور رومی نے پھر اسکی محبت کا جواب محبت سے دے دیا تھا.....دونوں خوش اور پر سکون تھے.

✿✿✿✿✿✿

نازی تم جانتی ہو مجھے یہ سب پسند نہیں ہے، اور میری عمر بھی تو دیکھو،

اووو کم آن بیب، نازلین نے اپنے ایکسنٹ میں کہتے ہوئے تاسف سے سر ہلایا،

تم کوئی بوڑھی نہیں ہوئی، پینتس سال کی عورتیں آج کل بیس کی بنی ہوئی ہیں اور تم ساٹھ کی لگتی ہو،

وہ دونوں اس وقت چھوٹے سے سلون میں موجود تھیں اور مہر بار بار اسے جانے کا کہہ رہی تھی

نازی نے اپنا ہاتھ مہر کے ہاتھ پہ رکھا، میں جانتی ہوں، تمہارے دکھ کو بھی سمجھتی ہوں لیکن کسی ایک شخص کے جانے سے اور شخص بھی وہ جو دھوکے باز اور غلط ہو تو پھر زندگی کو ایسے دکھوں کی نظر نہیں کر دیا جاتا، تمہاری ابھی ایک عمر پڑی ہے

یہ دنیا ہے جتنی تم معصوم بنو گی اتنا یہ دنیا سختی سے پیش آئے گی خود کو بدلو اپ گریڈ کرو....

ایک مثال بنو،

لائف بہت سے فیزز میں سے گزارتی ہے انسان کو، اور اا کے لیے خود کو تیار رکھنا چاہیئے، تم اب کماتی ہو، اور عمر سے تعلق توڑنا چاہتی ہو اس لیے اب خود کو پہلے سے مضبوط کرلو،

نازلین بولی تو بولتی ہی گئی، مہر نے لمبا سانس لے کر نازی کی طرح دیکھا.......کتنی اچھی تھی وہ، پل میں مہر کو ریلیکس کر دیتی تھی

سمجھ رہی ہو نا میری بات؟؟؟؟

جی سمجھ گئی میڈم، مہر بھی ہلکی پھلکی مسکرا دی،

نازی نے سب سے پہلے مہر کے ہیر اسٹریٹ کروائے، پھر اس کے چہرے پہ اسکن پولش کروایا، واپسی پہ آتے ہوئے، اسے ایک دو نئ چادر لے کر دی، اور کچھ اچھے اچھے ڈریسز بھی، پھر اپنی ہی گاڑی میں اسے گھر چھوڑنے کے لیے جب مہر کے محلے میں داخل ہوئی تو سب گاڑی میں بیٹھی مہر کو عجیب نظروں سے گھور رہے تھے،

مہر سر جھکا گئی،

باہر نکلیں دونوں تو گلی میں کھڑی عورتیں آپس میں باتیں کرنے لگیں....جنکی آواز مہر اور نازی دونوں سن سکتیں تھیں

شرم نہیں آتی لوگوں کو، عمر دیکھو اور کام دیکھو،

نجانے کب سے شوہر نکال چکا ہے اور اب پتا ہی کونسے ایسے کام کررہی ہے یہ مہر بی بی کے اتنی بڑی بڑی گاڑیاں محلے تک آ پہنچی ہیں...

مہر نے نازی کو آنکھوں سے چپ رہنے کا اشارہ کیا....لیکن نازی مہر جیسی نہیں تھی

نازلین جس نے بلیک جینز پہ وائٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی، کمر سے اوپر تک آتے لائٹ گولڈن ہیر گلے میں چھوٹا سا اسکاف جو مفلر کی طرح لپیٹا ہوا تھا بلیک ہائی ہیلز، قہ بہت اچھی پرسنالٹی رکھتی تھی، چلتی ہوئی ان تین عورتوں کے پاس آئی،....

یہ گلی میں پڑا کچرا دیکھ رہی ہیں آپ، نازی نے پاس ہی پڑے گند کے ڈھیر کی طرف اشارہ کیا.....

جیسے کراچی کی سڑکوں سے یہ گند کبھی صاف نہیں نا ہو گا ایسے ہی آپ کی یہ گندی سوچ بھی ہمیشہ گندی ہی رہنے والی ہے،

جاہلوں کے منہ بند کروانے سے بہتر ہے کہ خاموشی اس لیے میں بتاؤں گی نہیں کہ آپ کے محلے کی یہ مہر بی بی کیا کام کرتی ہیں....وہ تمسخر سے مسکراتی ہوئی، انکی طرف جھک کر کہہ رہی تھی....عورتوں کو تو اپنی بے عزتی پہ پتنگے لگ گئے،...

مہر نے اپنا سر پیٹا....یہ لڑکی نہیں سدھرے گی

اس سے پہلے کہ وہ عورتیں کچھ کہتیں نازی نے مہر کا ہاتھ پکڑا اور لکڑی کے دروازے سے جھکتی ہوئی دونوں اندر چلی گئیں....

✿✿✿✿✿

اگلے دن انشال آفس گئی تو معمول سے زیادہ خاموش تھی، وہ ایک سائٹ وزٹ کرنے جا رہے تھے،

معیز کے ساتھ اس کی اسسٹینٹ ماہا بھی تھی،

انشال معیز کے ساتھ بیٹھی ماہا کو دیکھ کر ضبط کی انتہا پہ تھی،

معیز کے آس پاس بھی کسی لڑکی کو دیکھنا اسکی روح کو فنا کر دیتا تھا اور یہ انسان جسے انشال کے جزبوں کی خبر ہی نہیں تھی یا پھر جان کر انجان بنتا تھا

وہ تینوں سائٹ پہ موجود تھے جب ماہا کہا، میم یہ فائل آپ ایک دفعہ چیک کر لیں تاکہ کل دوبارہ جب انجینئرز آئں تو آپ کو پوائنٹس کا پتا ہو،

انشال نے معیز کو گھورا.....معیز اسے ہی دیکھ رہا تھا انشال کے اس طرح دیکھنے پہ مسکرا کر کندھے اچکائے، انشال اور سلگ کر رہ گئی

آپ اپنے سر کو سمجھائیں، مجھے پتا ہے میرا کام، انشال کہہ کر دوبارہ گاڑی میں جا بیٹھی،

انشال کے رد عمل پہ ماہا نے گڑبڑا کر معیز کو دیکھا،،،

معیز کا رکا ہوا قہقہ ہوا میں فضا میں بلند ہوا ....

سوری ماہا،

شی از جیلس......

اووو آئی سی، ماہا نے زرا دور کھڑی گاڑی میں بیٹھی انشال کو دیکھا تو وہ بھی اب مسکرا دی،

بہت کیوٹ ہیں وہ...ماہا تین سال سے معز کے ساتھ تھی، ماہا اپنی ماں کے ساتھ اکیلی رہتی تھی، معیز نے ان دونوں بے سہارہ کو چھوٹا سا فلیٹ لے کر دیا اور پھر ماہا کو آفس رکھ لیا وہ اسے بہنوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتا تھا.... لیکن آفس کے باہر....

کیوٹ نہیں ڈینجرس ہے، جنگلی بلی،

ماہا معیز کے القبات پہ ہنس دی،

خوب تنگ کرنے والی ہے آپ کو فیوچر میں....

دیکھتے ہیں فلحال تو وہ تمہیں دیکھ کر کچھ نہ کچھ ضرور کرے گی.....

میں سمجھا دوں اگر آپ کہیں تو......ماہا نے پوچھا

ارے نہیں، میں کر لوں گا سیٹ بس زرا کام کو سیٹ کرلوں پہلے، تم چلو اب انجینیر آگیا ہے....معیز کے سیل فون پہ کال آئی تو وہ کہتا ہوا آگے بڑ گیا اور ماہا بھی پیچھے پیچھے.....!!!

انشال آنسوؤ بہاتی گاڑی میں بیٹھ کر دونوں کو دیکھ رہی تھی اور اسنے اچانک ایک فیصلہ لیا تھا....پاکستان واپس جانے کا فیصلہ....

✿✿✿✿✿

ابو جی یہ لیں پیسے، میرے چھ ماہ پورے ہونے پہ سر نے بونس دیا ہے،

مہر نے محبت پاش نظروں سے اپنے بوڑھے باپ کو دیکھا،

جو حیرانگی سے کبھی مہر کو دیکھتے تو کبھی پاس ہی چار پائی پہ بیٹھی مہر کی ماں کو،

بیٹیوں کی کمائی کھاتے ہوئے کون سا باپ اچھا لگتا ہے مہر،

اور کتنی دفعہ کہا ہے میں کماتا تو ہوں کیوں تم لوگوں کی باتیں سنتی ہو...

زندگی جب ہر موڑ پہ زلیل کیا ہو، ہر دفعہ دکھ دیا ہو تو پھر انسان بڑا ڈھیٹ ہو جاتا ہے ابو جی، پھر دنیا کی فکر نہیں رہتی نا ہی دنیا کے دیئے جانے والے دکھوں کی پروا رہتی ہے مجھے اب ان دکھوں کی اتنی عادت ہوگئی ہے کہ زندگی میں کوئی خوشی چاہتی ہی نہیں،

بس میرے بچے خوش رہیں میری تاریک زندگی کا سایہ میری بیٹی پہ نہ پڑے، بس یہی دیا کرتی ہوں،

مہر نے ماں کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں ابھی بھی یہی تھا کہ مہر لوٹ جا........

مہر نے سنا تھا کہ اپنا مرد ہاتھ بھی اٹھا دے تو سر کا تاج ہی رہتا ہے، بیس سال اس نے سر کا تاج ہی تو بنائے رکھا تھا عمر کو، پہلے ماں باپ کے لیے شادی کر کے چلی گئی پھر بچے ہوئے تو ان کے لیے

سارہ زیادتیوں پہ کمپرومائز کر لیا.... لیکن آخر پہ ملا کیا، اتنے صبر اور اتنے سمجھوتی کرنے پہ عمر نے بیس سالوں بعد دیا بھی تو ایک تھپڑ وہ بھی اس لیے کہ اپنے حق کے لیے بولی تھی.....

اسے آج بھی یاد تھا جب اسکی اماں نے کہا تھا کہ سارے مرد دودھ کے دھلے یا مکمل نہیں ہوتے، کوئی بے روزگار، کوئی نشے کا عادی یا کسی اور بری عادت میں ملوث ہوتا ہے اور انکی عورتیں چھوڑ نہیں دیتیں،

وہ سادی عادتوں کو اپنا لیتی، زلت سہہ لیتی لیکن دوسری عورت وہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتی تھی،

مہر نے سوچوں سے نکل کر ان دونوں کو دیکھا

ابو جی یہ کہاں لکھا ہے کہ عورت کی کمائی کھانا برا ہوتا ہے یہ ساری باتیں تو بس عورت زات کے لیے ایک رکاوٹ ایک جال بنا دی گئی ہیں کہ وہ کچھ کر ہی نہ سکے،

اسلام نے تو کہا ہے نوکری کرو، جائز طریقے سے سب کام کیے جانے کی جب اجازت ہے تو پھر معاشرے نے کیوں یہ بے تکی پابندیاں عورتوں کے لیے رکھی ہیں

اتنا دل کرتا تھا کہ آپ کا بیٹا بنوں، آپ کو کما کر دوں، تاکہ اس بڑھاپے مں بھی آپ کو خوار نہ ہونا پڑے،

آپ کی بیٹی نے لوگوں کا سوچنا چھوڑ دیا ہے آپ دونوں بھی نہ سوچیں،

تم کب سے اتنی بہادر بن گئی ہو مہر، انہوں نے نم آنکھوں سے کہا،

میں اتنی بہادر نہیں ہوں جتنا آپ سوچ رہے ہیں لیکن ہاں میں نے بس لوگوں کی پروا کرنی چھوڑ دی ہے....

میری زندگی کا سب سے خاص دن ہے یہ کہ اپنے ابو کو اپنے کمائے پیسے لا کر دوں،

اور دیکھیں، وہ دن آ ہی گیا،

مجھے تو لگتا تھا میری زندگی بس رک گئی ہے

کیا کروں گی کیا ہو گا سمجھ نہیں تھی لیکن اللہ ایک راستہ بند کرے تو دس کھول دیتا ہے

اور انہیں دس راستوں کی طرف میں گامزن ہو چکی ہوں،

آپ میرا ساتھ دیں گے نا....آپ کو تو فخر ہونا چاہئے،

اس نے اپنے ابو کے آنسوؤ صاف کرتے ہوئے کہا،

پاس بیٹھی سکینہ نے بھی اپنی بوڑھی پوروں سے چہرہ صاف کیا....

مجھے پہلے بھی فخر تھا اپنی بچی پہ اور اب بھی ہے،

چلو پھر آج میں یہ پیسے خوش ہو کر لیتا ہوں اور تمہیں یہ نہیں کہوں گا کہ تم میرا بیٹا ہو،

بیٹیاں...بیٹیاں ہی ہوتی ہیں اور تمہارا مقام کسی بیٹے سے کم نہیں انہوں نے روتے ہوئے مہر کو ساتھ لگایا تو وہ بھی پرسکون ہو گئی......

ان دونوں کی رضا مندی ہر کام کے لیے ضروری تھی....اور

اب وہ خود کو اور مضبوط محسوس کر رہی تھی

✿✿✿✿✿✿✿

یار تم کیا رات کی مجھ سے ایسے بھاگ رہی ہو جیسے میں کوئی بھوت ہوں،

شہری نے منہ بسور کر رومی سے کہا وہ کیچن میں تھی اور شہری کافی دیر کا کمرے میں تھا لیکن رومی پانی دینے کے بعد نظر ہی نہیں آئی تو وہ پیچھے ہی آ گیا

میں تمہیں منہ دکھاؤں کے کام کروں،

رومی نے ہنسی دبائی

ابھی تو ایک بھی بچہ نہیں آیا میرا اس دنیا میں اور بچوں کی ماں کاموں کی دہائی دے رہی ہے،

جب درجن بچے تمہارے آگے پیچھے ہونگے پھر کیا ہوگا میرا....

رومی نے درجن بچوں پہ گھوم کر شہری کو دیکھا جو پیچھے کھڑا فریج سے کچھ کھانے کے لیے نکال رہا تھا

تم نے کیا کارخانہ کھولنا ہے بچوں کا، رومی نے دانت پیس کر کہا،

اسکی ایسی باتوں پہ چہرے پہ گلال بھی آیا تھا

نہیں تو بارہ کونسا زیادہ ہیں، جانتی ہوں میرا ایک دوست ہے پٹھان، وہ پندرہ بہن بھائی ہیں....شہری دانت نکالتا ہوا اس کے سامنے شلف پہ جا بیٹھا...ہاتھ میں آئس کریم کا باؤل تھا......

شہری.......رومی زچ ہو کر تقریباً چینخی......

ہاہاہاہا.....اچھا نہیں کرتا....ویسے سوچو نا جو کہہ رہا ہوں دادو بھی کہہ رہیں تھیں کہ وہ اکیلی اداس رہتی ہیں...شہری اب شلف سے اتر کر اس کے پیچھے کھڑا سرگوشیوں میں کہہ رہا تھا....رومی کی اسکی قربت پہ جان فنا ہونے کو تھی.

وہ بول ہی نہ سکی،

شہری نے اس کے چہرے پہ جھولتی بالوں کی لٹ کو کانوں کے پیچھے اڑسا تو رومی کانپ کر رہ گئی....

شہری پلیز....وہ کانپتی ہوئی آواز میں اتنا ہی کہہ سکی،

افففف یہ نزاکتیں یہ ادائیں....

کہیں ہم مر ہی نہ جائیں....

رومی اس کی بے تکی شاعری پہ، ہنسی ضبط کی،

آپ باہر جانے کیا لیں گے ہاتھ میں پکڑی چھری کی نوک کو شہری کی طرف کیے پوچھا....

ہم آپ کو لیں گے جناب....وہ کہاں چپ ہونے والا تھا.

میں دادو کو بلاتی ہوں اپنا ٹھرکی پوتا سھنبالیں...وہ پیچھے کو مڑی تو شہری جلدی سے بولا... توبہ استغفار اب بیوی سے پیار بھی ٹھرک ہے ....جا رہا ہوں، رات کو آؤ زرا کمرے میں بتاتا ہوں کہ کتنا ٹھرکی ہوں میں....وہ جاتے ہوئے بھی چھیڑ گیا

رومی نے جھرجھری لی اور کام کی طرف متوجہ ہوئی..... آج دونوں نے شام کو مہر سے بھی ملنے جانا تھا اس لیے وہ جلدی ہی سارے کام ختم کرنا چاہتی تھی...

✿✿✿✿✿.

مجھے لگتا ہے آپ کو کسی ڈاکٹر کے پاس جانا چاہئے، ماہا کیب پہ اپنے گھر جا چکی تھی اب واپسی پہ انشال اور معیز ہی تھے. معیز نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے کہا،

کیوں مجھے کیا ہوا ہے انشال نے نا سمجھی سے پوچھا وہ معیز کو دیکھنے سے گریز کر رہی تھی اس لیے باہر دیکھتے ہوئے بولی، مجھے نا کوئی دماغی مسلہ لگتا ہے

معیز نے معصومیت سے کہا

انشال نے صدمے سے معیز کی طرف دیکھا....اسکا چہرہ سنجیدہ تھا

کیا مطلب ہے اب اس بات کا میں آپ کو پاگل لگتی ہوں

حرکتیں مشکوک ہیں آپ کی، ماہا سے روڈلی کیوں بولی ؟ وہ کیا کر رہی ہے بیچاری....

آپ سے نہیں اس سے کہا ہے اور اب آپ کیا مجھے کسی سے بات کرنے پہ بھی ٹوکیں گے....انشال شروع ہو چکی تھی ، سب سے کم بولنے والی معیز کے سامنے بہت بولتی تھی

اور جب میرا کوئی کام نہیں ہوتا تو مجھے کیوں آپ ساتھ لے جاتے ہیں سائٹس پہ.....انشال اب پھر سے باہر دیکھ رہی تھی

انشال تم بچی نہیں ہو یار، ماہا میری ورکر ہے، اس دن گھر میں میری کلائنٹ سے مس بیہو آج ماہا سے، اچھا تو نہیں نا لگتا....معیز نے اب اسے پیار سے سمجھانا چاہا......

آپ کو کیسے سمجھاؤں کہ مجھ سے آپ کے پاس آپ کا سایہ بھی برا لگتا ہے، وہ سوچ کر رہ گئی لیکن کہا کچھ نہیں....

اور میں نے شادی کے لیے پوچھا تھا تم سے....معیز جانتا تھا ویسے تو وہ بھاگ جاتی تھی سو موقع اچھا ہے سفر کے دوران بات تو کر سکتا تھا

انشال نے شکوہ کناں نظروں سے معیذ کی طرف دیکھا،،،معیز کی نظر بھی ملی تو اس کی بیٹ مس ہوئی

اتنی محبت ہے اس لڑکی کو مجھ سے....معیز نے جھرجھری لی.....

میں آپ کو بتا چکی ہوں پہلے بھی کہ نہیں کرنی شادی، اور پلیز دوبارہ مجھ سے ایسی بات مت کیجیے گا....

لیکن مجھے تو کرنی ہے نا...معیز نے زو معنی کہا،

انشال اس کے بدلتے لہجے سے ہی کنفیوز ہو رہی تھی

پلیز...چپ کر جائیں....انشال نے کہہ کر آنکھیں بند کرلیں اور سیٹ سے ٹیک لگا کر نہ بولنے کا سائن دیا...معیز چپ ہی رہا پھر لیکن نظریں بار بار انشال کے سراپے پہ بھٹک رہیں تھیں......اور انشال اسکی لو دیتی نظروں سے انجان نہیں تھی

✿✿✿✿✿✿

ارے مما آپ تو کتنی پیاری لگ رہی ہیں...رومی بھی اب مہر کو مما کہتی تھی وہ شہری کے ساتھ اسے ملنے آئی تھی...شہری نے بھی ماں میں آئی تبدیلی کو غور سے دیکھا،

مہر مسکرا دی، بس پھر دیکھ لو، وہ بچوں کو سامنے دیکھ کر بہت خوش ہو چکی تھی

اور آپ کے بال بھی کتنے سلکی ہو گئے ہیں، چہرے پہ بھی کتنا گلو ہے، رومی چہک رہی تھی

شہری بھی اسکی باتوں پہ ہنس دیا پھر شرارت سے بولا

مما اپنی بہو کو بھی کوئی ٹوٹکہ بتا دیں ، میری تو زندگی خراب کردی ہے آپ لوگوں نے اس موٹی کالی بھینس سے شادی کر کے...اور شہری کی شرارت پہ مہر اور سکینہ بیگم نے اپنی امڈ آنے والی ہنسی کو بریک لگایا....جب کہ رومی نے صدمے سے شہری کو دیکھا

کیا کہا...موٹی اور کالی....میں تمہیں بھینس لگتی ہوں

تم رکو ابھی اس نے پاس پڑے شاپر میں سے سیب نکالا اور اسکو مارا....لیکن ہمیشہ کی طرح وہ کیچ کر چکا تھا

تو نہیں ہو کیا؟؟؟ شہری نے آنکھیں ٹپٹپا کر لڑکیوں کی طرح کہا،

شہری کیوں تنگ کرتے ہو اسے، مار کھاؤ گے،

مما یہ گھر پہ بھی ایسے ہی تنگ کرتا ہے، رومی نے شکائت کرنا چاہی.....

کیا کرتا ہوں بتاؤ مما کو.....شہری نے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا تو...رومی اپنی ہی بات پہ فوراً بات بدلی.....

تم تو چپ رہو، مما سے باتیں کرنے دو.

نانو، میرا دل کرتا ہے میں بھی ادھر ہی آ جاؤں مما کے پاس..شہری اب سنجیدہ تھا

نہیں شہری، ادھر دادا دادو کا خیال کون رکھے گا اور یہ گھر ہے رومی کو رکھنے والا....ملتے تو ہو آئے دن

بس تم لوگ خوش رہو میں اسی سے پرسکون ہوں....مہر نے کہا

شہری انشال سے بات کرتے ہو ناں، تم بھی کیا کرو اکیلی وہاں پتا نہیں کیسے رہتی ہوگی ٹھیک بھی ہوگی یا نہیں....مجھ سے بات تو کرتی ہے لیکن بہت چپ چپ لگتی ہے اب

اللہ اپنی امان میں رکھے میرے بچوں کو.....

کرتا ہوں بات مما، رومی نے بھی کافی دفعہ کی ہے،

ایسے ہی اداس ہوگی آپ کے بغیر ویسے تو سب ٹھیک ہے ادھر...شہری نے انکی فکر دور کی

اچھا مما یہ کچھ پیسے رکھ لیں...

شہری نے والٹ سے نکالتے ہوئے کہا تو مہر نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ دیا

جب ہوتی تھی ضرورت تو اپنے بیٹے سے لیتی تھی

اب میرے پاس ہیں پیسے اتنے کہ تمہیں بھی دے سکتی ہوں اب وہ مسکرائی،

تو شہری ہنس دیا.

ٹھیک تو ہیں نا آپ؟؟؟

اس نے مہر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا. جہاں صرف ویرانی تھی....جان لیوا ویرانی....

ہمممم انہوں نے بس اتنا کہا تو شہری بھی خاموش ہو گیا....

پھر کچھ دیر بیٹھے اور واپس چلے گئے.....

اور مہر پھر سے پرانے دنوں میں کھو چکی تھی

✿✿✿✿✿✿

رشنا اور ولید کو آئے دو دن ہو چکے تھے، ولید آج آفس جانے لگا تھا جب انشال نے کہا، بھائی میں پاکستان جانا چاہتی ہوں...وہ لاؤنج میں رشنا کے پاس بیٹھی تھی، معیز آفس جا چکا تھا.

کیوں کوئی مسلہ ہوا ہے ولید اس کے سامنے والے صوفہ پہ بیٹھ چکا تھا کسی کچھ کہا تو نہیں...وہ فکر مند ہوا

رشنا نے بھی حیرانگی سے پوچھا کہ اچانک کیا ہوا ہے اسے

نہیں بھائی بس ایسے ہی آپ پلیز میری ٹکٹ کروا دیں،

اچھا چلو شام کو معیز آتا ہے تو....

نہیں...

ولید کی بات ٹوکتے ہوئے انشال بولی

نہیں بھائی آپ خود کروا دیں، سارے میرے کام آپ ان سے کہتے ہیں مجھے اچھا نہیں لگتا سو پلیز... آپ اگر کروا دیں تو ٹھیک وہ نظریں جھکا کر بولی،

انشال عجیب ہو چکی تھی اور ولید کو لگتا تھا شاید پیرنٹس کی وجہ سے، اس لیے اسے وقت دے رہا تھا

اچھا تم پریشان مت ہو جیسے میری گڑیا کہے،

وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہتا ہوا باہر نکل گیا...

انشال آج گارڈن دیکھیں....رشنا کے ساتھ وہ ابھی تک زیادہ فرینک نہیں تھی لیکن رشنا نے پھر بھی محبت سے پوچھا

کیوں نہیں، میری بھابز کہیں اور میں منع کروں وہ ہلکی پھلکی ہوتی مسکرا کر بولی تو رشنا بھی خوش ہوئی اور دونوں گھر کی پچھلی طرف چلیں گئیں جہاں چھوٹا سا مگر پھولوں سے بھرا ہوا گارڈن تھا...وہاں ہر قسم کے پھول موجود تھے....اور ان کی دیکھ بال کے لیے ایک مالی بھی موجود تھا.....

✿✿✿✿✿

تم نے کیا قسم لی ہے کہ اپنے شوہر کو بس ستاؤ گی... شہری نے دیکھا وہ کب سے بس کپڑے پریس کرنے میں لگی تھی اور شہری بیڈ پہ بیٹھا اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا

رومی اسکی جسارتوں کو جان چکی تھی اس لیے خود کو مصروف ظاہر کر رہی تھی...

شہری کی آواز پہ پیچھے کو مڑی....تو تم کیا چاہتے ہو...انداز لڑاکا عورتوں جیسا تھا، شہری نے بغور اسے دیکھا......بتاؤں....؟

آنکھوں میں شرارت تھی

نہیں سو جاؤ چپ کر کے،

ایسے تو ہر گز نہیں....وہ بضد ہوا،

مما کو بتایا کہ تنگ کرتا ہوّں، دادو کو بھی بتایا کہ تمگ کرتا ہوں

میری ساسوں ماں نے کہا ہے کہ بیٹا کوئی نواسی نواسا دو،،، تو میں سب کی شکائت دور کرنا چاہتا ہوں

اس نے زومعنی لہجے میں کہا تو رومی کے جسم میں پھریری سی دوڑ گئ

اب تم آتی ہو یا میں ادھر ہی آوّں اور پھر میں اپنے طریقے سے یہاں لاوّں گا....

رومی اس کی بات سن کر جلدی سے بیڈ کی دوسری طرف آ کر لیٹ گئ اور پاوّں سے سر تک کمفرٹر اوڑھ لیا.....شہری اسکی حرکتوں میں سر ہلاتا ہنس دیا اور پھر کمفرٹر میں گھستے اسے اپنی پناہوں میں لیا...

✿✿✿✿✿✿

ولی میں پاکستان جا رہا ہوں کچھ. دنوں کے لیے تم اب زرا آفس پہ توجہ دو جب دیکھو بیوی کے پلو سے لگے ہوتے ہو.....

معیز کی بات پہ ولید نے گھور کر دیکھا... تمہاری تو اب ہے نہیں تو مجھ سے جیلس کیوں ہوتے ہو...ولی نے بھی چھیڑا....

معیز کے سامنے اچانک انشال کا سراپا گھوم گیا...

کوئی نا ہمیں بھی جلد ہی ملنے والی ہے.....اس نے بس دل میں سوچا وہ شہری کو بعد میں بتانا چاہتا تھا

کیا سوچ رہے ہو....بیوی کو...ولی پھر سے بولا

بس بھی کرو....معیز نے مکا جھڑا اسے تو وہ ہنس دیا

اچھا خیر ہے کیوں جانا چاہتے ہو....ولی نے ابھی نہیں بتایا کہ انشال بھی جانا چاہتی ہے

مما سے ملنے جا رہا ہوں اداس ہیں وہ...اچھا چلو ٹھیک ہے چلے جانا....

پھر دونوں کام کو دیکھنے لگ گئے

✿✿✿✿✿

اسد اب بوتیک آنے لگا تھا آج مہر معمول سے ہٹ کر زرا لیٹ آئی تھی،

جیسے ہی آئی تو کیبن میں بیٹھے اسد کی نظر اس پہ پڑی، آج پہلے کی طرح عجیب حلیے میں وہ بلکل بھی نہیں تھی، پہلے کپڑے بھی ملگجے سے ہوتے تھے چہرہ بھی حلقوں کی وجہ سے سیاہ اور مرجھایا ہوا لگتا تھا لیکن آج سادہ سے شلوار قمیض میں جن کی فٹنگ بھی اسے آج اچھی تھی کیوں کہ نازی نے ریڈی وئر جو لے کر دئے تھے....نئ چادر سلکی بالوں کی لٹیں وہ بار بار پیچھے کررہی تھی جو چہرے پہ آ جھولتی....

نکھرا ہوا چہرہ، سب کو ہی اسکا یہ چینج اچھا لگا تھا

اسد نے اپنے خیالات کو جھٹک کر فائل کی طرف دیکھا

نازلین دیکھتے ہی مسکرا اٹھی

واؤووو مائی ینگ لیڈی

بہت پیاری لگ رہی ہو،

مہر نے اسے گھوری سے نوازا وہ زرا جھجک رہی تھی

وہ بیٹھی ہی تھی کہ اسد نے مہر کو کیبن میں آنے کا کہا

وہ اٹھ کر سر کے پیچھے چل دی

جی سر.... نظریں کیبن میں موجود چیزوں پہ تھیں اسد کی طرف نہیں.....

آپ بھی آج سے کلائنٹس کو ڈیل کریں گی

مہر نے نا سمجھی سے دیکھا اسے کہاں آتا تھا یہ سب،

میٹنگز میں سب اتنے زیادہ پڑھے لکھے لوگ ہوتے تھے

جی سر میں کیسے؟

اس نے اب اسد کی طرف دیکھا

کیوں آپ کو کیا ہے. اسد کا لہجہ نارمل تھا

مطلب آپ کو شاید علم نہیں میں بس میٹرک پاس ہوں

اتنے ہائی فائی لوگوں کو ڈیل کیسے کروں گی

اووو اسد نے تو یہ سوچا ہی نہیں....

لیکن آپ بہت ٹیلنٹڈ ہیں اور میں چاہتا ہوں آپ بہت آگے جائیں

چلیں پہلے کچھ اور سوچتے ہیں آپ مس نازلین کو اندر بھیجیں....

وہ اوکے کرتی باہر نکل گئی

اسد اسے آج عجیب ہی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

مہر نے دیکھا تھا اس کی آنکھیں بہت کچھ کہہ رہیں تھیں

نہیں لگتا ہے میں ہی زیادہ سوچ رہی ہوں ، وہ کافی چھوٹے ہیں مجھ سے میں غلط سوچ رہی ہوں وہ خود کو کوستی نازلین کے پاس گئی.....

جی. سر آپ بلایا،

نازی اجازت لے کر اندر آئی

ہمممم ایک کام ہے کریں گی

یس بتائیں آپ، ہمیشہ کی طرح ہشاش بشاش موڈ میں بولی

اپنی دوست کے ہنر کو دنیا تک لانے میں میری مدد کریں... آئی ہوپ سو آپ بھی یہی چاہتی ہونگی

آپ پلیز کلئرلی بتائیں....اسے سمجھ تو آئی تھی پر اچھے سے جاننا تھا کہ سر کیا چاہتے ہیں

مطلب کہ مس مہر کو مسلہ ہے نالج کا انگلش کا، کہوں کہ جو کلائنٹ آؤٹ آف ڈور سے آتے ہیں ان کے سامنے بھی مس مہر کو مسلہ نہ ہو،

ان کے ڈیذائینز سب سے زیادہ ڈیمانڈڈ ہیں،

آپ ان کو کسی ٹیوٹر کے پاس لے کر جائیں ، تھوڑا بہت چینج تو لازمی چاہیئے ہوتا ہے دنیا میں آگے آنے کے لیے آپ سمجھ رہی ہیں نا....

جی سر مگر آپ انکی اتنی فکر کیوں کررہے ہیں...نازی نے دل میں مچلتے سوال کو زبان دی تو اسد مسکرا دیا

یہ بھی بتا دوں گا آپ جو کہا ہے وہ کر دیں...

جی سمجھیں ہو گیا

میں تو پہلے ہی اس کے پیچھے لگی ہوئی ہوں کہ بدلے خود کو اب تو وجہ بھی مل گئ ہے

ہمم گڈ...اب آپ جا سکتی ہیں اسد نے کہا تو وہ باہر نکل گئ

✿✿✿✿✿✿

عمر اور ندا زیادہ تر ندا کے فلیٹ پہ ہی ہوتے تھے لیکن جب دل کرے گھر بھی آ جاتے تھے

آج عمر نے ایک بہت بڑے ڈیلر کے ساتھ ڈیل کرنی تھی اور ڈیلر کی بات سن کر عمر کی رگیں تن گئیں وہ چپ چاپ وہاں سے اٹھ آیا ندا بھی اس کے پیچھے لپکی تھی

یہ کیا طریقہ ہے عمر.....تم جانتے بھی ہو اگر یہ ڈیل ہمیں مل گئ تو پرموشن ہو گا اور ہم پھر کسی کے محتاج ہر گز نہیں رہیں گے اپنا گھر لیں گے سکون سے الگ زندگی گزاریں گے.....تم جانتی بھی ہو اس کمینے نے کہا کیا ہے

اوو کم آن عمر، وہ پسند کرتا ہے انشال کو اور میں جانتی ہوں مجھے کیا پتا تھا تم اسکی بات پہ ہائپر ہو جاؤ گے

کیا مطلب تم کیسے جانتی ہو.....

وہ ہمدان ہے میری ایک دوست کا بیٹا، اور میرے موبائل میں ایک دن میری دوست اسے اور بھی لڑکیوں کی پیکچرز دیکھتے ہوئے اس نے انشال کو دیکھ لیا تھا اور وہ نکاح چاہتا ہے تم کونسا اسے بیچ رہے ہو

جسٹ شٹ اپ ندا.....عمر آگ بگولہ ہوا

ندا پاؤں ٹپکتی واک آؤٹ کر گئ

عمر نے لمبے سانس لے کر خود کو ریلیکس کرنا چاہا......!!

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

وہ مسلسل سوچوں میں ڈوب چکا تھا

✿✿✿✿✿✿

تم یہاں کیا کررہے ہو....معیز نے ولی کو دیکھا وہ روڈ پہ کھڑا کسی کو کال کررہا تھا شاید....

معیز کی آواز پہ چونکا، وہ یار کیا بتاؤں، ولی کو ناچار بتانا پڑا

کیا وہ،

وہ نا گڑیا واپس جانا چاہتی ہے تو ٹکٹ کے لیے ایا ہوں

اب معیز حیران ہوا...پہلے تو انشال کے واپس جانے پہ پھر

ولی کی بات پہ غصہ آیا...تو کل جب میں کہا کہ جا رہا ہوں تو مجھے بتا دیتے، چوری تو ایسے آئے ہو جیسے مجھے تو جانتے ہی نہیں یاجھ سے کوئی انسکیورٹی....معیز کو لگا شاید انشال کچھ کہہ دیا ہو وہ تھی بھی تو ایسی پاگل سی

ارے نہیں اتنا لمبا نا سوچ...وہ گڑیا نے کہا تھا کہ میں سارے کام تم سے کرواتا ہوں اس کے... سو یہ سوچا خود کرتا ہوں، ولید نے ہنستے ہوئے کہا

لیکن معیز کو سمجھ آگیا تھا اور اب وہ اس کے ساتھ جا رہی ہے تو دل خوش ہوا اسکا..

لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ پاکستان جا کر قسمتیں بدلنے والی تھیں....

✿✿✿✿✿

جاری ہے

نوشیبہ الیاس

پاکستان میں ناول کی لوکیشن کراچی کی ہے اور آوٹ آف ڈور دبئ کی_

آخری قسط

رات، شیشے کے سامنے بیٹھے

دیر تک جائزہ لیا خود کا

گہرے حلقوں میں کھبی آنکھیں تھیں

اور، آنکھیں بھی نری خالی تھیں

ہائے! کاجل فرار تھا انکا

پشیمانی سی پشیمانی تھی

ناک کی توند پہ جولالی تھی

خاک کی تپتی اک پیالی تھی

شعر کہنے کی مشق جاری تھی

سانس بھی جان لیوا سالی تھی

خشک لب جانے کب کے ترسے تھے

گویا بیداری ہی میں لرزے تھے

دشت پھیلا ہوا تھا، گالوں پر

ریت کا اک نشان بھی نہ تھا

درد کے کارواں تھے تھوڑی پر

مولی گاجر تھے بال ماتھے پر

بندے کانوں میں تیرگی کے تھے

ہار گردن میں طوق کی مانند

الجھنیں، گوندگوندھا تھوں سے،

قلم تک چھوٹ چھوٹ جاتا تھا

اگلے پچھلے نشاں، نہیں مٹتے

پیروں پہ آبلے ہیں سالوں کے

ذہن پہ تھی حنارویوں کی

منتظر دل، شکستہ راہیں تھیں

اگتے کانٹوں سے سینہ چھلنی تھا

روح، بے زخم آہیں بھرتی تھی

ایک شیشے کے سامنے تھی میں

ایک، شیشہ تھی میں میرے آگے

رونگٹے مست تھے نگاہوں میں

لوریاں ڈھس رہی تھیں شنوائی

خودخودی میں تھی ڈوبنے والی

نیند، آغوش میں جو نہ لیتی

نیند، آغوش میں جو نہ لیتی

آج چھ ماہ بعد مہر خود کو آئینے کے سامنے دیکھ کر غزل کے بول مدھم سی آواز میں گنگنا رہی تھی, کتنی بدل گئی تھی وہ یا یوں کہنا بہتر تھا کہ حالات نے اسے بدل کر رکھ دیا تھا

ڈری سہمی اور چپ رہنے والی مہر آج چھ ماہ کا انگلش کورس مکمل کر چکی تھی کتنے ہی ڈیلرز کو اس نے اپنے انداز میں ڈیل کیا تھا اور ہر دفعہ اسد کو اس کی کی گئی ڈیل سے لاکھوں کا فائدہ ہوا تھا۔۔۔اسد نے بہت کہا تھا کہ وہ اب الگ بوتیک بنانا چاہے تو وہ اسے سپورٹ کرے گا لیکن وہ اتنا کچھ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اچھا خاصا کمانے لگی تھی اب گھر بھی چینج کر لیا تھا تو بس وہ اسی میں پر سکون رہنا چاہتی تھی۔۔۔لیکن پر سکون وہ صرف لوگوں کے سامنے تھی آنکھوں کی ویرانی تو ابھی بھی لوگ پڑھ لیتے تھے۔۔۔

اس نے سوچوں سے نکل کر اپنے آپ کو دیکھا

رنگت بھی پہلے سے نکھر چکی تھی, حلقے ختم ہو چکے تھے, چھوٹے سے ڈریسر کے سامنے وہ خود کا جائزہ لے رہی تھی جب باہر سے آواز آئی۔۔۔۔۔

اور وہ آواز کو سنتے ہی باہر کو بھاگتی ہوئی گئی تھی۔

انشال نے جب دیکھا کہ معیز بھی اس کے ساتھ ہے تو خونخوار نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔معیز بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا اس لیے آنکھوں میں شرارت لیے مسکرانے لگا,

ولی بھائی پاکستان میں اکیلی جا رہی ہوں نا پھر یہ بیگ۔۔۔اس نے دیکھا ولید گاڑی میں انشال کے بیگ کے علاوہ بھی ایک بیگ رکھ رہا تھا

ارے ہاں گڑیا وہ معیز بھی جا رہا ہے پاکستان, تمہیں بتانے کا یاد ہی نہیں رہا۔۔۔رشنا سے وہ فلیٹ پہ مل چکی تھی, اسے سفر سے منع کیا گیا تھا اس لیے وہ آرام کر رہی تھی

انشال اور معیز پلین میں بیٹھ گئے تو ولید بھی واپس چلا گیا۔۔۔۔

اور انشال نے اکیلے ہوتے ہی غصے سے کہا, آپ میرا پیچھا کرنا کب چھوڑیں گے؟؟؟

وہ دونوں ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے

ایکسکیوز می۔۔۔معیز نے ابرو چکا کر حیرتے سے کہا

ایکسکیوزڈ۔۔۔۔انشال بھی اسی کے انداز میں بولی تھی

اب میرے اتنے برے دن بھی نہیں آئے کہ میں کسی چڑیل میرا مطلب ہے کہ کسی دوشیزہ کا پیچھا کروں۔۔۔۔اس نے اپنے منہ سے لفظ چڑیل نکلنے پہ زبان دانتوں تلے دبائی, تو انشال نے ہونقوں کی طرح اسے دیکھا

میں چڑیل ہوں۔۔۔۔

آہستہ بولو یار لوگ دیکھ رہے ہیں آس پاس کے لوگ متوجہ ہوئے تو معیز نے کہا

اور تم چڑیل کہاں ہو تم تو پیاری سی بچی ہو۔۔۔

گڑیا۔۔۔یونو۔۔۔۔۔وہ مسکراہٹ دبا رہا تھا انشال کی یہ نوک جوک اسے مزہ دے رہی تھی

افففف آپ ہیں ہی جِن, وہ منہ بسورتی رخ موڑ گئی تھی

ناراض ہو۔۔۔معیز نے اب سنجیدہ ہو کر پوچھا,

میں اجنبیوں سے ناراض کبھی نہیں ہوئی ,

اووو تو ہم اجنبی ہیں۔۔میں مما سے ملنے کے لیے آیا ہوں اور وہ شادی کے لیے فورس کر رہی ہیں تو تم مان جاؤ ورنہ کوئی اور دیکھنی پڑے گی۔۔۔۔ آخری بات پہ آنکھوں میں شرارت تھی۔۔۔ لیکن انشال کونسا دیکھ رہی تھی ,

کچھ بھی بولے بغیر بس اس کے منہ سے کسی اور کا سنتے ہی نمی کو واپس دھکیل رہی تھی

معیز نے دو تین دفعہ اسے بلانا چاہا لیکن وہ ایسے محسوس کروا رہی تھی جیسے وہاں تھی ہی نہیں۔۔۔۔ معیز بھی اکتا کر چپ کر گیا۔۔۔۔

ہو ہی پاگل بڑبڑاتے ہوئے اس نے بھی سیٹ سے پشت لگاتے آنکھیں موند لی تھیں

سر آپ کے نام کا پارسل آیا ہے, ندا اور عمر اس وقت آفس میں بیٹھے فائلز دیکھ رہے تھے جب پیئن نے اندر آکر ایک لفافہ انکی طرف بڑایا۔۔۔ ندا نے عمر کی طرف دیکھا تو کندھے اچکائے مطلب اس نے تو کوئی چیز نہیں منگوائی ,

پیئن دے کر چلا گیا تو اس نے اوپن کیا اور دیکھتے ہی اس کی رگے تن گئیں ماتھے پر کئیں بل نمودار ہوئے تھے

کیاہوا عمر۔۔۔یہ ہے یہ

عمر نے غصے سے پکڑے پیپر ٹیبل پہ پھینکے تھے,اب وہ جاہل عورت مجھے طلاق کے پیپرز بیجھے گی۔۔۔اسے میں دیتاہوں طلاق۔۔۔۔وہ اٹھ کر غصے سے بولا تھا۔۔۔ندا نے پیپرز دیکھے تو وہ بھی ہائپر ہوئی

تو اچھاہے ناتم اسے آزاد کیوں نہیں کر دیتے,آخر مسلہ کیاہے جو اسے طلاق دینے پر ایسے ریایکٹ کر رہے ہو

تم نہیں سمجھو گی ندا اس نے ایک مرد کی انا کو للکاراہے اور اس کا انجام تو اسے دیکھنا ہو گا۔۔۔۔وہ کہتا ہوا باہر نکل گیا تھا

ندا نے آواز بھی دی لیکن وہ جلد ہی مہر کو جھکتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا اس لیے اس کے پاس گیا۔۔۔۔!!!

مس مہر مجھے آپ سے کچھ بات کرنا تھی۔۔۔اگر آپ کے پاس وقت ہے تو ,

بوتیک میں سے سب جا چکے تھے جب مہر نکلنے لگی تو اسد نے سامنے آتے ہوئے کہا

جی سر۔۔۔۔۔

ادھر نہیں باہر کافی شاپ پہ بیٹھ کر۔۔۔یہاں چھٹی کے بعد رکنا ٹھیک نہیں۔۔۔اس نے مہر کی عزت کو لے کر کہا تو مہر نے سر اٹھا کر دیکھا

کتنا اچھا ہے یہ شخص شاید ہی کوئی ان کے جتنی عزت کرتا ہو عورتوں کی۔۔۔۔۔۔اس نے دل میں سوچا اور اسد کے ساتھ باہر نکل آئی

دونوں کافی شاپ میں آکر ایک کونے پہ پڑی چئرز پہ آکر بیٹھ گئے

جی بولیے۔۔۔وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ عمر یا کوئی اور نا دیکھ لے اسد کو تو جانتی تھی وہ لیکن لوگوں کا کیا ہے وہ کچھ بھی الٹا سیدھا سمجھ سکتے تھے

آپ کمفرٹیبل نہیں ہیں تو اٹس اوکے ہم چلتے ہیں۔۔۔اسد نے نوٹ کیا تو کہا

نہیں سر آپ بتائیں کیا بات ہے اسنے ریلیکس ہوتے کہا

وہ میں۔۔۔۔اسد کہتے کہتے رکا۔۔۔اسی پل مہر نے اسد کی آنکھوں میں دیکھا تو اسکا وجود لرز گیا۔۔۔۔سنے بغیر بھی وہ سمجھ گئی تھی اسکی بولتی آنکھیں اور عورت کی تو چھٹی حس پہلے ہی بہت ایکسٹرا تیز ہوتی ہے

اسد نے بات مکمل کی کہ وہ بھاگ ہی نہ جائے

آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔مہر کو پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

تھوک نگل کر اس نے بے یقینی سے اسد کو دیکھا

ایک دم سے اسکا تنفس بھکرا تھا چہرے پہ سختی آئی ,

پلیز منع مت کیجئے گا۔۔۔۔

پلیز سر چپ کر جائیں۔۔۔۔ٹھنڈ میں بھی مہر کو پسینہ آنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ کچھ بھی سنے بغیر وہاں سے نکل گئی تھی

اور اسکے چال میں واضع لرزش تھی جسے اسد نے دیکھا تھا

افففف وہ بے بس سا سر گرائے۔۔۔سوچوں میں گم ہو گیا

آپ کو ماننا تو پڑے گا مس مہر خود سے کہتا وہ بھی اپنی گاڑی کی طرف آ گیا

انشال نے پاکستان کسی کو بھی نہیں بتایا تھا کہ وہ واپس آ رہی ہے۔۔ائر پورٹ پہنچے تو معیز نے دیکھا شہری یا کوئی بھی اسے لینے نہی آیا تھا۔۔آپ نے کسی کو بتایا نہیں کہ آپ آ رہی ہیں اس کے ساتھ چلتے ہوئے سوال کیا گیا

نہیں۔۔۔۔

اوو چلیں میرے ساتھ آجایئں میں ڈراپ کر دوں گا

نہیں میں چلی جاؤں گی بہت شکریہ آپ کا

کچھ تو مان لیا کرو, ہر وقت لڑائی چاہتی ہو

انشال نے گھور کر دیکھا

ہمارے درمیان ایسا رشتہ ہی کب ہے کہ آپ سے لڑوں

جتایا گیا

معیز ہنسا۔۔۔تو بنا لیتے ہیں رشتہ اس لیے تو آیا ہوں

ضرورت نہیں ہے

وہ تو جیسے ٹھان چکی تھی معیز کی کبھی نہ سننے کی

تم چل رہی ہو یا ابھی مہر آنٹی کو کال کروں

دھمکایا گیا

ویسے جتنے اچھے آپ بنتے ہیں سب کے سامنے اتنے ہیں نہیں

منہ بسور کر کہا گیا

ڈرائیور سامنے ہی کھڑا تھا معیز نے اسے جانے کا کہا تو انشال نا چاہتے ہوئے بھی ساتھ آ بیٹھی۔۔۔۔

تم کیا پاگل ہو

معیز اس سے بات کرنا چاہتا تھا

ہوں تو نہیں پر آپ اپنی ان فضول کی باتوں سے ضرور کر دیں گے

اچھا بات سنو۔۔۔۔اسنے اب سنجیدہ ہو کر کہا

انشال اس کے لیجے سے سمجھ گئی تھی کیا کہنے والا ہے

چہرہ جھکائے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو دیکھنے لگی

مان جاؤ نا یار باقی ضد شادی کے بعد کر لینا, محبت بھرے لہجے میں کہا گیا تو انشال کے جسم میں سنسنی دوڑی۔۔۔۔

آپ مجھے مما کی طرف اتاریے گا میں پہلے مما کے پاس جانا چاہتی ہوں

معیز نے اب گاڑی روک کر اسے گھورا۔۔۔۔تو انشال نے بھی اسے دیکھ کر کندھے اچکائے

سادہ سی پرنٹڈ ریڈ شلوار قمیض دوپٹہ گلے میں ڈالے, کھلے بال جو آوارہ چہرے اور کندھے پہ جھول رہے تھے نکھری رنگت جو دبئ جانے سے اور نکھر چکی تھی

معصوم سی انشال بہت پیاری لگ رہی تھی معیز دیکھے گیا تو وہ جزبز ہوئی

گاڑی۔ چلائیں وہ زیادہ دیر اسکی آنکھوں میں نا دیکھ سکی

تم کیوں نہیں سن رہی, کتنی دفعہ پوچھ چکا ہوں

تو نہ پوچھیں مجھے نہیں کرنی آپ سے شادی ,

جب میں کہا تھا تب تو آپ کہہ دیا بچی ہو, پڑھائی کرو یہ وہ۔۔۔ اور اب کیا ہوا جو آپ مان گئے ہیں

اندر کے شکوے آج خود ہی باہر آنے لگے تھے

جو بھی تھا وہ اس وجہیہ پرسنالٹی رکھنے والے بندے کو دل و جان سے چاہتی تھی اور یہ چاہت کسی پاگل پن سے کم نہ تھا جو کسی لڑکی کا سایہ بھی معیز کے پاس برداشت نہیں کرتی تھی

ہاں تو اب دیکھ چکا ہوں کہ موبائل پہ بچوں کی طرح باتیں کرنے والی لڑکی بڑی ہے۔۔۔ معیز کی مسکراہٹ واپس آئی تھی

رہنے دیں آپ۔۔۔۔۔پھر سے منہ بنایا گیا

چلو مرضی, وہ بزنس ڈیلر کی بیٹی کیا۔۔۔نام

وہ کہنے ہی لگا تھا کہ انشال اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اسے کولر سے پکڑ چکی تھی

میں جان لے لوں گی آپ کی معیز آفندی, میرے سامنے کسی کا نام مت لیجیے گا

کرنی ہے شادی تو جس سے مرضی کریں شوق سے کریں

میرا خون نا جلایا کریں

ہیں ہی برے آپ میں تو تھی ہی پاگل جو پتھر پہ سر پھوڑنا چاہتی تھی وہ کہتے ہوئے رو پڑی تو معیز کے دل میں سکون سا اترنے لگا اور اسی کی ہنسی بھی چھوٹ گی جس پہ انشال نے اسے جلدی سے چھوڑا اور حفت مٹاتی بولی۔

پلیز گاڑی چلائں ورنہ میں باہر جانے لگی ہوں

اسکا تو خون کھول رہا تھا۔۔۔وہ اب بھی بس ہنس رہا تھا

وہ لمبا سانس لیتی باہر دیکھنے لگی

اسی ٹون میں رہا کرو سئی شیرنی لگتی ہو۔۔۔۔وہ اب بھی مسکرا رہا تھا

پھر اسے زیادہ تنگ نہ کرنے کا سوچ کر چپ کر گیا

اور گاڑی چلانے لگا

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

افف تم نے تو ڈرا ہی دیا, شہری اچانک دوپہر کو ہی واپس آ کر سیدھا کمرے میں آیا جہاں رومی کبرڈ کی صفائی کر رہی تھی جب شہری کے اچانک آواز پہ وہ ڈر کر مڑی تھی

میں کیا کوئی جن ہوں۔۔۔وہ کافی خوش لگ رہا تھا

کسی جن کی طرح ہی نمودار ہوئے ہو۔

پانی لاؤں آپ کے لیے۔۔۔۔

رومی نے مسکراہٹ دبائے اسے کہا تو شہری نے دل پہ ہاتھ رکھے گرنے کی ایکٹنگ کی

وہ ہمیں آپ بلا رہے ہیں

ہم کہیں خوشی سے مر نہ جائیں

الٹا ہی بولنا۔۔۔رومی نے پکڑی شرٹ اسکی طرف پھینکی

ویسے اتنی احترام کرنے والی ٹپس کیا کسی سے سیکھ رہی ہو

رومی ہنس دی۔۔۔دادی جان کہہ رہی تھیں کہ میں تمہیں آپ کہہ کر بلایا کروں تم اب میرے شوہر ہو۔۔۔۔۔رومی نے منہ بنایا

اوووو۔۔۔پر تم مجھے تم ہی کہا کرو, میرے ساتھ اتنا فارمل ہونے کی ضرورت نہیں ہے ویسے بھی میری ڈکشنری میں مرد عورت کی ویلیو ایک جیسی ہے مطلب احترام کرنا تو ہم دونوں جیسے کمفرٹ ہیں ویسے ہی رہیں گے

جو حکم میرے آقا اور کوئی حکم۔۔۔رومی نے دل پہ ہاتھ رکھ کر جھک کر کہا تو شہری نے محبت سے اسے دیکھا

ادھر آو۔۔۔۔اب وہ بیڈ پہ بیٹھ چکا تھا

رومی اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی

کیا ہوا خوش لگ رہے ہو۔۔۔جلدی بھی آ گئے ,

ہاں وہ شوروم اب میرا ذاتی شوروم بن گیا ہے بس اسی کی خوشی میں آج جلدی آ گیا۔۔۔آج ہم ڈنر پہ جائیں گے

واؤ۔۔۔۔ماشاءاللہ کیا سچ میں رومی اسکی کامیابی پہ دل سے خوش تھی

مبارک ہو شہری رومی نے دل سے کہا ,

تھینکیو

جانتی ہو جب تم کہا تھا کہ شہری کام بھی نہیں کرتا تو میں بہت ہرٹ ہوا تھا۔۔۔

سوری شہری میرا وہ مطلب تو نہیں تھا تم ابھی تک وہ بات بھولے نہیں رومی نے دکھ سے اسے دیکھا

بھول گیا تھا آج ایسے ہی اچانک یاد آگیا

پر اب کونسا میں دکھی ہوں اس نے رومی کا ہاتھ پکڑا

تم میرے پاس ہو تو بھلا کوئی بات یا کوئی اور چیز مجھے دکھی نہیں کر سکتی۔

اچھی بیوی کا ملنا خوش قسمتی ہوتا ہے اور تم میری محبت بھی ہو رومی اور میں خود کو دنیا کا سب سے بڑا خوش قسمت مرد سمجھتا ہوں

رومیصہ نے آنکھوں میں نمی لیے شہری کو دیکھا

تم بہت اچھے ہو شہری اور میں سچ میں تمہارے ساتھ بہت خوش ہوں رومی نے دوسرا ہاتھ بھی اس کے ہاتھ پہ رکھ دیا۔

ہائے ابھی دن ہے اور تمہارا یوں مجھے اچھا کہنا کہیں مجھے کچھ کرنے پہ اکسا نا دے اس لیے سنو

رومی نے اس کی بات پہ اب ایک مکا جھڑا تھا۔ افف ظالم بیوی مارو گی کیا۔ تم بتا رہے ہو یا نہیں۔ رومی نے معصنوئی غصہ دکھایا۔ہاں یہ تمہارے لیے اس نے اپنی جیب سے ایک باکس نکال کر اس کے سامنے کیا

رومی نے کھول کر دیکھا تو اس میں ڈائمنڈ کی رنگ تھی۔۔واؤ" اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا,یہ تم لے کر آئے ہو۔۔۔رومی کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کے لیے لے کر آیا ہے۔ جی جناب میں ہی لایا ہوں وہ رومی کی آنکھوں میں چمک کے ساتھ حیرانگی بھی دیکھ رہا تھا

مگر تمہارے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے ,

تمہارا نکما شوہر اب بہت جلد امیر ہونے والا ہے

کیا مطلب ڈاکہ تو نہیں ڈال رہے کہیں۔۔۔توبہ تمہیں ایسا لگتا ہوں, اچھا بتاؤ نا ادھار تو نہیں لیا کسی سے, بہت پیاری ہے یہ لیکن میں ویسے بھی بہت خوش ہوں اس سب کی نہ کبھی خواہش کی ہے نا سوچا ہے تو سچ اچ بتاؤ کس سے لیے پسے رومی کو اس کی فکر ہو رہی تھی

اور رومی مسکرا رہا تھا

بس بس بریک لگاؤ میں جو گڈ نیوز لایا ہوں اسکا بھی مزہ خراب کر رہی ہو تم تو ,

میں نے اپنا زاتی کاروبار شروع کیا ہوا ہے اور آج یہ دوسری ڈیل ہوئی ہے اسلامباد کے ایک بندے سے جس سے مجھے کافی فائدہ ہوا ہے تو سوچا سب سے پہلے تمہارے لیے کچھ لوں

تم اتنا کچھ کر رہے تھے اور بتایا بھی نہیں رومی نے منہ بنایا سرپرائز دینا چاہتا تھا شہری نے دانت دکھائے

اللہ تمہیں اور کامیاب کرے رومی نے خوش ہو کر اس کے لیے دعا کی۔۔۔

اور مما کو بتایا؟؟

آج چلیں گے بتانے ساتھ ان کے لیے شاپنگ کریں گے اور باقی سب کو تب بتائں گے جب انشال اور ولی بھائی گھر آئے اپنے بچے کے ساتھ

ہممم۔۔ چلو ٹھیک ہے

تھینکس شہری رومی نے تشکر بھرے لہجے میں کہا

کس لیے بیگم صاحبہ

ہر چیز کے لیے

تم بہت اچھے ہو

جانتا ہوں میں وہ ہنس دیا

پیارے بھی ہو

ہاہہاہاہا یہ آج جان گیا ہوں

رومی اب اس کے پاس سے کھڑی ہو چکی تھی

کھانا لاتی ہوں تمہارے لیے

ہاں بہت بھوک لگ رہی ہے

آتی ہوں۔۔۔ کمرے سے نکلتے ہوئے اس نے پھر سے شہری کی طرف دیکھا تھا

اور اللہ کا شکر ادا کیا تھا

شہری آنکھیں موندے لیٹ چکا تھا

مما۔۔۔مہر انشال کی آواز سنتی ہی باہر کو بھاگی تھی وہ سامنے ہی کھڑی تھی معیز اتار کر چلا گیا تھا اسنے کہا تھا پھر کبھی آئے گا مہر آنٹی سے ملنے۔۔

ارے میری جان آگئی مہر نے نم آنکھوں سے اسے گلے لگایا اور چومتی جا رہی تھی

کیسی ہیں آپ انشال کی حالت بھی مہر جیسی ہی تھی

نانو سے وہ چپکے سے مل چکی تھی نانا جان ابھی گھر پہ نہیں تھے

تم کس کے ساتھ آئی ہو کب آئی ہو کون چھوڑ کر گیا

ریلیکس مما بیٹھیں بتاتی ہوں۔۔وہ میں سرپرائز دینا چاہتی تھی اس لیے کسی کو نہیں بتایا اور معیز نے بھی آنا تھا تو وہی چھوڑ گئے ہیں اس نے نانو کی چارپائی پہ بیٹھتے ہوئے کہا

ٹھیک ہو نا ولید کیسا ہے رشنا کیسی ہے

سب اچھے ہیں مما۔۔۔معیز اندر کیوں نہیں آیا

وہ کہہ رہے تھے صبح آئں گے آپ سے ملنے۔

اچھا شہری کو تو بتا دوں میں کال کر کے انہوں نے جلدی سے کال کی اور وہ دونوں پہلے ہی مہر کے پاس آنے کی تیاری کر رہے تھے اب جلدی کرنے لگے۔۔

شہری اور رومیصہ بھی آ گیے تھے, سب ایک ساتھ بہت خوش تھے

سارے ایک ساتھ بیٹھے تھے جب نانو بولی

تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے انشال سر پہ دوپٹہ رکھا کرو۔

ارے نانو آپ کی نظر ابھی تک اتنی سہی کیسے ہے

انشال کی بات پہ نانا کے ساتھ باقی سب بھی انشال کی شرارت سمجھ کر کھسیانی ہنسی ہنس دیے تو نانو نے جوتی پکڑی۔۔۔تجھے بتاتی ہوں کہ کتنی تیز ہے نظر میری۔۔شہری کا قہقہ جاندار تھا باقی سب بھی انشال کے مہر کے پیچھے چھپنے پہ ہنس دیئے

ویسے بڑی بے مروت نکلی ہو جو دبئی سے خالی ہاتھ آ گئی

شہری نے اسے تنگ کرنا چاہا۔۔۔بھابھزا ابھی تک آپ نے میرے اس ندیدے بھائی کو ٹھیک نہیں کیا

انشال کونسا کم تھی رومی کی طرف ہوئی

یہ نہیں سدھر سکتا جو مرضی کر لو۔

لو اب اس میں کیا ہے دوسرے ملک سے آئی ہو تو کچھ تو بنتا ہے نا۔۔۔ شہری نے منہ بسورا

لائی ہوں لائی ہوں صبر تو کرو بعد میں دیکھ لینا

اچھا پھر ٹھیک ہے

شہری کو تسلی ہوئی۔ میرے پاس بھی ایک گڈ نیوز ہے تم لوگوں کے لیے شہری نے بھی اب چہکتے ہوئے کہا

مہر اور انشال نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

نانا اور نانو جان کے نواسے نے اپنا کاروبار کھول لیا ہے

رومی کے علاوہ باقی سب بھی ہونقوں کی طرح اسے دیکھا

یہ مزاق ہے نا انشال بولی۔ جا اوئے سچ ہے, تم سب میری قابلیت پہ شک ہی کرنا ہمیشہ معصوم بننے کی ایکٹنگ کی گئی

سچ کہہ رہا ہوں مہر نے اسے اپنے گلے سے لگایا اور ڈھیروں دعائیں دیں مجھے پتا تھا میرا یہ شرارتی بچا ایک دن ضرور کچھ کر کے دکھائے گا

سب نے خوش ہو کر اسے مبارک باد دی ,

خوش گپیوں میں کھانا کھا کر وہ واپس چلے گئے انشال بھی چلی گئی تھی ادھر بھی باقی لوگوں سے ملنا جو تھا

مہر کو سکون ہوا اسکی اولاد پر سکون اور اپنی اپنی زندگیوں میں خوش تھی

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ابھی اس کے لیے آگے اور بھی آزمائشیں آنے والی ہیں

ہائے بیوٹیفل کپل کیسے ہیں آپ دونوں معیز اپنے مما بابا کو دیکھتے ہی مسکراتے ہوئے بولا تو دونوں اسکی آمد پہ نحال ہوئے ہم تو ٹھیک ہیں برخوردار تم ہی بھاگ رہے ہو ہم سے ,

دونوں سے ملتے اب وہ لاونج میں پڑے صوفہ پہ بیٹھ چکے تھے

یہ لیں بس آگیا ہوں نا اب, اور آپ دونوں کے سارے گلے شکوے دور کر کے جاؤں گا۔

جہاں آرا نے محبت پاش نظروں سے دیکھا, یہ لو پانی پیو, ملازمہ ٹرے میں پانی لے آئی تو انہوں نے کہا

کھانے کا بھی کریں مما بہت بھوک لگی ہے۔۔سب کچھ تیار ہے تم بس فریش ہو جاؤ۔۔۔اچھا تو آپی پھر کوئی نہیں آپی ویسے کتنی ظالم ہے دو سال ہو گئے ہیں ایک دفعہ بھی ملنے نہیں آئی اور اب تو میں اسپیشل بلایا تھا اسنے منہ بسورا۔۔۔

آپ نے یاد کیا اور ہم حاضر،،، پیچھے سے آواز آئی تو تینوں نے حیرانگی سے دیکھا

ارے واہ آج تو ہماری دونوں آنکھوں کی ٹھنڈک ایک ساتھ موجود ہیں

تینوں اندر آتی فاطمہ سے ملے, آپ کے شوہر حضور کدھر ہیں کہیں دروازے میں ہی تو نہیں رہ گئے۔۔۔معیز نے اسکے شوہر کے موٹا ہونے پہ شرارت سے کہا تو فاطمہ نے مکا جھڑا شرم کرو۔۔۔بڑے ہیں تم سے,ہاں بڑے تو وہ کافی ہیں وہ پھر سے ہنسا تو فاطمہ بھی اسکی شرارتوں پہ ہنس دی۔۔۔وہ آرہے ہیں گاڑی سے سامان نکلوا رہے ہیں

چلو میں دیکھتا ہوں آپ بیٹھیں مما بابا کے پاس معیز کہہ کر باہر کی طرف چلا گیا

مہر بچوں کی آمد سے خوش تو تھی پر اگلی صبح اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے, اسد کی بات نے اسے دھچکا ہی تو دیا تھا, وہ کیسے سوچ سکتا تھا اتنا غلط, کچھ بھی سوچے بغیر مہر نے بوتیک چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور گھر پہ ہی رہی, اب وہ اتنی قابل تھی کہ کسی بھی ڈیزائنر ہاؤس میں نوکری کر سکتی تھی۔

اسد نے نازلین سے پوچھا کہ مہر کدھر ہیں تو اسنے کہہ دیا کہ وہ نہیں آئی۔۔۔اسد کچھ سوچ کر گاڑی لے کر باہر نکل گیا

تو تم اب مجھ سے طلاق لو گی وہ بھی عدالت میں جا کر, میری بیٹی کل آئی ہے تم نے اسے بھی اپنے ساتھ لگا لیا ہے وہ میری بات سننے کو ہی تیار نہیں ہے۔۔۔ عمر کب سے مہر کے گھر میں کھڑا اونچا اونچا چلا رہا تھا

سکینہ بیگم میں تو بولنے کی سکت نا تھی مہر چپ کر کے اسے سن رہی تھی

ہو گیا آپ کا۔۔۔ مہر نے اس کی اتنی باتوں پہ بس اتنا کہا, اب آپ جا سکتے ہیں یہ شریفوں کا محلہ ہے۔

عمر جو سوچ رہا تھا کہ اسے طلاق نہیں دے گا اسنے تیش میں آکر اور یہ سوچ کر کے مہر کو طلاق کے بعد بچوں سے ملنے نہیں دے گا,

دھاڑا تھا,, اور تین دفعہ اسے کہا تھا

میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔سکینہ بیگم نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا وہ روتی ہوئیں چارپائی پہ نڈھال سی گریں تھیں

مہر کے پاؤں لڑکھڑائے لیکن یہ تو ہونا تھا, دل زور سے دھڑکا تھا آنسو کو روکنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بھی چند قطرے رخساروں پہ بہہ نکلے تھے

اب آزاد ہو جاؤ اس نئے عاشق کے ساتھ عیش کرو۔۔۔وہ کہہ کر نکلتا چلا گیا تھا

مہر وہیں زمین پہ بیٹھتی چلی گئی

اسد نے یہ سارا منظر دروازے پہ کھڑے ہو کر دیکھا تھا اور عمر کے باہر آنے سے پہلے ہی وہ واپس آچکا تھا

نازلین نے فون کر کے پوچھا تو مہر بتا دیا تھا طلاق کا اور وہ وقت دینا چاہتی تھی مہر کو اس لیے اس کے پاس بھی نہیں گئی۔

سب جانتے تھے کہ مہر طلاق لینا چاہتی ہے اس لیے سب خاموش تھے, انشال تو بلکل چپ ہو کر رہ گئی تھی

مہر کی ساس سسر کو الگ بہت دکھ ہوا تھا, وہ جانتے تھے۔ساری غلطی صرف عمر کی ہے۔اس لیے مہر جس فیصلے سے خوش تھی انہوں نے اسی کا ساتھ دیا تھا

ایک ہفتہ ہو گیا تھا مہر کو گھر پہ جب نازلین آیي۔ تم بوتیک کیوں نہیں رہی,, سر نے بیجھا ہے مجھے, چائے پیتے ہوئے اسنے کہا میں کام چھوڑ چکی ہوں۔ کیا نازلین نے کپ رکھتے حیرت سے پوچھا۔۔۔ کیوں وجہ بتا سکتی ہو نازلین کو غصہ ہی تو آ گیا تھا۔ کوئی وجہ نہیں ہے اس نے نظریں چرا ہںں۔ تم مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتی۔ مہر نے بے بسی سے پاس بیٹھی اپنی مہربان دوست کو دیکھا۔ سچ کہہ رہی ہوں۔ مینٹلی ٹھیک نہیں ہوں جب ہوئی آ جاؤں گی۔ نازلین نے پھر اسے نرم لہجے میں کہا, میں جانتی ہوں کچھ چھپا رہی ہو جب دل کیا بتا دینا۔ اور دماغ زرا سیدھا ہی رکھو, تم بہت آگے نکل چکی ہو اس لیے اور آگے کا سوچو نا کہ ماضی میں جانے کی کوشش کرو۔ لیکن ماضی کو اتنی جلدی بلایا بھی تو نہیں جا سکتا اور وہ بھی عورت کا ماضی جِسے معاشرہ ہی بھولنے نہیں دیتا, پاس سے گزرتے ہوئے بھی لوگ ایسی بات کہہ جاتے ہیں کہ دل کرتا ہے کہیں دور چلی جاؤں۔۔ نجانے کیوں عورت کو اپنے دکھ کے ساتھ معاشرے کی زیادتی بھی سہنی پڑتی ہے نازی, ایسا صرف عورت کے ساتھ ہی کیوں ہوتا ہے۔ عمر کی غلطی کسی کو نظر نہیں آتی میں بے گناہ ہو کر بھی سب کی باتیں سن رہی ہوں بس۔۔۔ نازلین نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔ بعض اوقات محسوس ہوتا ہے آپ ایسی تکلیف میں ہیں کہ اس کو نہ تو برداشت کر پاتے ہیں، نا مر پاتے ہیں نہ ہی کوئی دماغ کی شریان پھٹتی ہے مگر ایسا لگتا ہے کوئی آپکا جسم کسی خاردار آلے سے کاٹ رہا ہو کتنا درد تھا مہر کے لہجے میں نازلین کچھ دیر تو بول ہی نہ سکی لیکن وہ مہر کو کمزور نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے بولی

"اپنے لیے ایسی جیل نہ بناؤ جس کی سلاخیں لوگوں کی "رائے" پہ مبنی ہوں کہ آپ نے زندگی کیسے گزارنی ہے" تم صرف اللہ کی زات پہ یقین رکھو, اپنی خوشیوں کا سوچو اپنے سکون کا سوچو, یہ تمہارا حق ہے کہ تم اپنے مسکرانے کی وجہ ڈھونڈو لوگوں کا کیا ہے وہ تو سچ کو ہمیشہ دباتے ہیں اور عورت کو تو شروع سے ہی دبایا جاتا ہے اس لیے پر سکون رہو اللہ سے مدد مانگا کرو, جب کچھ نظر نا آئے تو سب اس پہ چھوڑ دینا چاہئے اور وہ زات کبھی اپنے انسان کے ساتھ غلط نہیں ہونے دیتی۔۔

مہر کو نازلین کی باتیں ہمیشہ پر سکون کر دیتی تھیں

تم بہت خاص ہو میری زندگی میں مہر نے دل سے کہا تو نازلین مسکرا دی۔۔۔ تم بھی میری بہت پیاری دوست ہو اور اب میں یہ چہرے پہ اداسی نہ دیکھوں چلو تم آرام کرو بوتیک کل کر لینا جوائن ورنہ اٹھا کر لے جاؤں گی چلتی ہوں اماں آپ کی بیٹی کو عقل کی ڈوز دے دی ہے فٹ رہے گی اب۔۔ سکینہ بیگم سے ملتی وہ چلی گئی مہر کے ساتھ سکینہ بیگم بھی اس کی باتوں پہ مسکرا دیں۔

مہر پھر سے اسد کی کہی گئی بات کے بارے سوچنے لگی تھی

بھائی میں کالج پھر سے جوائن کرنا چاہتی ہوں انشال کا گھر میں اکیلے رہ رہ کر دم گھٹنے لگا تھا اس لیے اسنے ماسٹرز مکمل کرنے کا سوچا,وہ اس وقت ڈائنگ ٹیبل پہ موجود تھے

اچھا تو کر لو اچھی بات ہے اس طرح تمہیں کوئی اسٹریس بھی نہیں ہو گا,دادو اور دادا جان نے کبھی بھی بچوں پہ روک ٹوک نہیں کی تھی اس لیے چپ کر کے سن رہے تھے

کبھی تم باہر جاتی ہو پڑھنے کے لیے پھر ادھر جا کر معیز کے ساتھ کام کرنے لگ جاتی ہو اب گھر آ کر پھر سے پڑھائی عجیب ہو ویسے ندا بولے بغیر نہ رہ سکی ,

میرے خیال میں آپ کو ہمارے گھر کے معاملوں سے دور ہی رہنا چاہئے مسسز عم چغتائی شہری نے دانت پیس کر کہا ,

اپنی حد میں رہو شہری عمر بھی بولا

تو آپ بھی پھر اپنی مسسز کو انکی حدیں بتا دیں کہ ہمارے کسی بھی معاملے میں مداخلت نہ کریں,وہ بھی دو ٹوک بولا تھا

انشال البتہ چپ ہی تھی۔ دیکھ رہی ہیں امی آپ,وہ مہراب بچوں کو میرے خلاف کر رہی ہے اور یہ پھر بھی اسی کے پاس جاتے ہیں انکو باپ کی عزت کرنا بھی بھول گیا ہے

یہ مما کی تربیت ہی ہے بابا کہ آپ اور ہم ابھی تک سامنے ہیں اور ساتھ بھی, ورنہ جتنا برا آپ مما کے ساتھ کیا ہے اس کے بدلے اگر کچھ کرتے ہم تو اس وقت حالات کچھ اور ہوتے وہ کہہ کر اٹھ گیا تو عمر نے بھی غصے سے کھانا چھوڑ دیا

رومی جلدی سے کمرے میں شہری کے پیچھے گئی تھی

اور باقی سب بھی کھانے سے ہاتھ روک چکے تھے

ندا تو شہری کے جواب سے ہی بل کھا کر رہ گئی تھی اس لیے واک آوٹ کر گئی

تم کل چلنا میرے ساتھ انشال کالج یا یونی ورسٹی جدھر بھی جانا ہوا میں لے چلوں گا وہ کہہ کر باہر نکل گیا تو انشال بھی سر ہلاتی کمرے میں چلی گئی

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

شجاعت صاحب بھی رشنا سے بات کرتے رہتے تھے, اسکی ڈلیوری ہونے والی تھی, مہر بھی روز کال کرتی تھی, رشنا خود پاکستان آنا چاہتی تھی لیکن اب بس کچھ دن اسے اور انتظار کرنا تھا۔۔۔

ادھر جب معیز کو پتا چلا کہ انشال کالج جوائن کر رہی ہے تو اسنے گھر میں بتا دیا کہ وہ انشال سے شادی کرنا چاہتا ہے اور ابھی وہ اسٹڈی کر رہی ہے اس لیے مجھے شادی کے لیے فورس نا کیا جائے۔

معیز کے پیرنٹس بہت اچھے تھے اور انہیں انشال بھی پسند تھی اس لیے وہ پھر سے چپ کر گئے تھے

معیز کچھ دیر رہ کر دوبارہ دبئی چلا گیا تھا

اپنے کاروبار پہ توجہ دینے۔۔۔۔۔۔

زندگی پھر سے معمول کے مطابق گزرنے لگی تھی

انشال کالج جانے لگی تھی وہ شروع سے کم گو اور زیادہ سوشل نہیں تھی اس لیے یونیورسٹی کی بجائے کالج کا ہی انتخاب کیا تھا

آپ کیوں ہمارے گھر آئے تھے سر, مہر اماں کی وجہ سے چپ کر کے اسد کے ساتھ گاڑی میں تو آ بیٹھی تھی لیکن اب اسکی برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔

تو آپ بوتیک کیوں نہیں آ رہیں۔

شاید آپ جانتے ہیں مہر نے غصے سے کہا, نہیں میں نہیں جانتا۔ اسنے گاڑی چلاتے ہوئے دوٹوک کہا

میری زندگی پہلے ہی کسی عزاب سے کم نہیں اور آپ اسے اور مشکل کر رہے ہیں۔ میں تو آپ کے اس عزاب کو اپنے ساتھ بانٹنا چاہتا ہوں, بہت شکریہ آپکا مجھے کسی کی ہمدردی کی ضرورت بلکل نہیں ہے ,

آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے میں ہمدردی کے چکروں میں دو تین شادیاں کر چکا ہوں۔ اسد ابھی بھی نارمل تھا۔ آپ چاہتے کیا ہیں مہر کو اب اس کی ہر بات بہت بری لگ رہی تھی۔ آپ کو پسند کرتا ہوں شادی کرنا چاہتا ہوں بتایا ہے آپ کو۔ مہر نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا مجھے آپ سے ایسی امید بلکل نہیں تھی۔ آپ کو زرا بھی خیال ہے کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ میں شادی شدہ ہوں تین بچوں کی ماں ہوں جو آپ کی عمر کے ہیں۔ آپ ایک بوڑھی سے شادی کرنا چاہتے ہیں وہ نا چاہتے ہوئے بھی غصے سے اونچا اونچا بول رہی تھی۔ یہ سب میرے لیے بے معنی چیزیں ہیں۔ میری نظر میں عورت عام مردوں کی طرح فٹ نہیں ہوتی اب وہ گاڑی بوتیک سے دور زرا سنسان سڑک پہ روک چکا تھا۔ آپ بس پاگل ہو چکے ہیں۔ اور میں شادی کرنا تو دور ایسا سوچ بھی نہیں سکتی آپ کی یہ باتیں کسی خنجر کی طرح مجھے کھبتی ہوئی محسوس ہو رہی ہیں۔ لیکن اس میں کچھ غلط ہے تو بتائیں۔ میں آپ کے ساتھ ایک جائز تعلق چاہتا ہوں مہر۔ پہلی دفعہ اس نے مس مہر کی جگہ مہر کہا تو مہر اسکی ہمت پہ لرز کے رہ گئی۔ آپ گاڑی چلا رہے ہیں یا میں اتروں نیچے۔ اچھا آپ بوتیک آنا بند نہیں کریں گی۔

میری مرضی, آپ اگر اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو چھوڑ دوں گی۔ دھمکا رہی ہیں۔ اسد مسکرایا۔ جو مرضی سمجھ لیں۔ وہ ضبط کی انتہا پہ تھی۔ اسد بھی لمبا سانس لیتا چپ ہوا۔ کیسے منانا ہے وہ سوچ چکا تھا۔

بوتیک پہنچنے تک دونوں خاموش ہی تھے۔

تم ٹھیک ہو نا؟

انشال کو واٹس ایپ پہ میسج رسیو ہوا۔ وہ اس وقت مریم سے بات کر رہی تھی ورنہ موبائل آج کل اس کے ہاتھ میں کم ہی نظر آتا تھا۔

وہ سن چکا تھا کہ مہر کی طلاق ہو چکی ہے اس لیے اسے انشال کی فکر ہوئی تھی۔

ٹھیک ہوں۔

اس نے جواب دے ہی دیا تھا۔

کیا کر رہی ہو۔۔ فوراً میسج آیا۔

آپ اب زیادہ پرسنل نہیں ہو رہے۔(کچھ جتایا گیا گھا)

اووو بدلے لے رہی ہو۔۔ میری کہی باتیں دوہرا کر۔

نہیں یاد دہانی کروائی ہے کہ کام پہ دھیان دیں

تمہاری اسٹڈی کی وجہ سے میں دبئی آ گیا ہوں اور تم مجھے ایک میسج تک نہیں کیا۔

کیا میسج کرنا چاہیئے تھا!

ہاں ہونے والا شوہر ہوں۔۔

انشال کا دل دھڑکا۔۔۔خوش فہمیاں نہ پالیں۔

چلو دو سال ہو جانے دو پھر بتاؤں گا

میں اب سونے لگی ہوں گڈ نائٹ۔

اوکے جناب سو سکتی ہو۔خیال رکھنا اپنا اور مہر آنٹی کا بھی سب ٹھیک ہو جائے گا پریشان نا رہا کرو۔لمبا سا میسج بھیج کر وہ اوکے کر گیا تو انشال بھی مریم کو بائے بول کر سونے کے لیے لیٹ گئی۔

وقت اپنی رفتار سے گزر رہا تھا۔ولید اور رشنا اپنے دو ماہ کے بچے کے ساتھ پاکستان واپس آ گئے تھے۔سب نئے مہمان کے آنے پہ خوش تھے۔انشال نے تو منتیں کر کر کے رشنا اور ولید کو کچھ دن کے لیے اپنے پاس ہی روک لیا تھا۔فیملی میں پہلا بچہ تھا سو سب ہی بہت خوش تھے۔

مہر کے پاس بھی ولید چلا جاتا تھا۔دکھ تو تھا اسے اولاد سے دور ہو کر لیکن قسمت کے آگے اس نے ہار مان لی تھی۔

نئے مہمان کا نام انشال اور رشنا نے ہی رکھا تھا احمد انشال کو یہ نام بہت پسند تھا رشنا نے بھی یہی کہا تو یہی فائنل کر دیا گیا۔

اسد مہر کو منانے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔ اور اب وہ مہر کے بچوں سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔۔اس لیے اس نے شہری کا فون نمبر کسی سے لیا اور اسے کال کر کے ملنے کے لیے کہا۔۔۔نازلین بھی خوش تھی مہر کو منا رہی تھی لیکن مہر کی ایک ہی ضد تھی کہ نہیں کر سکتی وہ۔۔۔

ادھر روزی کو جب پتا چلا کہ وہ چھتیس سالہ مہر سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنی انسلٹ لگی, اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسد کو مہر میں نظر کیا آیا ہے۔ وہ جو ہر وقت اسد کے آگے پیچھے رہتی تھی کہ ایک دن خود ہی محسوس کر لے گا مہر کے بارے سن کر وہ انگاروں پہ ہی تو لوٹ رہی تھی۔ لیکن کر کچھ نہیں سکتی تھی۔ نا ہی اس میں ہمت ہوئی کہ اسد کو اپنے دل کی بات بتا سکے, البتہ مہر سے اسے اب حسد ضرور تھا اور وہ ہر وقت اسے کوئی نہ کوئی بات ضرور سنا دیتی تھی۔ وجہ شاید سب جانتے تھے۔

آپ نے بلایا تھا اتنا تو میں جانتا ہوں کہ آپ مما کے بوس ہیں لیکن پہلی دفعہ مل رہا ہوں۔ شہری اسد کے پاس آیا تھا وہ اس وقت کراچی کے علاقہ صدر میں موجود ایک کیفے پہ موجود تھے۔

ہمم کچھ بات کرنا تھی تم سے, ولید تو یہاں ہے نہیں سوچا تم سے مل لوں۔ جی بولیں پھر کیا بات کرنا چاہتے ہیں آپ۔ دیکھو شہری میری بات دھیان سے سننا اسد بات کرتے ہوئے رکا۔۔۔ شہری نے بھاپ اڑاتے کافی کے مگ کو لبوں سے لگایا۔ اسکا سارا دھیان اسد کی طرف ہی تھا وہ سمجھنے سے بلکل قاصر تھا کہ اسد اسے کیوں بلایا ہے۔

تم بھی جانتے ہو کہ تمہاری مما کی طلاق ہو چکی ہے۔

شہری نے مگ رکھ دیا۔۔۔ اور پلیز مجھے غلط مت سمجھنا, نہ تو میرا کوئی غلط مقصد ہے نا ہی میں اتنا اچھا ہوں کہ لوگوں کے ساتھ ہمدری کروں۔ مس مہر مجھے اچھی لگتی ہیں۔۔۔ شہری نے چہرے پہ اب سختی آچکی تھی۔ لیکن وہ خاموش تھا۔ ایک بیٹے کے سامنے اسکی مما کے لیے پسندیدگی ظاہر کرنا تھوڑا آکورڈ ضرور ہے لیکن غلط نہیں۔ میں سادہ سا بندہ ہوں اور مہر کو بھی پورا حق ہے کہ وہ بھی زندگی میں آگے بڑے, اپنے لیے خوشیوں کا راستا چنیں, ایک عورت کے لیے یہ سب بہت مشکل ہو سکتا ہے لیکن ناممکن بھی نہیں ہے انکا حق ہے یہ۔ اگر مرد چار بچوں کا باپ ہو کر اپنے لیے نئی لڑکی لا سکتا ہے تو عورت کیوں نہیں, مہر شاید کبھی نہیں مانے گی لیکن اس کے بچے اگر میرا ساتھ دیں تو میں اسے وہ ساری خوشیاں دینا چاہتا ہوں جو وہ ڈیزرو کرتی ہے۔ اپنی بات مکمل کر کے اسنے گہرا سانس لیا اور شہری کی طرف دیکھا۔۔۔ جو تنے ہوئے نقوش سے بس اسد کو گھور رہا تھا۔

آپ شاید جانتے نہیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں سب جانتا ہوں شہریار اور ہوش وحواس میں سب کہہ رہا ہوں۔ آپ تو میری عمر کے لگتے ہیں اور یقیناً ہیں بھی, پھر ایسا آپ کیوں چاہتے ہیں۔۔۔شہری شروع سے ہی دیکھے مزاح کا تھا اسکی جگہ ولید ہوتا توری ایکشن واقع کچھ اور ہونا تھا۔ میں مہر کو پسند کرتا ہوں۔شہری کو بہت عجیب لگا تھا یا شاید برا اسد کا یوں نام لینا۔

پسند کرنے کی وجہ نا تو ہم امیر ہیں نا ہی مما کوئی ٹین ایجر کے آپ اس حد تک جانے کے لیے تیار ہیں۔

میں انکی ساری اسٹوری جانتا ہوں۔ انکا یوں بہادری سے اپنے بچوں کو سنبھالتے ہوئے اپنی مشکلوں سے نکلنا, خود کے لیے لڑنا, اپنی عزت نفس کے لیے اسٹنڈ لینا, پھر لوگوں کی باتوں کو سن کر صبر سے کام لیتے ہوئے بوتیک آنا اور انکا ہائی لیول تک محنت کر کے اپنا نام منوانا یہ سب مجھے بہت پسند آیا اور ان باتوں کے علاوہ مرد کو عورت نجانے کب کیوں کیسے اچھی لگ جائے پتا نہیں چلتا۔ مرد عورت کو چھوڑنے میں اتنی ہی جلدی کرتے ہیں جتنی جلدی پسند کرتے ہیں۔۔ سارے مرد ایک جیسے نہیں ہوتے شہری۔۔ جیسے تم عمر جیسے نہیں ہو۔ اسد کی بات سے شہری لاجواب ہوا۔ تم میرے بارے میں پتا کرواسکتے ہو شریف سا بندہ ہوں۔ اسد اسے قائل کرنا چاہتا تھا۔ مما پہلے ہی بہت کچھ برداشت کر رہی ہیں یہ سب انکو تکلیف دے گا جب لوگ باتیں کریں گے۔

لوگ اب بھی باتیں ہی کرتے ہیں شہری, یہ دنیا ہے یہاں اپنے لیے بھی سوچنا چاہیئے ہر بات پہ لوگوں کی فکر نہیں کی جاسکتی۔ لیکن آپ پہ کیسے یقین کیا جائے۔ شہری نے اپنے اندر کا ڈر ظاہر کیا۔ کیا چاہتے ہو بندہ جان دے وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔میں سچ میں مہر کا ساتھ چاہتا ہوں۔

یعنی آپ اپنی عمر کے بچوں کے باپ بننا چاہتے ہیں سٹرینج۔۔۔شہری نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔ اسد ہنس دیا۔ ہاں بناؤ گے تو بن سکتا ہوں۔ مطلب تم مان گئے ہو اسد نے اب خوش ہوتے ہوئے کہا, میں نے ایسا بھی نہیں کہا۔ شہری سنجیدہ تھا۔ پھر کیسے مانو گے۔

کوشش کروں گا مما نا مانیں تو؟ تو مناؤ گے تم۔ ابھی ولی بھائی اور انشال کا نجانے کیا ری ایکشن ہو,, مما دادی بن چکی ہیں اور آپ شادی کرنا چاہتے ہیں۔

ہمممم۔ اسد بس اتنا کہہ سکا۔

آپ کے گھر والوں کو مسلہ نہیں ہو گا؟

میں منالوں گا اسکی فکر نہ کرو۔ چلیں میں سوچوں گا

اب چلتا ہوں وہ اٹھتا ہوا بولا تو اسد نے بھی اسکا آگے کیا ہوا ہاتھ تھام لیا اور دونوں کیفے سے باہر نکل آئے۔۔۔ عمر نے دور بیٹھے ان دونوں کو جاتے دیکھا تھا۔ اور ہمیشہ کی طرح غصہ آیا تھا اسے۔۔۔

تم اس اسد سے کیوں ملنے گئے تھے۔ اب ماں کے ساتھ کیا تم بھی اس سے ملتے پھرو گے۔ اس نے تو شاید طلاق بھی اپنے اس عاشق کے لیے لی ہے۔ عمر شہری کے سامنے ہوتے ہی چلایا تھا۔ آپ حد سے بڑھ رہے ہیں بابا۔ اور میں دوبارہ مما کے لیے اتنی گندی زبان ہر گز برداشت نہیں کروں گا۔ شہری ضبط کی انتہا پہ تھا۔ یہ مما کی ہی تربیت ہے کہ آپ کی ہر غلط اور گھٹیا بات چپ چاپ سہن کرتا ہوں۔ شہری پھنکارا۔ اور میں جس سے مرضی ملوں بلکہ مما بھی۔ آپ کو کوئی حق نہیں بنتا کہ آپ اب ان پہ یا ہم پہ نظر رکھیں۔ اووو تو اب میری اولاد بھی اس عورت کی زبان بولے گی۔ دیکھ رہی ہیں امی اپنے پوتے کو۔ اور ابو آپ کو تو فخر تھا اپنی بہو پہ یہ سکھا رہی ہے انکو کہ باپ کے سامنے ناچو۔ وہ پاگل ہو چکا تھا نجانے کیا چاہتا تھا وہ اپنی ہی انا اور غصے میں سب بھولتا جا رہا تھا۔

ساری غلطی تمہاری ہے عمر تم ہی اپنی لگائی گئی آگ میں دھنستے جا رہے ہو۔ مہر کو کامیاب ہوتا دیکھ کر یہ دیکھ کر کہ وہ تمہارے بغیر تمہارے سہارے کے بغیر اٹھ کر چلنا سیکھ چکی ہے اور کماتی تو شاید اب تم سے بھی زیادہ ہے یہ سب تمہاری انا کو ناگوار گزر رہا ہے اس لیے تمہیں ابھی بھی اس پہ نظر رکھنی ہے تاکہ تم اسے نیچا دکھا کر خود کو اپنی انا کو تسکین دے سکو لیکن یاد رکھنا ایک دن تم خالی ہاتھ رہ جاؤ گے, اس معصوم کو جس آزمائش میں تم نے ڈالا تھا اسکی سزا تمہیں مل کر رہے گی۔ مجھے تو شرم آتی ہے تجھے اپنا بیٹا کہتے وہ بولتے ہوئے نیچے صوفہ پہ ڈھے سے گئے۔ شہری جلدی سے آگے بڑا۔ دادا جان پلیز ریلیکس آپ چپ رہیں طبعیت خراب ہو جائے گی۔ عمر کے

تو تن من میں آگ لگی تھی اپنے ہی باپ سے یہ سب سن کر۔ پاس بیٹھی ماں بھی بس آنسو بہا رہی تھی۔ عمر وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔ رومیصہ امی سے ملنے گئی تھی اور انشال کالج۔ شہری آج گھر ہی تھا۔ کیونکہ اسد نے جو بلایا ہوا تھا۔۔۔ وہ اور پریشان ہو چکا تھا۔ ابھی بات سامنے بھی نہیں آئی تھی کہ عمر مہر پہ الزام لگا رہا تھا جب سچ ہوا تو مما کو ہی شک کی نگاہ سے دیکھیں گے افف اسنے ماتھا مسلا اور دادا جان اور دادی جان کو ان کے کمرے تک چھوڑا تا کہ وہ آرام کریں۔ دادا جان اور دادی جان کمرے میں جا کر اپنے بیٹے کے دیے گیے دکھوں پہ رونے والے تھے۔ اور کر بھی کیا سکتے تھے۔ انہیں احساس تھا وہ مہر جیسے ہیرے کو کھو کر ایک دن ضرور پچھتائے گا اور وہ دن قریب تھا۔۔۔

رومی ولید بھائی اور بھابھی آج ادھر آ رہے ہیں کھانا بنا دینا پلیز۔ اچھا یہ تو اچھی بات ہے رونق لگ جائے گی گھر میں۔ رومی بلکل انجان تھی صبح والی ہوئی باتوں سے۔ اور تم ہر کام کہتے ہوئے یہ پلیز پلیز تو ایسے کہتے ہو جیسے مجھے کام کرنا برا لگتا ہے۔ شہری اس کے یوں نوٹ کرنے پہ ہلکا سا مسکرا دیا۔ وہ رومی کو کوئی بھی بات بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں جانتا ہوں تم تھک جاتی ہو۔ بس اب جلدی ہی کوئی کام والی رکھتا ہوں۔ خبردار جو تم کسی کو اس گھر میں لائے۔

یار بیوی نہیں لا رہا کام والی کہا ہے۔ شہری اب اپنی ٹون پہ آ چکا تھا۔ رومی جو بیڈ کی چادر سیدھی کر رہی تھی کشن اٹھا کر شہری کو مارا اور وہ ہمیشہ کی طرح کیچ کر چکا تھا۔ بیوی لانا تو دور تم کسی کا نام تو لو۔ اس نے لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پہ ہاتھ رکھے کہا۔ اچھا جی۔۔۔ شہری نے جی کو کافی لمبا کیا۔۔۔

ہاں جی۔۔۔ رومی بھی اسی کے انداز پہ بولی تو دونوں ہنس دئے۔ کام والی سے کیا مسلہ ہے رکھ لیں گے نا

نہیں دادی جان کو سخت چڑ ہے کہ کوئی باہر کا آکر کام کرے کھانا بنائے انکا کہنا ہے خود کام کرنے ست برکت ہوتی ہے۔

میرے بچوں کو آج کی جنریشن کی ماں چاہئے لیکن تم دادی کی سن سن کر سارا دن ان جیسی ہو رہی ہو۔

شہری کی آنکھوں میں شرارت تھی۔ تم نے مار کھانی ہے شہری۔ تو نہ کرو لڑکی۔ شوہر کو مارو گی۔ کیا کروں شوہر کے دماغ کے کچھ پرزے ڈھیلے ہیں اور بیوی کا کام ہے کہ شوہر کا ہر طرح سے خیال رکھے۔

لوگوں کی بیویاں ہر وقت رومینٹک موڈ میں ہوتی ہیں اور میرے والی مجھ سے بس لڑتی ہے۔ ہائے ربا ظلم ہے۔ اس نے منہ بسور کر کہا تو رومی کا قہقہ کمرے کی فضا میں بلند ہوا۔۔۔ ڈرامے باز, کیچن میں جا رہی ہوں دادا جان اور دادو کو ٹیبل پہ لے آؤ میں کھانا دیکھ لوں۔ وہ کہتی ہوئی باہر نکل گئ تو کچھ دیر وہ بھی سوچوں سے نکل کر ریلیکس ہو گیا۔

❁ ❁ ❁ ❁

مہر بوتیک جارہی تھی اور اسد نے ابھی تک کچھ نہیں کہا تھا۔ مہر حیران بھی تھی لیکن اب پر سکون بھی, نازلین کے کہنے پہ بھی وہ اسد کے کیبن میں نہیں جاتی تھی۔ اسد بھی اسکا سارا کام نازلین کے تھرو چپ چاپ دیکھ لیتا تھا۔ اس گہری خاموشی کے پیچھے کیا ہے مہر کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ اسد کیبن سے کال سنتا ہوا باہر آیا تو نازلین نے مہر سے کہا, اتنا شاندار بندہ تیرے لیے مرا جارہا ہے اور تو ہے کہ ناشکری ٹھکرارہی ہے۔ نازلین اسے سمجھا سمجھا کر تھک گئی تھی لیکن مہر کی ناں ہاں میں نہیں بدل رہی تھی۔ اور اس شاندار بندے کو کوئی شاندار ہی ملنی چاہئے ناکہ مجھ جیسی دادی۔۔۔ مہر نے بھی جھنجھلا کر کہا, نازلین اس کے انداز پہ ہنس دی, تو اب تم نے ایج سے پہلے بچے پیدا کر لیے تو اس میں سر اسد کا کیا قصور۔۔۔۔

ویری فنی, مہر اب ہلکی پھلکی انگلش نازلین تھا بولتی تھی۔ اسد چھوٹے ہیں جانتی ہو نا۔

اوووو آج سر کی جگہ منہ سے اسد نکلا ہے۔ نازلین نے چھیڑا تو مہر اپنی بے دھیانی پہ کڑھ کے رہ گئی۔ تم نے کام کرنا ہے یا نہیں۔ یہی حکم تم مسسز اسد بن کر دو تو زیادہ مزہ آییے۔ نازی اٹھتے ہوئے بھی اسے چھیڑ گئی تو مہر نے تاسف سے سر ہلایا۔۔ تم نہیں سدھر سکتی وہ بڑبڑاتی ہوئی کام پہ توجہ دینے لگی۔ لیکن نا چاہتے ہوئے بھی خیال اسد کی طرف جارہا تھا۔

تم پاگل تو نہیں ہو چکے۔ جو اس طرح کی باتیں کر رہے وہ بھی ان سب کے سامنے, شہری نے رشنا,رومی اور انشال کے سامنے اسد کی کہی گئی باتیں بتائی تو ولید یک دم غصے سے بولا۔ یہ ہماری فیملی ہیں بھائی۔ فیملی تو ہیں لیکن ان پہ کیا اثر پڑے گا تمہارہ بے ہودہ باتوں کا نے اس کا منہ کیوں نہیں توڑا جو مما کے لیے ایسا سوچتا ہے۔ تینوں خواتین کو تو چپ لگ گئ تھی اور انشال نے تو اتنا سب برداشت کیا تھا کہ اب اس بات پہ اسکی زبان سء تالو سے جا لگی تھی۔

جیسٹ ریلیکس ولی,ہر بات کا حل غصہ نہیں ہوتا اب رشنا بولی تھی۔ لیکن اس بات کا حل صرف غصہ ہی ہے۔

اس میں غلط کیا ہے عمر انکل نے بھی تو شادی کی ہے۔ اسے برا لگا تھا ولید کا اتنا ہائپر ہونا۔

وہ مرد ہیں رشنا۔

رشنا کے ساتھ باقیوں نے بھی حیرانگی سے ولی کو دیکھا۔

کیا مطلب مرد ہیں۔ اور وہ عورت ہیں تو کیا وہ دوسری دفعہ شادی نہیں کر سکتیں۔ واہ تم بھی عورتوں کے لیے ایسے خیالات رکھتے ہو۔ رشنا کو دکھ ہوا۔

تمہارے بابا بھی تو اکیلے رہتے ہیں رشنا۔

تو تم کیا دوسروں کو کاپی کرو گے۔ رشنا تو ولید کے تیور دیکھ کر حیران تھی۔ ولی اسکی بات پہ کچھ نا بولا۔

بھائی مما کا بھی حق ہے کہ وہ اپنی بے رنگ زندگی کو بدلیں۔

کچھ چیزیں ہمیشہ ایک ہی حالت میں اچھی لگتی ہیں شہری اور مما کو اب عادت ہو چکی ہے سب چیزوں کی, ہمارا فرینڈ سرکل ہے, تم کیا چاہتے ہو پہلے ہی لوگ اب آکر زرا چپ ہوئے ہیں ہم پہ طعنے کسنے بند ہوئے ہیں اور اب مما کی شادی سے منہ دکھانے کے لائق بھی نہیں رہیں۔

آپ کو لوگوں کی فکر ہے مما کی نہیں۔ مما کی فکر ہے لیکن یہ جو تم نیا شوشا چھوڑ رہے ہو یہ غلط ہے۔

اور مما کونسا چاہتی ہیں۔ تم کیوں کروانا چاہتے ہو انکی شادی ولید ابھی بھی غصے میں تھا۔

مما نے تو بس سوچا ہوا ہے کہ ہمیشہ صبر کرتی رہیں اپنی خواہشوں کو دباتی رہیں اور وہ ہمارے لیے سوچ کر اپنے لیے کچھ نہیں کرنا چاہتیں۔ لیکن ہمیں تو سوچنا چاہیئے۔ شہری نے اسے سمجھانا چاہا۔

میں اس فیصلے کے حق میں نہیں ہوں۔

لیکن میں ہوں۔ رشنا بولی۔ ولید نے خفا نظروں سے رشنا کو دیکھا تو وہ نظریں چرا گئی۔

میں بھی شہری بھائی کے ساتھ ہوں۔ انشال بھی مرے ہوئے لہجے میں بولی۔

رومی تو پہلے ہی شہری کے ساتھ تھی اس لیے وہ خاموش ہی رہی تھی۔ سہی ہے تم لوگ کرو پھر شادی کو انجوائے میں جا رہا ہوں۔ ولید کہتا ہوا انکل گیا تو تو تینوں نے رشنا کی طرف پریشانی سے دیکھا, میں منالوں گی تم سب فکر نہ کرو اور آنٹی کو مناؤ۔ چلتی ہوں ولید گاڑی میں انتظار کر رہا ہو گا۔ بیڈ پہ سوئے ہوئے احمد کو گود میں لیتی۔ وہ بھی باہر چلی گئی۔ تو باقی بھی اٹھ کر اپنے اپنے کمرے میں۔

عمر اور ندا آج گھر نہیں تھے۔ دادا اور دادی جان دوا لے کر سو چکے تھے اس لیے وہ سب آرام سے بات کر سکے تھے۔

تو پھر کیا سوچا ہے آپ نے مسٹر عمر آفندی, ہمدان اس وقت عمر کے سامنے اس کے کیبن میں کھڑا تھا۔ وہ جس کمپنی میں کام کر رہے تھے اس کمپنی کے مالک کا بیٹا ہمدان تھا جو اب اپنے باپ کی جگہ بزنس سنبھال رہا تھا۔

میری بیٹی ابھی اسٹڈی کر رہی ہے۔ عمر ڈر رہا تھا کہ کہیں وہ اسے نوکری سے بھی نا نکال دے۔ تو شادی کے بعد بھی پڑھ سکتی ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ ہمدان نارمل انداز میں بولا۔

لیکن گھر والے اسکی اسٹڈی کے درمیان یہ سب ہونے نہیں دیں گے۔ اوو تو مطلب تمہاری گھر میں کوئی اوقات نہیں۔۔۔ عمر نے غصے سے مٹھی بینچی,

ایسی بات نہیں ہے لیکن میں چاہتا ہوں وہ پڑھائی مکمل کرلے تاکہ پھر اس کے پاس بھی کوئی بہانہ نا ہو۔

کب ہو گی اس کی اسٹڈی مکمل۔

ہمدان اب عمر کی چئر پہ بیٹھ چکا تھا۔

دو سال بعد۔

کافی زیادہ انتظار کرنا پڑے گا پھر تو, لیکن تمہیں میں پر موشن دے دیتا ہوں۔ اور دو سال بعد انشال صرف میری ہونی چاہیئے یاد رکھنا۔ وہ کہہ کر نکل گیا تو عمر نے اسکی بات پہ خوش ہوتے ندا کے کیبن کا رخ کیا۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اسے پر موٹ کیا جا رہا ہے۔ وہ یہ یکسر بھول گیا تھا کہ اس نے اپنی ہی بیٹی کا سودا کیا تھا۔

اگلے دن نازلین کے ساتھ رشنا شہری اور انشال بھی مہر کے پاس موجود تھے۔ اتوار کا دن تھا تو سب فری تھے۔ ولید اور رشنا آپس میں ناراض تھے۔ شہری نے رشنا کو فلیٹ سے پِک کر لیا تھا۔ مہر سب کو دیکھ کر خوش تو ہوئی تھی لیکن کچھ گڑبڑ بھی لگ رہا تھا اسے, جسکی وجہ سے دل عجیب ہی طرح سے دھڑکے جا رہا تھا۔

کدھر جا رہی ہو۔۔۔مہر کیچن کی طرف جانے لگی تو نازی نے کہا, تم لوگ بیٹھو میں بس ابھی کچھ کھانے کے لیے بنا لیتی ہوں۔اوبی بی سکون سے ہمارے پاس بیٹھ ہم کھانا آرڈر کر چکے ہیں۔مہر نے سب کی طرف حیرانگی سے دیکھا تو سب ہنس دیے۔سکینہ بیگم گھر میں رونق دیکھ کر خوش ہو گئیں تھیں۔انکو بھی تو فکر تھی اپنی مہر کی تنہائی کی, مما نانا کدھر ہیں۔انشال کو یاد آیا۔

وہ گئے ہیں محلے میں ہی اپنے دوست کی عیادت کے لیے ,

ہمم اسی لیے نانو اکیلی اداس بیٹھی ہیں۔

انشال کی شرارت پہ باقی سب ہنسے تو دادی بھی آج ہنس دی ورنہ انشال کی باتوں پہ جو تا ہی ہوتا تھا ان کے ہاتھ میں۔

نانو ویسے میں تو آپ کو تنگ کرنا تھا لیکن آج آپ ہنس دیں تو مجھے مزہ ہی نہیں آیا۔وہ اس لیے کہ آج باقی سب کے سامنے تیری عزت رکھ لی ہے۔نانو نے بغیر دانتوں کے منہ کھول کر ہنستے ہوئے کہا۔ایک بار پھر سے سب کے قہقہے جاندار تھے۔

مہر بھی پاس بیٹھ چکی تھی۔مجھے بتایا بھی نہیں اور تم سب نے کیا نازی کو بلایا ہے مہر نے اب اپنے اندر کا سوال پوچھا۔۔۔یا نازی نے تم لوگوں کو۔ہم نے بلایا ہے مما۔رومیصہ بولی۔

کیوں خیریت ہے ناں۔

ہاں۔۔۔سب خیریت ہے بس آپ کے پاس آئے ہیں سوالی بن کر یہ جواب نازلین کی طرف تھا۔اور مہر فٹ سے سمجھ گئی تھی۔اور خوف سے بچوں کو دیکھا مطلب انہیں بھی پتا لگ چکا تھا۔مہر نے خفگی سے نازی کو دیکھا۔

مجھے ناڈراؤ اپنے غصے سے, تمہارے بچے مجھے یہاں لائے ہیں میں نہیں۔اب مہر نے سوالیہ نظروں سے شہری کو دیکھا, ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ کچھ پوچھ سکے ,

شہری نے ماں کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔جو سوچ رہی ہیں اسی کے لیے ہم آئے ہیں۔مہر نے جلدی سے ہاتھ چھڑایا۔۔۔اور تم لوگوں کو کس نے کہا یہ سب کرنے کے لیے, آواز میں واضع لرزش تھی۔ہمارے دل نے۔ سب بولے۔نازی چپ تھی۔

نانو بھی یہی چاہتی تھی کیونکہ پہلے بھی وہ اپنی مرضی کر کے مہر کی زندگی تباہ کر چکے تھے اس لیے اب انہوں نے سب مہر پہ چھوڑ دیا تھا۔

جھوٹ مت بولو, اور خبر دار ایسا کچھ سوچا تو, مما پلیز اسد برا تو نہیں ہے شہری کو جھجھک سی آئی وہ اسے اسد ہی تو کہہ سکتا تھا۔۔۔مہر کو تو بچوں کے سامنے کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ ری ایکشن کیا دے ,

اسد ان کو بھی انوالو کرے گا اسنگ ہر گز نہیں سوچا تھا اور یہ سب مان چکے تھے۔

ولید کیوں نہیں آیا۔ انہوں نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔ وہ بزی تھے۔

جھوٹ۔۔۔ مہر بولی تو رشنا نظریں چرا گئی۔

ان کو چھوڑیں آپ اسد کے لیے مان جائیں پلیز مما۔

تم سب پاگل ہو چکے ہو۔ ہم سب آپ کو خوش دیکھنا چاہتے ہیں مما اب انشال بولی اس کے لیے یہ سب بہت مشکل تھا لیکن وہ اپنی ماں کے لیے فکر مند تھی۔

میں تم لوگوں کے ساتھ خوش ہوں۔

لیکن ابھی آپ ینگ ہیں اور اپکا یہ حق ہے۔ یہ رشنا کی آواز تھی۔

ضروری نہیں کہ زندگی میں سارے حق وصول کیے جائیں۔

انہوں نے آنکھوں میں آئی نمی کو واپس دھکیلا۔

بہت ضروری ہے یہ۔ اور یہ آپ ہی ہمیں سکھاتیں تھیں مما کہ خود کے لیے لڑنا چاہئے اپنے لیے جینا چاہئے, دوسروں کا صرف ایک حد تک سوچا جا سکتا ہے۔ خود کو تکلیف دے کر انسان کبھی خوش نہیں رہ سکتا۔ یہ رومی بولی تھی۔ پلیز مما مان جائیں ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ لوگوں کی پرواہ نہ کریں۔ لوگ ہمیشہ عورت کو ہی غلط

کہتے ہیں اور اب کچھ اچھا کر کے کچھ انو کھا کر کے ان کی سوچ کو بدلنا ہے۔پہلے آپ کے کام کرنے پہ سب باتیں کرتے تھے پھر کتنی ہی وہ عورتیں جو مردوں کی چھوڑی ہوئی تھیں یا مسلوں کا شکار تھیں انہوں نے کام کرنا شروع کیا کچھ نے گھر بیٹھے آنلائن سیلنگ کی تو کچھ باہر نکل کر کمانے لگیں۔اب بھی آپ اپنا سوچیں پلیز اور دیکھیے گا کتنے ہی لوگ آپ کی اس بات پہ بھی راضی ہونگے اور انہیں بھی آگے بڑھنے کی طاقت ملے گی حوصلہ ملے گا۔شہری ہمیشہ کی طرح ماں کے دکھوں کو ختم کرنا چاہتا تھا۔مہر نے بے بسی سے اپنی ماں کو دیکھا تو ان کی نظروں میں بھی وہی تھا جو سب کہہ رہے تھے۔اور ایک بات آپ کو بتادوں اسد نانا جان کو پہلے ہی منا چکے ہیں۔ وہ بس آپ کی رضا چاہتے ہیں۔شہری نے ایک اور دھما کہ کیا تو مہر نے دل ہی دل میں اسد کو خوب سنائی۔

ابھی وہ بات کر رہے تھے کہ باہر ڈلیوری بوائے کھانا لے آیا مہر کی جگہ رومی اٹھی اور کھانے کے ساتھ کیچن سے برتن بھی لے آئی۔ چلو کھانا کھا لو۔ پھر سوچیں گے اس کے بارے۔مہر نے کہا تو سب نے نو میں سر ہلایا۔۔۔

ہاں کہیں پھر کھانا کھائیں گے۔افففف مہر چڑ رہی تھی سب کی ضد پہ۔اچھا ٹھیک ہے۔۔۔مہر کے کہنے پہ سب نے ہووووو کا نارالگایا,نانو نے چھپکے سے اپنی آنکھ سے نکلا آنسوؤ صاف کیا اور پھر خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔ نانا جان بھی آچکے تھے۔

مجھے پتا نہیں تھا کہ آپ بچوں کے کہنے پہ مانیں گی ورنہ میں پہلے ہی انہیں کہہ دیتا۔ وہ دونوں اس وقت بوتیک میں موجود تھے۔ مہر کام کی اپ ڈیٹ دینے آئی تھی تو اسد نے کہا۔ دور کھڑی روزی نے یہ منظر آنکھوں میں حسد لیے دیکھا تھا۔

ویسے شرم تو نہیں آئی بچوں کو یہ سب بتاتے ہوئے, اب جو جو تماشہ ہو گا اسے آپ ہی دیکھیں گے۔ مہر سخت چڑی تھی اسد کی بات پہ۔ وہ ہنس دیا۔ مطلب آپ واقع مان چکی ہیں۔ وہ مسلسل مسکرا رہا تھا۔ یہ فائل پہ سائن کر دیں پلیز۔ مہر یہاں سے ہٹنا چاہتی تھی۔ اوکے جو آپ کا حکم اسد کی لو دیتی نظروں نے مہر کو ادھر ادھر دیکھنے پہ مجبور کر دیا تھا۔

وہ واپس جا کر کام کرنے لگ گئی تو نازلین نے چھیڑا۔ سر تمہیں ہی دیکھ رہے ہیں۔ ہاں مجھے پتا نہیں تھا کہ اتنا چھچھورا ہے ورنہ بوتیک بھی جوائن نہ کرتی۔ اففف تمہیں تو بلش کرنا چاہیئے ادائیں دکھانی چاہئں۔ لیکن تم وہی ہو سڑی روح۔ نازلین سخت بدمزہ ہوئی تھی۔

میڈم نازی میں کوئی ٹین ایجر نہیں ہوں نا ہی کوئی میں اسد سے عشق پالے ہیں کہ یہ ڈرامے کروں۔ وہ کہاں چپ ہونے والی تھی۔ وہ دونوں بات کر رہیں تھیں کہ مہر کے فون پہ اسد کالنگ جگمگایا۔ اوووہ یہ تو ادھر ہو کر بھی کال کر رہے ہیں۔ اٹھاؤ۔

جی سر مہر نے بغیر اسد کی طرف دیکھے کہا۔ میری برائیاں پھر کبھی کر لیجئے گا ابھی ڈرائیور آرہا ہے نازی اور آپ شاپنگ پہ جائیں گی۔ مہر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا وہ اتنی دور سے کیسے جانتا ہے کہ میں انکی بات کر رہی ہوں۔ وہ مسکرایا تو مہر نے سٹپٹا کر نظریں پھیریں۔

جی بہتر وہ اتنا کہہ کر فون بند کر گئی۔ اوو چہرے پہ رنگ تو بڑی جلدی بدلے ہیں۔ اب تم مرو گی مجھ سے نازی۔ باہر چلو سر کا ڈرائیور آرہا ہے کہہ رہے ہیں نازی کے ساتھ شاپنگ پہ جاؤں۔

میں بس اس لیے چپ ہوں کہ سب کو پتا چلا تو تماشہ بنے گا لیکن یہ پتا نہیں کیا چاہتے ہیں وہ بولتی ہوئی باہر نکل گئی تو نازی بھی پیچھے چل دی۔

اور دونوں کراچی کی طرف شاپنگ کے لیے نکل گئں۔

تم ناراض ہو, رشنا نے احمد کو سلا کر ولید کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ تمہیں کیا ناراض رہوں یا نہیں, وہ سخت خفا تھا۔ تم اتنی معصوم بیوی سے کیسے ناراض ہو سکتے ہو رشنا نے آنکھیں ٹپٹپائیں۔ معصوم بیوی شوہر کی مرضی کے خلاف جا رہی ہے۔ رشنا نے ولید کے ہوتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ جتنا میں آنٹی کو جان پائیی ہوں نا وہ بہت اچھی ہیں۔ ہمیشہ دوسروں کا سوچنے والیں, ہر کسی کے لیے اپنی مرضی کو دبانے والیں۔ انہوں نے بہت قربانیاں دی ہیں۔

جو بھی ہے تمہارے بابا آئی مین انکل عمر نے ان کے ساتھ غلط کیا ہے۔ اور جب وہ اپنی لائف میں آگے بڑھ چکے ہیں تو آنٹی کا بھی حق ہے۔ ولید خاموشی سے سن رہا تھا۔ پچیس سال کوئی تھوڑے نہیں ہوتے ولی۔ آدھی زندگی ہے۔ انہوں نے اپنی زات کے لیے اسٹینڈ پہلے ہی لے لیا تھا۔ لوگوں کے گندے طعنے سن سن کر وہ اب پڑھی لکھی اور خود مختار بن چکی ہیں۔ انہیں اب فیننشلی کسی مرد کی ضرورت ہر گز نہیں ہے۔ لیکن یہ دنیا ہے زندگی جینے کے لیے ایک ساتھی کی ضرورت کس کو نہیں ہوتی۔ یہ تو انسان کی ضرورت ہے تو تم کیوں انہیں روکنا چاہتے ہو۔ پلیز ٹھنڈے دماغ سے سوچو, رہی بات لوگوں کی تو تمہیں آنٹی کے لیے کھڑے ہونا چاہئے نا کہ لوگوں کی باتوں سے ڈرنا چاہئے۔ ولید نے رشنا کی طرف دیکھا۔ کافی سمجھدار ہو گئی ہو۔ ولید نے سنجیدہ چہرہ لیے ہی کہا۔ لیکن وہ نارمل ہو چکا تھا۔ مطلب پہلے نہیں تھی۔ رشنا نے منہ بنایا۔ ولی ہلکا سا مسکرایا دیا۔ مجھے ڈر تھا رشنا کہ اسد بھی مما کو چیٹ نہ کر دے, اس لیے لیکن تم سب یہی چاہتے ہو تو ٹھیک ہے میں بھی مما کے ساتھ ہوں۔ وہ کہہ کر رشنا کی گود میں سر رکھ گیا۔ نجانے کس کی نظر لگ گئی تھی ہمارے گھر کو, ولید اسے تھکا ہوا لگا۔ یہ مشکلیں امتحان ہوتی ہیں ولی اللہ کی طرف سے, بس صبر اور دعا سے کام لیتے ہیں اللہ بہتر کرے گا۔ آنٹی نے کتنا کچھ جھیلا ہے لیکن کبھی کسی سے شکوہ کرتیں نظر نہیں آئں۔ ملیں تو ایسے ملتی ہیں جیسے کبھی کوئی غم انہوں نے دیکھا ہی نہیں۔ میں سچ میں حیران ہوتی ہوں وہ بہت الگ ہیں بہت عجیب ہیں۔ رشنا بولتی جا رہی تھی۔ ولید نے ماں کی حالت کو سوچتے ہوئے آنکھوں میں آئی نمی واپس دھکیلی۔

ماں ہیں ناں۔ عورت زات ہو کر کتنی بہادر ہیں وہ, ہم تک کبھی کوئی دکھ انہوں نے آنے ہی نہیں دیا۔ جو مرضی ہو جائے میں مما کے ساتھ ہوں رشی, مما کو ہر خوشی ملنی چاہیئے۔ وہ عزم کر چکا تھا اپنی ماں کا ساتھ دینے کا عزم۔ ایک عورت کا ساتھ دینے کا عزم۔

شہری اور انشال نے داداجان اور دادو کو جب مہر کے نکاح کے بارے میں بتایا تو, کتنی ہی دیر وہ بول ہی نہ سکے, ندا حیران ہوئی۔ عمر کو تو سنتے ہی پتنگے لگ گئے۔ لیکن وہ جانتا تھا ان سب سے کچھ بھی کہنا فضول ہے۔ غصے میں سنتے ہی باہر نکل گیا۔ ندا جاتے دیکھتی رہ گئی۔ شہری دیکھنا یہ کہیں مہر کو تنگ کرنے تو نہیں گیا۔

مہر ہمارے لیے بیٹی جیسی تھی, اور بیٹی کو کھونے کا دکھ تو ہمیشہ رہے گا۔ لیکن دعا ہے اللہ اس کی زندگی کی نئی شروعات میں بھی اسے سرخرو کرے۔ شہری اور رومی نے بھی آمین کہا۔

میلوڈرامہ, ندا بڑبڑاتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔

دادو ہم رات کو مما کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ اور داداجان انتظار مت کیجیئے گا۔

اچھا مہر کا خیال رکھنا۔

جی ضرور۔ وہ کہہ کر کمرے کی طرف بڑا تو رومی بھی اس کے پیچھے چل دی۔

تیار رہنا شام کو چلیں گے۔

لیکن میری طبعیت کچھ بوجھل سی لگ رہی ہے شہری, سر بھی درد ہے۔رومی صبح سے نظر انداز کر رہی تھی لیکن اب اسے چکر سے بھی آرہے تھے۔شہری نے فکر مندی سے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھاما۔

کیا ہوا ہے۔ٹمپریچر تو ٹھیک ہے۔

پتا نہیں۔چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔

نہیں اب اتنی بھی بیمار نہیں میں, ریسٹ سے ٹھیک ہو جاؤں گی۔تم فکر نہ کرو۔

نہیں تم چلو, وہ چابی اٹھاتا بولا اور پھر اس کے لیے بڑی چادر اسے دی, یہ لے کر آؤ میں بائک نکالتا ہوں۔

واپسی پہ شہری کے چہرے پہ رنگ ہی نرالے تھے, اور رومی حیا سے دوہری ہو رہی تھی۔

ہائے فائنلی میرے چنے منے دنیا میں آرہے ہیں۔

ایک نام چنار کھوں گا ایک کا منا۔وہ مسلسل مسکرا رہا تھا۔رومی نے اسکے کہے جانے والے ناموں پہ گھور کر اسے دیکھا۔اپنے جیسے ہی سوچے ہیں تم نے نام بھی۔

اتنے تو پیارے ہیں یار,

شہری تنگ نہ کرو۔

وہ ہنس دیا اچھا نہیں کرتا۔

شہری۔۔۔۔وہ آہستہ بولی تو شہری سے مشکل سے سن پایا۔

بائک وہ بہت سلو رفتار سے چلا رہا تھا۔

ہاں جی۔۔۔۔تم اب اپنے پیٹ وِکی کو نہیں رکھو گے۔

شہری نے بائک یک دم روکی, اور پیچھے مڑ کر کہا

وہ کیوں۔۔اس میں تو جان ہے میری۔

سہی ہے پھر اسے رکھو میں نہیں رہوں گی ,

رومی نے منہ بسورا۔

یار ظلم کرنا چاہتی ہو جانتی ہو نا اسکی کتنی عادت ہے مجھے۔اور وہ کونسا اب تمہارے سامنے آتا ہے۔

نہیں وہ کتا رہا تو میں تمہیں اپنے بچوں کے پاس ہر گز نہیں آنے دوں گی

توبہ تم تو میرے بچوں کے آنے سے پہلے ہی ان پہ قابض ہو رہی ہو۔

جی جناب اس لیے سوچ لو۔

اچھا دے دوں گا۔پہلے ہی ایک دوست پیچھے پڑا ہے کہ دو۔وکی اسکا باہر سے منگوایا گیا چھوٹا سا کتا تھا۔سفید رنگ کا جو ایسے لگتا تھا جیسے کوئی کھلونا ہے اور رومی کو وہ اتنا ہی زہر لگتا تھا۔اب وہ جانتی تھی شہری اسکی بات نہیں ٹالے گا تو اسنے فوراً کہا تھا۔

بہت شکریہ تم بہت اچھے ہو,وہ شہری کو چڑانے کے لیے بولی تو۔شہری نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

کچھ کھاؤ گی۔۔۔۔

نہیں مما کی طرف چلتے ہیں مجھے پہلے انکو بتانا ہے۔

اچھا اور شہری نے پھر سے بائک اسٹارٹ کرلی۔

مما میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔اسد مما بابا کے پاس بیٹھا چائے پی رہا تھا جب کہا۔

واہ یہ تو خوش خبری ہے۔ٹینا کب سے تمہارے لیے بیٹھی ہوئی ہے, جہاں آرا بیگم نے اپنے بھائی کی بیٹی کا زکر کرتے ہوئے چہک کر کہا۔

ارے میرے بیٹے سے تو پوچھ لو کہیں اور تو پسند نہیں جو یوں اچانک شادی کا کہا جا رہا ہے وہ بھی خوش ہوئے تھے بیٹے کے فیصلے پہ ,

نہیں مما ٹینا نہیں, میں اپنے لیے لڑکی پسند کر چکا ہوں۔

جہاں آرا کا رنگ فک ہوا, انہوں نے تو ہمیشہ ٹینا کا سوچا تھا۔

اور کون ہے وہ, انہوں نے درشتگی سے پوچھا۔

مہر۔۔۔ مہرالنسا

اسد کے مما بابا دونوں کو پتا نہیں چلا تھا کہ وہ کس کی بات کر رہا ہے۔

وہ کون ہے کس کی بیٹی ہے۔ اسٹیٹس کیسا ہے اسکا

جہاں آرا نے سوال کیا۔

میرے بوتیک میں کام کرتی ہیں۔ جنہوں نے میری جان بچائی تھی یاد ہو گا آپ کو ,

جہاں آرا کے ساتھ ساتھ اسد کے والد کو بھی چائے کا بری طرح پھندہ لگا تھا۔ دونوں کھانسنے لگے تو اسد نے جلدی سے اٹھا۔

ارے کیا ہو گیا ہے یہ پانی پییں۔

جہاں آرا نے پانی کا گلاس دور دھکیلا تو وہ ٹوٹ کر کئی ٹکروں میں تقسیم ہو گیا۔

انہیں پتنگے ہی تو لگ گئے تھے۔والد صاحب کی بھی ایسی ہی حالت تھی

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے تم اس بوڑھی سے شادی کرو گے وہ اٹھتیں ہوئیں چلائیں۔

مما پلیز۔وہ اتنی بھی ایجڈ نہیں ہیں اب۔

پر بیٹا تمہیں کیا لڑکیوں کی کمی ہے جو ایک شادی شدہ لڑکی کو پسند کر آئے ہو اور جہاں تک تم نے زکر کیا تھا ایک دن اس کے تین بچے ہیں اور وہ بھی جوان۔

جہاں آرا کہاں جانتی تھی یہ سب,انکا تو دماغ گھوم گیا۔بیٹے کی پسند پر,سر جیسے چکرانے لگا تھا۔

اووو گوڈ تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ ہم مان جائیں گے۔ضرور اس لڑکی نے پھنسایا ہے تمہیں۔

نہیں مما بات تو سنیں وہ بہت اچھی ہیں۔اور کیا ہوا ان کے بچے ہیں۔مرد بھی تو بچوں کے ہوتے شادی کرتے ہیں عورت کیوں نہیں۔اگر مردوں کو کنواری لڑکیاں مل سکتی ہیں تو عورت کو غیر شادی شدہ مرد کیوں نہیں۔

یہ اپنا بے تکا لیکچر تم بند کرو۔اور ہرگز مت سوچنا کہ تمہاری شادی وہاں کروں گی۔

میں مہر کے ساتھ ہی شادی کروں گا موم۔۔۔وہ ابھی بھی نرم لہجے میں بول رہا تھا

آپ دیکھ رہے ہیں۔پہلے اپنی مرضی سے بزنس چھوڑ کر بوتیک کھولا۔اب یہ اس عورت سے شادی کرے گا جو چھوڑی ہوئی ہے۔ بس کر دیں مما, آپ جانتی ہیں کہ میں عورتوں کے لیے ایسی باتیں نہ تو کرتا ہوں نا سنتا ہوں۔اور آپ کسی کی نہیں میری ہونے والی بیوی کی بات کر رہی ہیں اور میں چاہتا ہوں انہیں عزت سے ہی پکارا جائے۔ناچاہتے ہوئے بھی وہ لاؤڈ ہوا تھا

ہمیں اپنی اولاد کے لیے کوئی پڑی لکھی امیر گھرانے کی خوبصورت لڑکی چاہیئے,جو ہماری نسل کو آگے بڑائے۔تم ہمارے ایک اکلوتے بیٹے ہو اسد۔

مما یہ سب باتیں اتنی میٹر نہیں کرتیں, آپ میری خوشی نہیں دیکھ رہے, آپ کو اسٹیٹس سے مطلب ہے۔اور رہی بات بچوں کی تو پچاس سالہ عورت بھی بچے پیدا کر سکتی ہے۔مہر صرف سینتیس سال کی ہیں۔چھ سات سال کا فرق کچھ نہیں ہوتا۔اور اگر ہے بھی تو مجھے مسلہ نہیں ہے۔وہ ویل مینرڈ,ان ڈیپینڈنٹ لیڈی ہیں۔اور مجھے ان سے ہی شادی کرنی ہے

تم پاگل ہو چکے ہو اسد اور میں تمہارے اس پاگل پن کا ساتھ کبھی نہیں دوں گی۔وہ تن فن کرتیں کمرے میں چلی گیئں۔

بابا آپ سمجھائیں نا مما کو۔ اسد ناچار سا بولا۔

میں خود صدمے میں ہوں۔ تم ایک دفعہ سوچو اسد

نہیں بابا میں سوچ چکا ہوں اور میں پرسوں نکاح کر رہا ہوں۔ آپ مما کو راضی کر لیں پلیز۔

ورنہ بتا دیں کہ اگر مہر سے شادی نہ کی تو کوئی اور بھی اس گھر میں نہیں آ گئے۔

وہ کہتا ہوا باہر نکل گیا تو۔ پیچھے وہ تاسف سے سر ہلاتے سوچ میں پڑ گئے وہ جانتے تھے اسد اپنی کر کے ہی رہے گا۔۔۔۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

انشال صبح سے ہی مہر کے پاس تھی۔ رومی اور شہری بھی آ گئے۔ تو مہر کو رہ رہ کر ولید کا خیال آ رہا تھا۔ وہ یقیناً ناراض ہے۔ مہر نے نم آنکھیں لیے سوچا۔ بھائی آ جائیں گے مما, اداس نہ ہوں آپ, انشال نے کہا, مہر زبردستی مسکرا دی, ضروری نہیں کہ ہر وقت انسان اپنی تکلیف چھپاتا ہی رہے اپنے تو اسی لیے ہوتے ہیں نا پھر آپ کیوں ہر چیز دکھ پہ مسکرا دیتی ہیں۔ ماں کی خوشی ان کے بچوں میں ہوتی ہے تم سب خوش تو میں خوش, بھلا مجھے کونسا دکھ ہو گا۔ اور میری گڑیا تو کافی بڑی بڑی باتیں کرنے لگی ہے, مہر نے اب ہنس کر انشال کو اپنے حصار میں لیا۔ وہ

انشال بھی مسکرادی وہ جانتی تھی مہر اپنی زات کبھی بھی کسی پہ عیاں نہیں ہونے دگے گی۔اس لیے چپ کر گئی۔

مما آپ کا بیٹی جے ساتھ پیار پورا ہو گیا ہو تو مجھ غریب کی طرف بھی دھیان دے لیں۔

تم ہمیشہ جلنا ہی انشال نے آنکھیں دکھائیں۔

ایک خوش خبری لایا ہوں۔تم چپ رہو چڑیل۔

ہیں سچی,وہ کیا۔انشال چہکی۔

مہر نے ناسمجھی سے دیکھا۔نانا اور نانو تو سو چکے تھے۔سو وہ لاونج میں تھے سب ,

آپ دوسری دفعہ دادو بننے والی ہیں۔

مہر اور انشال نے منہ کھولے رومی کو دیکھا جو سر جھکائے شرمائے جا رہی تھی۔

واااؤ بے بی آئے گا ہمارے گھر۔۔۔

مہر نے رومی کو گلے لگا کر مبارک دی,شہری کا ماتھا چوما اور پھر صدقے کے پیسے نکال کر الگ رکھے ,

انشال کی خوشی بھی دیدنی تھی۔

ولید تو الگ رہتا تھا اور وہ احمد کو بہت مس کرتی تھی۔لیکن اب گھر پہ بے بی کا سن کر وہ چہک رہی تھی۔

وہ ابھی بیٹھے ہوئے تھے کہ رشنا بھی چلی آئی۔

مہر نے بے تابی سے پوچھا رشنا بیٹا ولی نہیں آیا۔

میری مما یاد کریں اور میں نا آؤں۔۔۔وہ مسکراتا ہوا اندر آتے بولا۔سب حیران تھے کہ ولی اتنی جلدی مان جائے گا

مہر نے نم آنکھوں سے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

آپ خوش تو ہیں نا مما,ہاں تم سب ساتھ ہو تو خوش ہوں۔۔۔ چلیں پھر آج نکاح کی شاپنگ کرنے چلیں۔وہ زرا ہچکچایا تھا ماں کے نکاح کا کہتے ہوئے۔

مہر نے نظریں چرائیں تو اسنے انہیں سامنے کیا۔

ٹیک اٹ ایزی موم۔۔۔یہ آپ کا حق ہے, آپ بس اب خوش رہا کریں۔

سب کے چہروں پہ اب پر سکون سی مسکان تھی۔

سب بیٹھ گئے تو نازی بھی آگئی۔

ولی ایلسکیوز کر کے زرا سائڈ پہ ہوا اسے معیز کا فون آیا تھا۔

تم وہاں پہ ملنے گئے تھے ڈھیرا لگا کر بٹھ گئے ہو۔

معیز نے خفگی سے کہا ,

اب مما کے نکاح کے بعد آؤں گا یار۔ پرسوں نکاح ہے۔

چلو آنٹی کے لیے چھوٹ دے رہا ہوں ورنہ تو تمہیں اپنے آفس سے فارغ کر دیتا۔۔ معیز کی بات پہ ولید کا قہقہ نکلا۔

انشال جو کیچن میں پانی پینے آئی تھی۔ ولی کو ہنستے دیکھا تو سوچا۔۔۔ ضرور انکا ہی فون ہو گا۔

چلو پھر بعد میں کرتا ہوں بات, ابھی وہ اتنا ہی کہہ سکا کہ انشال ولید سے ٹکرا گئی۔ وہ معیز کو سوچتے ہوئے کب اسکی طرف چلی گئی خود نہ پتا چلا۔

ارے آرام سے گڑیا۔۔۔ معیز جو فون کال کاٹنے والا تھا, گڑیا لفظ پہ رک گیا۔

اسنے انشال کو کتنی دفعہ کال کی تھی مگر ایک دفعہ بھی انشال نے ریسپانس نہیں دیا تھا۔ اس لیے رک گیا شاید اسکی آواز تو سسنے کو ملے,

سوری بھائی وہ مجھے پتا نہیں چلا, ٹھیک ہو نا تم, ولید نے فکر مندی سے پوچھا۔

جی ٹھیک ہوں وہ پانی پینے گئی تھی۔اچھا یہ موبائل کی بیٹری ڈیڈ ہونے والی ہے,چارجنگ دیکھ کر لگادو ,

جی اچھاوہ موبائل پکڑ کے پلٹ چکی تھی۔

ولید نے نہیں دیکھا تھا کہ کال ابھی بھی چل رہی ہے۔

سب یہاں پہ موجود ہیں,بھائی کو کال کر کر کے پوچھ رہے ہیں سب کچھ خود آجاتے تو کیا ہوتا۔وہ بڑبڑائی,معیز نے اسکی بات پہ اپنا امڈنے والا قہقہ بڑی مشکل سے روکا تھا۔

افف اب یہ چارجنگ کدھر ہے اندر نا ملا تو مما سے پوچھنے باہر گئی۔

میں تو رومی کو اس دفعہ ہر چیز برینڈ کی دلانے والا ہوں۔

شہری نے اترا کر کہا,بزنس مین جو بن گیا تھا۔

انشال اسکی بات پہ اندر سے آتے بولی۔

واہ بھئی واہ,بیویوں والے تو لے جائیں گے مالز,بہن کا خیال کون کرے گا,اس نے دہائی دی ,

جس پہ سب نے قہقہ لگایا تھا,اس سے پہلے کے کچھ اور کہتی موبائل ٹوٹو کر تا بند ہو چکا تھا,مما وہ مجھے چارج دے بھائی کا موبائل آف ہو گیا ہے ,

اچھا دیتی ہوں وہ اٹھ گیئں, باقی سب خوش گپیوں میں مشغول تھے۔

تمہارا بیٹا بہت ضدی ہے جہاں آرا, آپ کا بھی ہے, جہاں آرا نے غصے میں بھی ڈپٹا, ملک صاحب مسکرا دئے, پھر اسکی ضد مان جاؤ, آپ خود سوچیں کیسے مان جاؤں ,

اب انہوں نے روتے ہوئے اپنے شوہر کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے کہا, زندگی اس نے گزارنی ہے, پھر اگر اس کی خوشی اسی میں ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔

لیکن ہمارا سر کل لوگ بہت باتیں کریں گے, لوگوں کی عادت ہے بیگم, اس لیے بیٹے کی ضد کو مان لو, کہیں کچھ کر نا دے, جانتی تو ہو کیسا ضدی سر اپھرا ہے ۔

افففف جہاں آرا نے بے بسی سے اپنے شوہر کو دیکھا۔

انہوں نے آنکھوں کے اشارے سے تسلی دی۔

تو انہوں نے بھی ہلکا سا سر ہلا دیا۔ آنکھوں میں اور دل میں دکھ ابھی بھی ہلکورے لے رہا تھا۔

شرم نہیں آتی لوگوں کو, دادی کی عمر میں شادی کرتے ہوئے, اور ساتھ بچے بھی شریک ہیں توبہ توبہ, راہ جاتی عورت نے فقرہ کسا تو مہر سر جھکا کر رہ گئی۔

ارے آنٹی شرم کیسی, مرد چار کر سکتا ہے تو عورت طلاق کے بعد ایک کیوں نہیں, اور ہاں آپ بھی لازمی آئے گا, لیکن پلیز اپنی زبان پہ کوئی ایلفی لگا لیجئے گا, بہت کڑوی ہے توبہ توبہ۔۔۔۔ انشال بولی تو اس عورت کی بولتی بند ہوئی, باقی سب ہلکا سا مسکرا دئے۔

ایسی باتیں کچھ دن عام سننے کو ملیں گی, سو جسٹ ریلیکس اووکے, نازی نے سب سے کہا ,

اوکے میڈم جو آپ کا حکم۔۔۔۔۔ وہ سب رات کو شاپنگ کے لیے نکلے تھے, کل مہندی تھی, چھوٹی سی رسم تو کرنی تھی سو اسی حساب سے ہلکی پھلکی شاپنگ جاری تھی,

مہر نے سادہ سے لیکن نئے سوٹ ضرور بنوا لیے تھے۔۔۔!!

صبح تمہاری مہندی ہے۔ ماں کو شاپنگ تک تو کروائی نہیں, اسد اپنے کمرے میں کھڑا گلاس ونڈو سے باہر دیکھتا کچھ سوچ رہا تھا جب جہاں آرا نے پیچھے آ کر کہا, وہ حیرانی سے پلٹا ,

مطلب آپ راضی ہیں, اسد نے خوش ہوتے چہک کر پوچھا۔ماں ہوں, بیٹے کی خوشی عزیز ہے مجھے, انہوں نے نم آنکھوں سے کہا, اسد نے انہیں گلے سے لگایا,

تھینکیو موم, آپ بہت اچھی ہیں, بہت زیادہ,,, وہ بہت خوش تھا ,

بس بس بٹرنگ کی ضرورت نہیں ہے ,

ہاہاہہا میں خود آپ کا بٹر ہوں۔۔۔۔ خوش رہو ,

تھینکس اگین موم, مہر بہت اچھی ہیں, آپ کو بھی اچھی لگے گی۔

تیرے لیے مان گئی ہوں اب یہ امید نہ رکھنا کہ اس مہر سے بھی خوشامد کرتی پھروں گی, جب دل مانا تب دیکھوں گی۔

آپ مان گئی ہیں اتنا کافی ہے, باقی بعد میں دیکھیں گے,

چلیں پھر ابھی آپ کو شاپنگ پہ لے چلتا ہوں,

ہاں شاپنگ تو اگلے دن کی ہے بٹ اپنے بیٹے کے نکاح کے لیے پھر سے جانا چاہتی ہوں۔

اچھا آپ چلیں میں آتا ہوں۔

ٹینالوگوں کو تو انوائٹ کر لو اسد ,

نہیں موم, مہر نہیں چاہتی کہ فنکشن کیا جائے, سو پلیز ہم بس گھر کے لوگ ہونگے اور ضامن ہو گا۔

ہمممم جہاں آرا بس سانس بھر کے رہ گئیں, چلو جیسے مرضی تمہاری۔ کہہ کر وہ نکل گیئں۔

ان کے جاتے ہی اسنے ضامن کو کال کی ,

ویسے کتنی لڑکیوں کے دل توڑے تم نے, سب سے پہلے ٹینا, پھر روزی اور باقی بھی بہت ہو نگی, کوئی ڈوزی ہو گی کوئی شوزی ہو گی, ضامن کے یوں نام لینے پہ اسد کا قہقہ جاندار تھا۔

بس کر اب ,

آہو جی اب کون سنے گا ہماری, بیوی جو آنے والی ہے,

شٹ اپ ضامن, اسد نے ہنسی دباتے اسے ڈپٹا, ورنہ وہ کال پہ ہی اسد کو ہنسا ہنسا کے پاگل کرنے والا تھا

چل موم کو لے کر نکلنے لگا ہوں تم بھی جوائن کرو ہمیں,۔

یار بات سن, ضامن اتنا سیریئس بولا کہ اسد بھی سنجیدہ ہوا ,

کیا ہوا۔۔۔وہ آج پھر مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے ,

کس بات پہ اسد نے نا سمجھی سے پوچھا,

ہر کہانی میں یار دلہے کے دوست کو کوئی لڑکی پسند آ جاتی ہے, لیکن مجھے افسوس ہے کہ میری شادی ہو چکی ہے اور ایسا سین میرے ساتھ ہونے سے رہا,

اسد نے موبائل کان سے ہٹا کر گھورا, تم ادھر ہوتے ناتو دو چار پنج مجھ سے پڑھ جانے تھے۔ ٹھرکی انسان,

ضامن نے منہ بسورا,

تو میرا دکھ نہیں سمجھے گا یار

افففف بھابھی کو بتاتا ہوں وہ ضرور تیرا دکھ سمجھیں گی, اسد نے دھمکی دی,

اوئے نا میں بس آرہا ہوں تمہاری طرف, اس بلا کو رہنے دو تم, اسد پھر سے ہنس دیا,

اسد جانتا تھا وہ بس تنگ کرتا ہے ورنہ بیوی کے آگے پیچھے رہنے والا بندہ ہے ضامن۔۔۔!!

مہندی کی رسم تو کرنا تھی آج سو سب ہی مہر کی طرف موجود تھے, اسد بھی اپنے مما بابا کے ساتھ موجود تھا۔ اسد بیٹھا تھا جب انشال بولی, آپ کو ہم کیا کہہ کر بلایا کریں؟۔

سب نے سوچا, واقع ہی کیا کہا جا سکتا تھا, اسد کو بابا کہنے سے تو رہے, وہ شہری اور ولی سے جسامت میں ان سے بڑا ہی لگتا تھا, حالانکہ مہر کے ساتھ وہ دونوں برابر ہی لگتے تھے, اسد کا اپنا جم تھا, اچھی خاصا باڈی بلڈر تھا۔ جو آپ کا دل کرے, وہ مسکرایا۔۔۔ پھر بھی, کچھ ایسا جو سوٹ بھی کرے, اور آکورڈ بھی نہ لگے, کیونکہ آپ بہت ہینڈ سم ہیں, سو کوئی پیارا سا ٹائٹل دینا ہو گا۔

اسنے سوچتے ہوئے کہا ,

باقی سب بھی اس کی طرف متوجہ تھے, مہر بس سر جھکائے بیٹھی تھی۔

تو پھر سٹر ہینڈ سم کہہ لیں گے, شہری نے کہا,

نووو۔۔۔ ناٹ انٹٹسٹنگ, ولی کی آواز تھی یہ,

پھر۔۔۔۔۔ رومی بولی۔

ہمممم سوچتے ہیں, یہ آواز رشنا کی تھی۔

میں بتاؤں۔ نازی چہکی

یس پلیز اور مجھے لگتا ہے آپ کچھ اچھا بتائیں گی۔

بڑی۔۔۔۔تم سب سر کو بڑی کہہ سکتی ہو, سوٹ بھی کرے گا۔

دیٹس گڈ, انشال چہکی۔

اسد سر کھجا کر رہ گیا۔

مہر تو شرم سے کچھ بول نہیں رہی تھی

اسد کے والد بھی ہلکا پھلکا مسکرا رہے تھے۔البتہ جہاں آرا سنجیدہ سی بیٹھی تھیں۔

نانو اور نانا بھی بچوں کو خوش دیکھ کر مطمئن سے تھے۔

اٹس ڈن, بڑی۔۔۔۔۔۔

سب نے یس کہا,

چلیں اب رسم شروع کرتے ہیں۔

مہندی کدھر ہے گڑیا، نازی نے پوچھا۔

اووووپس، میں ابھی لے کر آئی نیچے ہی بھول آئی ہوں۔

وہ سر پہ ہاتھ مارتی نیچے کی طرف بھاگی۔

اُرام سے انشال۔ اسکی تیزی دیکھ کر۔ مہر کے منہ سے نکلا۔

شکر ہے اُپ بولی تو ہیں ورنہ میں سوچ رہا تھا اُج اُواز سننے سے محروم ہی رہوں گا۔ اسد کی سرگوشی پہ مہر جھنپ گیی۔

✿ ✿ ✿ ✿ جیسے ہی وہ نیچے اتری تو سامنے معیز کھڑا تھا۔ وہ جو دوڑتی ہوئی آرہی تھی اسے اچانک دیکھ سامنے دیکھ کر بوکھلائی۔۔

آ۔۔۔۔ آپ, اس نے خود کو ریلیکس کرنا چاہا,

جی میں, معیز کے چہرے پہ دلکش مسکان تھی۔

آپ کب آئے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کہے

یہ تو دبئ تھے, پھر یہاں۔

کل کوئی کہہ رہا تھا کہ سب یہاں ہیں تو مجھے بھی ادھر موجود ہونا چاہیۓ, وہ اس کے قریب آکر کھڑا کہا,

اور انشال کی اسکی بات پہ سٹی گم ہوئی,

انہوں نے کیسے سنا, وہ کچھ بھی بولے بغیر بس ہونقوں کی طرح دیکھ رہی تھی

بس سن ہی لیا, تمہارے دل کی آواز اب میرے تک پہنچ جاتی ہے, اسنے انشال کے چہرے پہ پھونکا تو وہ ہوش میں آئی ,

آپ جیسے بندے کو ایسی چھچھوری حرکتیں سوٹ نہیں کرتیں۔

اندر ہی اندر اسے سکون ہوا تھا معیز کو سامنے دیکھ کر, لیکن حفت مٹانے کے لیے, اس نے ہمت دکھائی ,

معیز ہنسا, یہ بات واقع میں بھی سوچ رہا تھا تم نے اچھے خاصے سنجیدہ بندے کو, بیکار کر دیا ہے۔

سب چھت پہ ہیں۔

اس کے سامنے کھڑے ہونا محال ہو رہا تھا۔

آؤ دونوں ساتھ چلتے ہیں۔

اتنے فری نہ ہوں آپ, وہ مہندی کی کونز اٹھا کر بولی,

اب تو ہو چکا ,

لیکن میں تو نہیں ,

معیز اب اس کے پیچھے پیچھے زینے چڑھتا جا رہا تھا

چلو تمہیں بھی کر لیں گے,

وہ چھت پہ پہنچے تو انشال کے ساتھ آتے ہوئے مرد کو سب نے دیکھا,

ہیلو ایوری ون,

نانا نانو سے ملا,پھر جہاں آرا لوگوں سے,ساتھ وہ خود ہی بتا رہا تھا کہ ولید کا دوست ہوں۔

نازی کو وہ اچھا لگا تھا سلجھا ہوا۔

تم کہاں سے نمودار ہوئے,ولی نے حیران ہوتے پوچھا۔

آنٹی کی خوشیوں میں شریک ہوئے بغیر کیسے رہ سکتا ہوں۔

وہ خاش ہوتا بولا,تو مہر نے محبت سے اسے دیکھا۔

چلیں اب رسم شروع کریں۔

رسم ابھی ہو رہی تھی۔جب مہر نے کہا,

انشال معیز بھائی کے لیے کھانا لگاؤ,وہ بھی کھا لے,

لفظ بھائی پہ جہاں انشال کو کھانسی آئی,وہیں,معیز نے بھی پہلو بدلا۔

نہیں آنٹی میں کھانا کھا کر آیا ہوں۔

آپ مجھے یہ سب انجوائے کرنے دیں پلیز

سچ کہہ رہے ہو نا۔

جی جی سچی۔۔۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے پھر۔

اور پھر رسم کے بعد باقی سب چلے گئے۔

انشال اور شہری لوگ ادھر ہی تھے۔ولید بھی جا چکا تھا

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

انشال رات کو کمرے میں سونے کے لیے لیٹی تھی کہ, معیز کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آنے لگا,

جلدی سے موبائل نکال کر واٹس ایپ آن کیا, اور بستر میں گھسی اسکی ڈی پی پہ لگی تصویر دیکھنے لگی۔

کتنے پیارے ہیں آپ, پر میں ناراض ہی ہوں آپ سے پکی والی ناراض, آپ وہاں لڑکیوں کے پاس جاتے ہیں, اور میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتی معیز, وہ اداس ہوئی۔

معیز نے اس سے شادی کا بھی کہا تھا لیکن پھر بھی وہ نہیں مان رہی تھی۔ ابھی وہ سوچ رہی تھی کہ معیز کا میسج آیا۔

مجھے اتنی چھینکیں آ رہی ہیں کیا تم مجھے یاد کر رہی ہو۔

انشال نے فوراً موبائل نیچے رکھا۔

ہیں ہی کوئی جِن سوچ بھی پڑھ لیتے ہیں۔ اففف

کال کرنے لگا ہوں بات سنو

اور اگر تم نے کال نا اٹھائی تو میں مہر آنٹی کو کروں گا۔

انشال نے اسکرین کو گھورا۔

یہ کیا آپ میرے ساتھ ٹین ایجرز جیسی حرکتیں کر رہے ہیں۔

ہیں کون سی حرکتیں, معیز اسکی مبالغہ آرائی پہ حیران ہوتا بولا۔ یہی آدھی رات کال کرنا دھمکیاں دینا۔

اووو, تم سے ہی سیکھا ہے ویسے,

انشال اسکی بات پہ گڑبڑائی۔

میں ایسا کچھ نہیں کیا نا میں جانتی ہوں آپ کس انشال کا زکر کرتے ہیں مجھ سے۔

انشال کے اس سفید جھوٹ پہ معیز کا قہقہ موبائل اسپیکر سے ابھرا تو اس نے منہ بسورا۔

میں سونے لگی ہوں کال کیوں کی آپ, اسکے ہنسنے پہ وہ منہ بنا چکی تھی۔

غصے میں بہت کیوٹ لگتی ہو۔

انشال نے ادھر ادھر دیکھا۔

میں وہاں موجود نہیں ہوں۔

پلیز ڈرائیں مت, انشال روہانسی ہوئی۔

اچھا نہیں ڈراتا, پاگل لڑکی۔

وہ کمرے میں ایک شاپر پڑا ہو گا اس میں ڈریس ہے تمہارے لیے, زیادہ بھی لے سکتا تھا لیکن پھر تمہیں پریشانی ہونی تھی سب کے سوالوں سے سو, نکاح کے لیے لایا ہوں۔

میں نہیں لوں گی انشال کو وہ شاپر نظر آ گیا تھا

اور تم کیوں نہیں لو گی۔

مجھے ضرورت نہیں ہے۔

کل تو دہائی دے رہی تھی کہ سب کے شوہر شاپنگ کروا رہے ہیں۔ تو سوچا میں بھی اپنی ہونے والی کے لیے کر لوں۔

انشال کا دل دھک دھک کر رہا تھا اسکی باتوں پہ۔

آپ کو سب کیسے پتا کس نے بتایا وہ حیران ہونے کے ساتھ ڈری بھی۔

جادو۔۔۔۔۔۔۔

پھر بھی۔۔۔۔

پھر کبھی بتاؤں گا۔ وہ تم پہنو گی نا پہنا تو خود آ جاؤں گا میں۔

اس کی بات پہ انشال نے کال بند کی اور لمبا سانس لیا۔ توبہ فری ہونے کے ساتھ ساتھ آپ تو بتمیز بھی ہوتے جا رہے ہیں۔ وہ اس کے تصور سے کہتی, سونے کے لیے لیٹ گئی

جو بھی تھا آج اسے بہت اچھی نیند آنے والی تھی۔

ارے انشال اتناپیاراڈریس, یہ کب لیاتم رومی نے اسے دیکھتے ہی کہا,وہ کچھ دن پہلے میریم کے ساتھ گئی تھی تب لیاسوچاآپ کو سرپرائزدوں گی پہن کر,اسے جھوٹ بولتے سخت شرمندگی ہورہی تھی پر کرتی بھی کیا۔اوو بہت خوبصورت ہے۔ تھینکس بھابز,وہ مسکرائی۔

معیز کو جب دیکھاتووہ بھی سلوررنگ کے پینٹ کوٹ میں اپنی پروقاروجاہت سمیت وہاں تھا۔انشال نے دیکھتے ہی نظریں پھیریں پر,ماشاءاللہ کہنانہ بولی تھی۔

انشال کافراک بھی سلورگرے کلرکاہی تھی۔پاؤں تک آتالمبافراک,نکاح کے حساب سے اوور تولگ رہاتھا لیکن معیز کی دھمکی اسے یاد تھی اور آج کل وہ واقع جو کہہ رہاتھاکرتا بھی تھا۔

نکاح ہوگیاتومہراپنے تینوں بچوں کے پاس کمرے میں بیٹھی تھی۔اور کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

وہ تینوں اداس تھے۔مہرکاحال بھی کچھ ایساہی تھا

مہرنے تینوں کے ہاتھ باری باری اپنے ہاتھ پہ رکھے۔

جب انسان بہت سے امتحانوں سے گزرجائے توپھرکچھ ایسے فیصلے جوانسان نہ لیناچاہے وہ بھی پل میں لے لیتاہے مہربول رہی تھی اور آج اس نے اپنے آنسوؤں کوروکانہیں تھا۔

وہ تینوں بھی رونے لگے تھے۔

سر کو مجھ سے بہتر لڑکی ملنی چاہئے تھی۔ لیکن انکی مرضی اور دوسرا قسمت,وہ کہتے ہیں نا,دل اور مقدر کے آگے کسی کی نہیں چلتی,وہ کہہ کر رکی,

سانس لے کر پھر سے بولنا شروع کیا۔

میں ادھر رہتی تو اماں ابو اس عمر میں میرے لیے ہر وقت پریشان رہتے۔

تم دونوں کی شادی ہو چکی ہے۔ اپنی اپنی زمہ داری جانتے ہو,لیکن میں ماں ہوں,ماں کے لیے بچے بڑے ہو کر بھی بچے ہی رہتے ہیں۔ انشال کے ساتھ ساتھ تم دونوں سے بھی کبھی غافل نہیں رہوں گی۔ جیسے آج ہوں ساری زندگی اپنے بچوں کے ساتھ رہوں گی۔

اور اپنے دل سے یہ خوف نکال دو کہ تم لوگوں کا پیار کسی اور سے بانٹوں گی۔

تینوں نے روتے ہوئے دیکھا۔ماں تھی وہ اور انکا ڈر جان گئی تھی۔

تیوں نے باری باری اپنی ماں کا ہاتھ چوما۔

آپ سب سے الگ ہیں مما,سب سے پیاری,سب سے بہادر ہمت والیں,شہری نے آنسو صاف کرتے کہا تو مہر ہنس دی۔ عجیب ہوں اسی لیے تو ادھر تک پہنچی ہوں۔

بڑی بہت اچھے ہیں وہ خوش رکھیں گے آپ کو۔

آپ بھی انکا خیال رکھیے گا۔انشال کہا تو مہر ہنس دی۔

واہ دو دن میں ہی انکی فکر لگ گئی

آپ کو تو خیال نہیں میرا ان کو تو ہے۔

آواز پہ انہوں نے چونک کر دیکھا تو اسد تھا۔

باقی بھی سب پیچھے ہی تھے۔

سب ہنس دییے۔مہر کچھ نہ بولی۔

اور پھر جب وہ باہر گاڑی کی طرف آنے لگے تو گلی میں عورتوں کے ساتھ مردوں کی بھی ایک لائن سی لگی تھی۔

سب حیران ہو کر ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

عورتوں میں سے ایک آگے آئی۔۔یہ وہی تھی جس نے پہلے دن مہر کو نازی کے ساتھ کار سے نکلتے ہوئے باتیں سنائیں تھیں۔

یہ تمہارے لیے تحفہ ہے, تم واقع ہم سب کے لیے ایک مثال بن چکی ہو۔ میری بیٹی بھی سسرال سے نکال دی گئی ہے اور اس نے تمہیں دیکھ کر جینا سیکھا ہے۔ وہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہو چکی ہے اپنا کام بھی کرنے لگ گئی ہے۔ خوش رہو ہمیشہ۔ اور معاف کرنا تمہیں غلط کہا۔

کوئی بات نہیں خالہ, مجھے کبھی بھی برا نہیں لگا۔ اس نے ان سے گفٹ پیک پکڑ کر مسکرا کر کہا۔

یہ میری طرف سے۔۔۔ جانتی ہو میری بھانجی رہتی ہے ہمارے ساتھ, اس کے ساتھ لڑکوں نے بتمیزی کی تو جسکی منکوحہ تھی اس نے دوسرے دن طلاق دے دی۔

میں تو ٹوٹ گئی پر میری یہ بھانجی کھڑی حنا کی طرف دیکھ کر کہا وہ مسکرا رہی تھی۔ اس نے تمہاری طرح اٹھنے کی ہمت کی اپنی لڑائی لڑی, ان لڑکوں کو سزا دلوائی۔۔۔ اور اب گھر بیٹھے آنلائن بزنس شروع کر چکی ہے۔ ایسے ہی سب نے اسے دعاییں دیں اور تحائف دیے۔

انکو لگتا تھا لوگ ہنیس گے پر مہر کی ہمت پہ آج سب اس کے ساتھ تھے۔ جہاں آرا کے ساتھ ساتھ ملک صاحب بھی حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ عورت زات واقع بہت مضبوط ہوتی ہے۔ انہوں نے مہر کو دل سے اپنا لیا تھا۔

اور پھر مہر رخصت ہو کر اپنے گھر چلی گئی۔

وہاں پہ موجود ہر آنکھ نم تھی اور ہر دل مہر کے لیے دعا گو۔۔۔۔

دو سال بعد

آج تمہارے پیپر ختم بی بی اور اب میری دلہن بننے کی تیاری کرو۔

معیز کا میسج دیکھ کر انشال کا دل دھڑکا, مطلب جناب پوری نظر رکھے ہوئے ہیں اسنے دل میں سوچا۔

ابھی میری عمر نہیں ہے شادی کی۔۔ انشال مسکرا کر میسج کا جواب دیا

ہاں تمہارا ارادہ مجھے اپنے ساتھ بوڑھا کرنے کا ہے۔

شہری کے ٹونز آچکے ہیں, ولید اپنے دو سپوتوں کے ساتھ تیسرے کی تیاری میں ہے, مہر آنٹی ایک بچا اڈاپٹ کر چکی ہیں اور تم مجھے ابھی بھی کہانیاں سنا رہی ہو۔

اتنا لمبا میسج وہ تو جیسے آج بھڑاس نکالنے کے لیے بات کر رہا تھا۔

انشال اس کی بے تکی باتوں پہ سرخ ہوئی۔

ہاں تو آپ کے آس پاس کافی لڑکیاں ہیں ہر وقت مکھیوں کی طرح منڈلاتی ہیں دیکھ لیں کوئی ایک۔۔۔۔

انشال میں سیر ئس ہوں۔۔۔۔منہ بنایاہوا ایموجی بیجھا گیا۔ آپ لڑکیوں سے دور رہیں تو کچھ سوچوں میں۔

اسنے اب دل کی بات کہی۔

معیز نے اب اس کے میسج پہ کال کی۔

انشال جانتی تھی ریجیکٹ کی تو وہ پھر بھی کرتا رہے گا اس لیے دل پہ ہاتھ رکھ کر لمبا سانس لیا اور کال پک کی۔ تمہیں میں پاگل لگتا ہوں۔ اسپیکر پہ معیز کی آواز ابھری تو وہ کھو سی گئی۔کتنا سکون ملتا تھا اسے اس آواز سے۔ کیا ہوا ہے غصے میں کیوں ہیں۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں کسی لڑکی کی طرف توجہ دیتا ہوں۔ بندے کے پاس سر کھجانے کا وقت نہیں ہے یہ تو دل نے تمہارے پیچھے بیکار کر دیا ہے مجھے ,

مطلب میں بیکار ہوں انشال کو صدمہ لگا۔

میں پاکستان آ رہا ہوں۔

تو آجائیں۔

شادی کے لیے

تو کر لیں۔

تم سے

ہاں۔

انشال کے منہ سے ہاں بے دھیانی سے نکلا تھا۔

اس نے دانتوں تلے زبان دبائی۔

معیز ہنس دیا۔ گڈ۔ اب میں زرا ٹکٹ کا کچھ کروں اب ادھر آ کر ہی ملوں گا۔ دولہا بن کر

انشال تو مارے شرم کے کچھ بول ہی نا سکی ✿

ہائے انشال کیا کر رہی ہو۔۔ ندا نے انشال کے کمرے میں داخل ہوتے کہا۔ انشال حیران نہیں ہوئی تھی ندا اکثر اس سے اب بات چیت کر لیتی تھی اور انشال بھی آرام سے جواب دے دیتی۔

کچھ بھی نہیں, اس نے سیدھے ہوتے جواب دیا

ہمممم۔ پیپرز تو تمہارے ختم ہو چکے ہیں تو آج ہمیں ایک پارٹی میں جانا ہے سو تم بھی چلو, اکیلے بور ہوتی رہتی ہو۔۔۔ انشال نے جانچتی نظروں سے دیکھا

تمہارے بابا بھی ساتھ ہیں سو یقین کر ہی سکتی ہو اس نے کندھے اچکائے

بٹ میں کبھی بزنس پارٹیز میں نہیں جاتی۔

اوو کم آن بیب, انہوں نے پوری فیملی کو انوائٹ کیا ہے اور جانتی تو ہو تمہارے بابا کو پرموشن بھی دی ہے کمپنی والوں نے اس لیے ہمارا جانا بنتا ہے, سو تم فری ہو تو چلو ہمارے ساتھ۔

اچھا چلیں ٹھیک ہے وہ مان گئی۔ تو ندا بھی مسکرائی۔

گڈ گرل, شام کو ریڈی ہو جانا اوکے۔

شام کو میں تمہاری طرف آ رہا ہوں مما بابا کو لے کر ,

معیز کا میسج دیکھ کر انشال سوچ میں پڑ گئی۔

اس نے جلدی سے رپلائی کیا, صبح آ جائے گا بھائی ولید بھی آ جائیں گے۔۔۔اور ابھی میں ایک پارٹی میں جا رہی ہوں۔

تم اور پارٹی میں۔۔۔وہ حیران ہوا, کیونکہ انشال فیملی گیدرنگ کے علاوہ کبھی ہے باہر چلی جاتی ہو۔

انشال مسکرائی

ہمم سوچا کیوں ناوہ کیا جائے جو نہیں کرتی۔

اوو گڈ۔

ہمارے بارے بھی سوچ لیا کرو کچھ۔

آپ کے بارے کیا سوچوں؟

جو دل کرے ,

دل کی کم ہی سننی چاہئے وہ مسلسل مسکرا رہی تھی۔

افففف ہم دل جلوں کو یہی سننے کو ملتا ہے۔

انشال ہنس دی۔

بہت ڈرامے کرتے ہیں آپ۔

کہاں جا رہی ہو, پارٹی پہ۔

بابا کے باس کے گھر۔

خیال رکھنا اپنا,معیز نے ناجانے کیوں کہہ دیا۔

دل تو نہیں ہے کہ تمہیں وہاں بھیجوں پر,اب اتنا ٹیپیکل بنتا ہوا اچھا نہیں لگوں گا۔

اس نے منہ بنایا۔

میں جلدی آجاؤں گی۔۔۔اور کہتے ہیں تو نہیں جاتی۔

نہیں نہیں تم ہو آؤ,بس خیال رکھنا اپنا۔

چلو میں پھر صبح آجاؤں گا۔

اوکے۔وہ اللہ حافظ کہتی تیار ہونے لگی۔

پارٹی پہ گئے تو,ندا اسے ٹیرس پہ لے گئی۔آپ کہاں لے کر جارہی ہیں۔

وہ مجھے ضروری کال کرنی ہے اور نیچے اتنے میوزک میں کہاں سمجھ آنا تھا کچھ,اور تمہیں اکیلا بھی چھوڑ نہیں سکتی اس لیے تمہیں بھی ساتھ لے آئی۔

اوو اچھا چلیں سن لیں آپ ,

انشال ٹیرس کی گیلری میں آگئی اور شہر میں دور دور تک جگمگاتی بتیوں کو دیکھنے لگی۔

ان روشنیوں کے بغیر یہ شہر کتنا ویران لگے ,

جیسے معیز کے بغیر میرا دل ویران ہو جاتا ہے۔

وہ ابھی بھی معیز کو سوچ رہی تھی۔

کیا سب آرام سے مان جائیں گے معیز اور میرے لیے ,

ہاں انہیں کیا مسلہ ہو گا بھلا۔

اس نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا اور آسمان کی طرف دیکھا۔

کیا واقع وہ میرے ہونے والے ہیں, جزبات بھرے لہجے میں کہتی وہ اللہ سے پوچھ رہی تھی کہ اچانک اسے پیچھے سے انجانی مردانہ آواز آئی۔

ہیلو مس انشال چغتائی۔ ہمدان اپنی وجیہہ پرسنالٹی میں موجود انشال کو دیکھتا ہوا بولا۔

انشال مڑی, اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

ج۔۔جی آپ کون

میں۔۔۔۔۔وہ اتنا بول کر رک گیا

پھر ہنسا

میں آپ کا ہونے والا شوہر۔ آپ کے والد صاحب بتایا ہو گا۔

انشال کے سر پہ جیسے پہاڑ آ گرا ہو۔

وہ دو قدم پیچھے ہوئی۔

ہمدان اسکی طرف قدم بڑھاتا جا رہا تھا۔

دیکھیں آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے,وہ تھوک نگلتی بولی,مجھے جانے دیں۔

اوو کم آن بیب,دو سال پہلے ہی تم پہ دل ہار چکا ہوں اور تمہارے والد عمر کے ساتھ ڈیل بھی ہوئی تھی کہ انشال کی اسٹڈیز مکمل ہوتے ہی تم میری دلہن بنو گی,اور آج وہ تمہیں اسی لیے تو لائے ہیں یہاں تا کہ مجھ سے مل سکو,وہ خباثت سے مسکرایا۔

انشال لڑکھڑائی۔

مجھے جانے دیں پلیز,مارے خوف کے اس کی آواز بمشکل نکلی۔

کہاں جانے دوں, اتنی دیر بعد تو درشن ہوئے ہیں اور کچھ دنوں تک تو میرے پاس آجاؤ گی سو ابھی آنے میں کیا مسلہ ہے۔وہ بانہیں پھیلائے بولا۔

بابا کدھر ہیں آپ,وہ روتی ہوئی بڑبڑائی۔

پھر ہمت کرتی بولی, میں آپ کو نہیں جانتی نا ہی میں شادی کر سکتی ہوں آپ کے ساتھ۔ خبر دار ایسا کہا تو, تم صرف ہمدان ملک کی ہو, اور جو چیز میری ہے وہ میں حاصل کر کے رہتا ہوں۔

انشال کا جسم لرز گیا۔ آنسو بہہ رہے تھے۔

میں نا آتی, آپ روک لیتے مجھے معیز,وہ دل میں اس سے مخاطب تھی۔

ہمدان اسکی طرف بڑھتا جا رہا تھا اب وہ ریلنگ کے پاس آچکی تھی۔

میں۔۔۔میں کود جاؤں گی دیکھو مجھے ہاتھ مت لگانا۔

ہاہاہا تمہیں لگتا ہے کہ میں ڈر جاؤں گا۔

میں صرف معیز کی ہوں وہ چلائی تھی۔ اور ان کے علاوہ مجھے چھونا تو دور میرے سائے تک بھی کوئی نہیں پہنچ سکتا۔یہ کہتے ہوئے وہ چھوٹی سی ریلنگ سے کود چکی تھی۔

ہمدان کے ساتھ ساتھ وہاں دو اور افراد نے بھی چینختے ہوئے انشال کا نام پکارا تھا

اور وہ تھے عمر اور ندا۔۔۔۔۔!!!

معیز نے ولید کو کال کی کہ وہ پاکستان کے لیے نکل چکا ہے یا نہیں تو وہ اپنے بچوں کے ساتھ روانہ ہو چکا تھا۔

وہ گہری نیند میں سو رہا تھا جب اچانک ہڑبڑا کر اٹھا

انشال۔۔۔۔۔اس نے شاید کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا تھا ۔

اتنی ٹھنڈ میں اس کے چہرے پہ پسینے کے قطرے چمک رہے تھے

لیمپ آن کرتا وہ جلدی سے بستر سے اٹھا ,

گلاس میں پانی انڈیل کر وہ پورا گلاس پانی کا ایک ہی سانس میں پی گیا۔

پھر لمبا سانس لیا ,

اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے, پہلی دفعہ وہ گھبر ا رہا تھا۔ جلدی سے فون نکال کر انشال کو کال کی ,

لیکن پک نہیں کی گئی۔

اس نے پھر سے کال ملائی تو آگے سے جانی پہچانی آواز سننے کو ملی لیکن وہ انشال نہیں تھی۔

وہ شہری تھا,اور شہری کی بات سن کر اس کا موبائل نیچے فرز پہ گر چکا تھا۔

یہ رات اس کے لیے سب سے بھیانک رات ثابت ہوئی تھی۔

روح اور جسم کو لرزا دینے والی رات,اسے اپنا جسم کسی آرے سے چیر تا ہوا محسوس ہوا تھا۔

سات سال بعد

وہ سگرٹ پہ سگرٹ پی رہا تھا,اپنے کمرے میں بند,انشال کی تصویر سامنے رکھے,وہ روز ایسے ہی تو اسے دیکھتا تھا۔

تم کتنی بری نکلی انشال,تمہیں میرا خیال کیوں نہیں آیا,

کیسے تنہا کر دیا مجھے,پہلے خود زبردستی میری زندگی میں آئی اپنی بچکانہ باتوں سے میرے دل میں جگہ بنا لی اور۔۔۔اور آج مجھے یوں اپنے انتظار کی آگ میں جلنے کے لیے چھوڑ گئی ہو,

ستائس سالہ معیز آفندی,ہمیشہ لڑکیوں سے دور رہنے والا بظاہر دنیا کے سامنے ایک مضبوط شخص اپنی محبت کے لیے روتے ہوئے تڑپ رہا تھا۔

تمہیں میرے لیے لوٹ کر آنا ہو گا۔ آنا ہو گا انشال, وہ جلتے سگرٹ کو اپنے ہاتھ میں مسلتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا۔ ہاتھ جلنے کی پرواکسے تھی۔

روح زخمی ہو تو پھر جسمانی زخم سکون دیتے ہیں۔

ڈاکٹر, ڈاکٹر۔۔۔ مہر چلاتی ہوئی باہر کو لپکی, لیڈی ڈاکٹر مہر کی آواز پہ جلدی سے اندر آئی۔۔ دیکھیں یہ گڑیا نے ہاتھ ہلایا ہے اور وہ آنکھوں سے اشارے بھی کر رہی ہے۔

ڈاکٹر نے جلدی سے چیک کیا, تو وہ حیران ہونے کے ساتھ خوش ہوئیں,

ماشاءاللہ آپ لوگوں کی عائیں کام کر گئی ہیں۔ ورنہ ایسے پیشنٹس جو سالوں قوما میں رہیں ان کے ٹھیک ہونے چانسسز نہیں ہوتے۔

انہوں نے آکسیجن ماسک انشال کے چہرے سے اتارا

مہر روتے ہوئے انشال کا ہاتھ چومتی جا رہی تھی۔

انشال نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر روتی ہوئی ماں کو, لڑکھڑاتی ہوئی مشکل سے بولی۔۔۔

م۔۔۔۔ مما ,

گڑیا میری جان تمہیں ہوش آگیا, ہماری بچی ٹھیک ہو گئی ہے۔

میں ابھی سب کو بتاتی ہوں۔

ڈاکٹر اب کوئی خطرہ تو نہیں ہے نا۔

نہیں مسسز اسد, اب یہ ٹھیک ہیں لیکن سات سال قوما میں رہی ہیں تو آہستہ آہستہ انکو بولنے دیجئے گا۔

ابھی تو انکو باتیں کرتے زرا مشکل بھی ہو گی۔

انشال ڈاکٹر کی بات پہ حیران رہ گئی

سات سال۔۔۔۔۔ اس نے صدمے سے اپنی ماں کو دیکھا۔

آنسوئ بہہ نکلے,

اس نے زور دیتے کچھ یاد کیا, لیکن اسی وقت اسد اندر آیا۔

وہ بھی خوش ہوا تھا انشال کو ہوش میں آتا دیکھ کر

تم ٹھیک ہو ناں,۔ انشال مہر کی حالت وہ دیکھ چکا تھا۔

بیٹی کی حالت پہ جو چہرہ مرجھا چکا تھا آنکھوں میں اداسی کی جگہ آج چمک تھی

انشال نے آنکھوں سے اسد کو ہاں میں جواب دیا۔

باقی سب کو میں نے انفارم کر دیا ہے۔وہ سب آرہے ہیں۔

انشال ابھی بھی خاموش تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد سب آ گئے تھے۔

انشال خاموش سی سب کو دیکھے جا رہی تھی۔

اس کے زہن میں ابھرتے سوال, لیکن پوچھے کس سے,

معیز۔۔۔۔آنسو پیتی اس کو سرگوشی میں پکار رہی تھی

اتنے سال کون انتظار کرتا ہے کسی کا۔

میں ان سے دور ہو گئی۔

میں پھر بچی کیوں ہوں۔

اللہ آپ جانتے ہیں نا معیز کے ہونے سے انشال ہے پھر۔۔۔وہ یہاں پہ کیوں نہیں ہیں۔

سب تو آ گئے وہ کیوں نہیں آئے نا چاہتے ہوئے بھی وہ اب رو رہی تھی۔

کیا ہوا ہے گڑیا۔ شہری نے آگے بڑھ کر پوچھا۔

کچھ نہیں بھائی, آ۔۔۔ آپ لوگوں کو اتنی دیر تکلیف میں رکھا آئی ایم۔۔۔ س۔ سوری بھائی۔

چپ میری جان تمہیں سہی سلامت دیکھ کر ہماری جانوں میں جان آئی ہے۔

تکلیف اپنوں کو ہی ہوتی ہے دیکھو سب کیسے خوش ہیں۔

انشال بار بار دروازے کو دیکھ رہی تھی۔

کس کا انتظار ہے انشال۔

رومی نے اب آہستہ آواز میں پوچھا۔

ک۔۔۔ کسی کا نہیں۔

بچے کدھر ہیں اس نے بات بدلی ,

بچوں کے نام پہ مہر کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا۔

اسد بھی ولید سے بات کرتا چپ ہوا۔

کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہیں نا۔

ہاں سب ٹھیک ہے گڑیا, بچے اور دادو لوگ گھر پہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔

کب جائیں گے گھر چلیں ناں۔

ہاں بس جانے لگے ہیں۔

انشال اب سیدھی ہو کر بیٹھی ہوئی تھی۔

دل میں معیز کا خیال درد کو بڑھاتا جا رہا تھا۔ لیکن سب سے کہتی بھی کیا۔

سب گھر آ گئے تو انشال نے حیران ہو کر, بچوں کو دیکھا آرش اور احمد عیش اور آفان, کتنے بڑے ہو گئے تھے

اتنے سال وہ دنیا سے بے خبر رہی تھی

نا وہ زندوں میں تھی نا ہی مردوں میں۔

اس نے سب کو بھاری بھاری چوما۔

دادو اور دادا جان بھی گلے ملتے رو رہے تھے۔

نانا اور نانو بھی وہاں پہ موجود تھے۔

نا جانے کیا کیا ہو گیا ہو گا اس کے بعد۔

اس نے پھر سے آنکھیں موند کر آنسوؤ کو روکنا چاہا۔

پھو آپ ٹھیک ہیں نا, آفان نے انشال کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

ہاں میری جان ٹھیک ہوں۔

پھوپھو, آپ کو پتا ہے, آدم اب ہمارے ساتھ نہیں ہے۔یہ آواز آرش کی تھی۔

آرش چپ کرو تمہیں پتا نہیں ہے کہ پھوپھو بیمار ہیں یہ آواز سمجھدار اور ان میں سے بڑے احمد کی تھی۔

انشال کا دل لرز گیا۔

کہاں ہے آدم, اسکا بھائی ہی تو لگتا تھا وہ رشتے میں۔

عیش بس چپ چپ سی تھی۔

پھوپھو آپ ابھی آرام کریں نا احمد نے کہا۔

احمد آدم کہاں ہے۔

اب وہ بلکل سنجیدہ ہو چکی تھی۔اسے خیال کیوں نہیں آیا تھا اس کا۔

اس وقت ہاسپٹل بھی سب اسی لیے چپ۔۔۔وہ آگے کچھ بھی سوچ نا سکی

وہ پتا نہیں کدھر ہے پھوپھو,وہ سات سال پہلے ہی کہیں چلا گیا تھا

عیش اور آدم پارک میں کھیل رہے تھے پھر پتا نہیں وہ کہاں غایب ہو گیا۔سب نے ڈھونڈا پر نہیں ملا۔

انشال منہ پہ ہاتھ رکھے روتے ہوئے انکو گلے سے لگا گئی۔

عیش تم کیوں رو رہی ہو میری جان۔

فوئی میری وجہ سے آدم چلا گیا۔

میں اس دن ساتھ تھی نا۔

وہ خوف سے بولی۔

ایسا نہیں کہتے عیش,چپ,آجائے گا آدم میں آگئی ہوں نا ہم لے آئیں گے آدم کو۔

جاؤ سب جا کر پڑھو۔۔۔

وہ انکو بھیج کر مہر کے پاس باہر گئی۔

اور یقیناً وہ آدم کے لیے پوچھنے گئی تھی۔

فلیش بیک

آدم اور عیش گھر کے پاس والی پارک میں کھیل رہے تھے جب پانچ سالہ عیش اور سات سالہ آدم کہ آپس میں لڑائی ہوئی۔

تم کتنے گندے ہو۔اور تمہیں پتا بھی ہے کہ نانو تمہیں کہیں سے لے کر آئیں تھیں۔

تم جھوٹ بول رہی ہو آدم نے اس کے بال کھینچ کر غصے سے کہا۔

میں نے سنا تھا نانو تمہیں گود لیا ہے۔تمہارے مما بابا وہ نہیں ہیں۔اس لیے میرے کھلونے مجھے واپس کرو

آدم عیش کی باتوں پہ کھلونے وہیں پھینک کر بھاگ گیا تھا۔

آفان نے جب پوچھا تو عیش ڈر گئی۔

اور کہہ دیا پتا نہیں کدھر ہے چلو دیکھتے ہیں۔

وہ دونوں الگ الگ اسے دیکھنے کے لیے نکلے, جب عیش کو آدم نظر آیا,وہ ایک آدمی کے ساتھ تقریباً گھسیٹتا ہوا چل رہا تھا۔

آدم۔۔۔ عیش نے بھورے بالوں کو پیچھے کرتے اس کی طرف دوڑ لگائی۔ عیش بچاؤ,

مغرب کے وقت اس حصے میں کوئی بھی اور موجود نا تھا

وہ آدمی آدم کو اب گاڑی میں بٹھا چکا تھا۔

آدم رو رہا تھا۔

عیش پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔۔۔ لیکن گاڑی نہیں رکی, لیکن ایک کاغذ گاڑی سے باہر ضرور پھینکا گیا تھا۔

عیش نے اسے اٹھایا۔۔۔ اور روتی ہوئی گھر چلی گئی۔

لیکن جب سب نے اسے پوچھا کہ آدم کس کے ساتھ تھا تو سب کے پوچھنے پہ وہ گھبرا گئی اور وہ کاغذ بغیر کسی کو بتائے چھپا دیا۔

وہ ڈر چکی تھی۔

اس نے بس اتنا کہا کہ آدم کو کوئی اٹھا کر لے گیا ہے۔

آج تین سال ہو گئے تھے ان کو ڈھونڈتے ہوئے لیکن وہ نہیں ملا تھا۔

ہر شہر کی پولیس سے وہ کہہ چکے تھے لیکن آدم نہیں ملا تھا۔

اور تب سے مہر ٹوٹ کر رہ گئی تھی۔اسکی زندگی کی یہ آزمائش اسے نڈھال کر گئی تھی۔

انشال کو بتاتے ہوئے مہر زورو قطار رودی انشال کی حالت بھی ایسی ہی تھی۔

انشال کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ موبائل دیکھے۔

کتنے دنوں سے وہ سب میں موجود تھی۔

عمر کو انشال کے ایکسیڈنٹ کے بعد گھر سے نکال دیا گیا تھا۔

مہر سے اور مہر کے والیدین سے جید صاحب (عمر کے والد)

نے اور دادی جان نے بھی معافی مانگی تھی اور کہا تھا کہ مہر اس گھر میں آیا جایا کرے,

پھر سب مان گئے تھے

مہر اپنے بچوں کے پاس بھی آتی تھی یعنی اپنے سسرال اور اپنے والدین کے پاس بھی جاتی تھی۔

آدم کے بعد اسد نے بھی بچے کے بارے کچھ نا کہا تھا دونوں آدم کی یادوں کے سہارے ایک دوسرے کا ساتھ دے رہے تھے۔

معیز کو اسی وقت بتا دیا گیا تھا کہ انشال ٹھیک ہو گئی ہے۔اس نے شکرانے کے نوافل ادا کیے تھے۔

ہمدان کو وہ جیل پہنچا چکا تھا۔۔۔

دبئی سے وہ پاکستان آ گیا تھا۔

دبئی اس نے اپنے والد کو بھیج دیا تھا۔

ان سالوں میں وہ روز صبح شام انشال کے پاس جاتا تھا۔

اس سے باتیں کرنا اسکو دیکھنا یہی تو کرتا تھا وہ,

اس کے والدین بھی اس کی حالت دیکھ کر چپ کر گئے تھے۔

ولید کے ساتھ ساتھ باقی سب کو بھی معیز کی محبت کا پتا اس دن چل گیا تھا جس دن وہ انشال کے قوما جانے پہ اس سے لپٹ کر رو رہا تھا۔

اور آج جب اس نے سنا کہ وہ ٹھیک ہے تو,وہ انشال سے ناراض ہو چکا تھا۔

جس نے اسے اتنا تڑپایا تھا۔

صبح تمہارا نکاح ہے,انشال وہ معیز کو سوچ کر آنسو بہا رہی تھی جب مہر نے آ کر کہا۔

انشال نے حیران ہو کر ماں کو دیکھا۔

یوں اچانک,اور کس کے ساتھ,وہ تڑپ ہی تو گئی تھی۔

وہی جس نے اتنے سال تمہارا انتظار کیا ہے, جو دن رات تمہارے پاس رہتا تھا۔ جو اپنا بزنس چھوڑ کر صرف ہاسپٹل رہتا تھا۔انشال منہ پہ ہاتھ رکھے ماں کو سنتی جا رہی تھی اور شدت سے اس کے آنسو گال بگھوتے جا رہے تھے۔

وہ جو ماں کی بات پہ اٹھی تھی پھر سے بیڈ پہ گرنے کے انداز سے بیٹھتی چلی گئی۔

مہر نے پاس آ کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔

تم کیوں گئیں تھیں اس رات پارٹی میں,ہمارے ساتھ معیز کو بھی تکلیف جھیلنا پڑی ,

وہ۔۔ مماندا

جانتی ہوں, عمر باپ ہو کر اتنا گر جائے گا یقین نہیں آتا, میری بچی کو وہ بیچ رہا تھا مہر کی آواز بھی رندھ گئی۔

انشال پھوٹ پھوٹ کر رو دی ,

معیز نے میرا انتظار کیا مما, کیا سچ میں ,

اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔

ہاں, ابھی فون آیا ہے اس کی مما کا کہہ رہے ہیں اسی جمعہ کو بس نکاح کر دیا جائے۔ تا کہ انکو بھی اپنا بیٹا دیکھنے کو ملے,

وہ تو عجیب چپ سا ہو گیا ہے

تم سے زیادہ تو اسکا چہرہ زرد لگتا ہے۔

کیسی آزمائش تھی یہ ہم سب کے لیے ,

بہت خوش قسمت ہے میری بچی جو اتنا چاہنے والا شوہر مل رہا ہے۔

تم جانتی تھی ناسب, تم بھی پسند کرتی تھی نا۔,

مہر نے جاننا چاہا۔

تو انشال کچھ بھی بولے بغیر ماں سے لپٹ گئی۔

بس اب چپ, رونا بند کرو ,

پرسوں نکاح ہے تو صبح کر لے گے شاپنگ۔

مہر اپنا دکھ بھول کر اس وقت بس انشال کا سوچ رہی تھی۔

تم کہاں جاتی ہو روز ندا, عمر اسکا ہاتھ سختی سے پکڑتا اسے سامنے کر کے بولا,

تمہیں اس سے زیادہ یہ فکر ہونی چاہیئے کہ تم مجھ سے لے کر کھا رہے ہو,ا

تو اس مشکل وقت میں تم مجھے طعنے دو گی اب, عمر حیران ہوا,

اوو کم آن عمر, چار ماہ ہو گئے ہیں تمہیں اس وہیل چئر پہ, اب میں ساری زندگی کسی معذور کی خدمت کرنے سے تو رہی, اس نے کوفت سے کہا۔

اب میں کوئی اتنی بھی پاگل نہیں کہ اپنی سیلری سے تمہیں بھی کھلاؤں اور اپنے فیشن بھی پورے کروں۔

میں صبح پھر جاؤں گا انٹرویو کے لیے لیکن تم روز اس وقت کہاں جاتی ہو؟؟؟

وہ ضبط کرتا بولا۔

تمہیں لگتا ہے کہ تمہیں کوئی جاب دے گا؟؟؟

اب وہ ہاتھ باندھے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

اور اگر جاب مل جاتی ہے تو اچھا ہے کیونکہ میں تم سے طلاق لے رہی ہوں, اور دوسری شادی کر رہی ہوں۔

سوری ٹو سے, بٹ ایکسیڈنٹ تمہارا ہوا ہے اور میں اپنی ساری لائف یوں سپوئل نہیں کر سکتی,

آج رات کو میں نہیں آؤں گی, صبح طلاق کے پیپرز کے ساتھ آؤں گی۔

کمپنی کے باس ہمدان کے والد کے ساتھ میرا نکاح ہے اور ہم پھر انگلینڈ چلے جائں گے۔

وہ عمر کے سر پہ دھماکا کرتی نکلی چلی گئ

عمر نے بے بسی سے اپنی ٹانگوں کی طرف دیکھا۔

یہ مکافات عمل ہے, عمر بڑبڑایا اور پھر چینخ چینخ کر رونے لگا۔۔۔۔ مرنے تک اس نے ایسے ہی اکیلے دھکے کھانے تھے اب۔

❀❀❀✿✿✿

نکاح ہو چکا تھا, انشال کمزور سا وجود لیے معیز کے کمرے میں موجود تھی, دس سال ہو گئے تھے اس نے نا معیز کو سنا تھا نا ہی دیکھا تھا, اور ابھی اس کی حالت عجیب سی ہی رہی تھی۔

وجود لرز رہا تھا۔

معیز کمرے میں آیا تو انشال اس کے سختی سے دروازہ کھولنے اور بند کرنے پہ جی جان سے لرزی,

معیز نے کوٹ اتار کر صوفہ پہ پھینکا اور پھر واش میں چلا گیا۔

کوئی پندرہ منٹ ہو گئے تھے وہ اتنی ٹھنڈ میں شاور کے نیچے کھڑا تھا۔

انشال کا تو دل دہل گیا۔

وہ ہمت کرتی بیڈ سے اٹھی اور واش روم کے دروازے کے پاس آ کر لرزتی آواز میں بولی معیز۔۔۔۔

معیز آپ ٹھیک ہیں۔

ہاں زندہ ہوں ابھی فکر نہ کرو, وہ دروازہ کھولتا باہر نکلتا ہوا بولا ,

انشال کو اس کی بات پہ اپنا وجود بے جان سا لگنے لگا وہ وہیں کھڑی دیوار کا سہارا لے گئی۔

یہ لہجہ اتنا سرد کیوں اور اس طرح کیوں بول رہے ہیں میرے ساتھ, وہ حیران ہوئی۔

کھڑی کیوں ہو, فریش ہو کر آرام کرو,

بے تاثر چہرہ, بے لچک سا انداز, وہ کہتا ہوا صوفہ پہ بیٹھ گیا۔

اب وہ ٹی شرٹ اور ٹروزر میں تھا۔

سگرٹ لی اور جلانے لگا جب انشال پہ ایک اور دھماکا ہوا

آپ۔۔۔ آپ سگرٹ کیوں پہ رہے ہیں, اور کب سے, وہ پاس آتی اس سے سگرٹ چھینتی ہوئی بولی,

واہ اتنی ہمت آگئی, یہی ہمت دس سال پہلے دکھا لینی تھی۔ اس نے دکھ سے انشال کو دیکھا, معیز کی آواز پہ انشال کو اپنی دھڑکن رکتی ہوئی محسوس ہوئی, ترس ہی تو گئی تھی اس آواز کے لیے, ایسے لگتا تھا صدیاں درمیاں میں آ گئیں تھیں۔ معیز کی آنکھوں میں دیکھا تو وہ ڈر گئی, سرخ ہوتی آنکھیں, ہونٹ شاید سیگرٹ مسلسل پینے سے اب ہلکے براون ہو چکے تھے ,

وہ دوسری سیگرٹ نکالنے لگا تو انشال نے اس کے ہاتھ سے وہ برینڈڈ سیگرٹ باکس لے لیا اور سامنے آکر بولی ,

کیا کر رہے ہیں یہ آپ,اس شخص کے سامنے تو ویسے ہی کھڑے ہونا مشکل تھا اور اب یہ غصہ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی

اور جو تم نے کیا,وہ بھی اٹھتا ہوا بولا ,

بال ابھی بھی اس کے گیلے تھے۔

بعض اوقات محسوس ہوتا ہے آپ ایسی تکلیف میں ہیں کہ اس کو نہ تو برداشت کر پاتے ہیں، نا مر پاتے ہیں نہ ہی کوئی دماغ کی شریان پھٹتی ہے مگر ایسا لگتا ہے کوئی آپکا جسم کسی خاردار آلے سے کاٹ رہا ہو اور تمہارے یہ قوما میں رہنے والے دس سال مجھے ایسی ہی تکلیف سے دوچار کرتے تھے۔ میں ڈر گیا تھا ہمت ہار گیا تھا کہ تم کبھی بولو گی بھی یا نہیں۔ وہ کہہ کر چپ ہو گیا۔

انشال ہمت کر کے پاس آئی,ویسے میں نے کیا کیا ہے آنکھوں میں نمی کے ساتھ اب چہرے پہ مسکراہٹ بھی تھی۔

مجھے نہیں پتا,وہ اب بھی سنجیدہ تھا انشال کے سامنے سے ہٹ گیا۔

انشال پھر سے اس کے بازو پہ ہاتھ رکھے بولی ,

دس سال بعد بھی بے روخی دیکھنے کو ملنی تھی تو اچھا تھا کہ ہوش ہی نا آتا ,

انشال, وہ غصے سے اونچا بولا, تھپڑ کھاؤ گی مجھ سے, میرا ضبط نا آزماؤ, اس نے بازو سے پکڑ کے اب سامنے کیا, گرفت میں نرمی تھی۔

اچھاتواب آپ مجھے ماریں گے۔۔۔انشال نے آنکھیں ٹپٹپائیں۔

ہاں اب کوئی بھی بات یا حرکت ایسی کی تو ماروں گا۔

ناراض کیوں ہیں۔

تمہیں نہیں پتا؟؟؟

اس نے اداس لہجے میں پوچھا۔

نہیں۔۔۔انشال اب اس کے چہرے پہ اپنا ایک ہاتھ رکھ چکی تھی, معیز کو لگا جیسے تپتے صحرا سے اسے کسی گھنے درخت کی چھاؤں ملی ہو,

تم نے اس ہمدان سے دور ہونے کا یہی طریقہ اپنایا؟

تمہیں میرا خیال کیوں نہیں آیا انشال, تم بہت سیلفش ہو, معیز کی آواز میں نمی تھی۔

میں نہیں چاہتی تھی کہ آپ کے علاوہ کوئی ہاتھ بھی لگائے مجھے,

توتم لڑتی,اس گھٹیا انسان کا منہ توڑتی,اور بھاگ آتی ,

لیکن۔ تم نے تو مجھے ہی توڑ کے رکھ دیا ,

تمہیں احساس بھی ہے دس سال کتنا عرصہ ہوتا ہے۔

میں ساری زندگی بھی لگادوں نا یہ دس سال کا عرصہ۔ بتاتے ہوئے تو ایسے لگتا ہے قیامت آجائے گی یہ دس سال میں جو سال تھے مہینے تھے,دن تھے,گھنٹے تھے,منٹ تھے,اور سیکنڈ تھے یہ ختم نہیں ہونگے ,

انشال رو پڑی ,

سمجھ رہی ہوں آپ کا دکھ,۔

تم نہیں سمجھ سکتی,کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا ,

نا یہ دس سال کی تکلیف میں بھول سکتا ہوں۔

آئی ایم سوری,معیز پلیز سوری ,

ساری زندگی آپ سے ایک سیکنڈ کے لیے بھی دور نہیں جاؤں گی, آپ کو اپنی موجودگی کا اتنا احساس دلاؤں گی اتنی شدت سے دلاؤں گی کہ آپ یہ دس سال بھول تو نہیں سکیں گے پر ان دس سالوں میں جو تکلیف آپ کو ہوئی ہے وہ ضرور بھلادوں گی میں ,

وہ روتی ہوئی ہچکیوں سے کہتی اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔

معیز نے آنکھیں بند کیے اسے اپنے ساتھ لگایا اور بے آواز روتا اسے بس محسوس کر رہا تھا۔

کھڑکی سے نظر آتے چاند نے ان دونوں کے ملنے پہ، مسکرا کر اپنا چہرہ بادلوں میں چھپایا تھا

ختم شد

زندگی کی اس دوڑ میں سب اپنی اپنی منزل کو پہنچ چکے تھے, اگر اب بھی کسی پہ آزمائش تھی تو وہ تھی مہر, اس کہانی کی مین کریکٹر مہر النسا, جس نے ہر دکھ ہر مشکل سے گزر کر ہمیشہ صبر سے کام لیا اور اپنی ذات کو ابھارا, اب بھی وہ, آدم کے جانے پہ اللہ کی ذات پہ بھروسہ کرتے ہوئے, صبر سے بس کسی معجزے کا انتظار کر رہی

تھی۔۔دیکھتے ہیں کہ زندگی کے نئے سفر پہ, نئی کہانی میں,وہ آدم سے مل پاتی ہے یا نہیں,اس کی یہ آزمایش حتم ہو گی یا پھر ساری زندگی یاد رہنے والا امتحان ہے اسکا۔

(اس کہانی کو لکھنے کا مقصد ہے کہ عورت خود کو پہچان سکے,دوسروں کا سوچنا چاہیئے لیکن ایک حد تک,اپنی زات کو روند کر انسان دوسروں کو کبھی بھی خوش نہیں رکھ سکتا,شادی ضروری تو ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کو پہلے اپنی پہچان لازمی بنانی چاہیئے, کسی سے لے کر کھانا اور خود کما کر کھانے میں بہت فرق ہے, خودداری بہت قیمتی شے ہے,اسے سھنبال کر ہی رکھنا چاہیئے,ضروری نہیں کہ جیسے حالات مہر کے تھے سب کے ویسے ہوں یا سب کے ساتھ ویسا ہی ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی زندگی میں بہت سی چیزیں بہت سی آفات بہت سے امتحان بغیر دستک کے بھی آجاتے ہیں,اور اس کے لیے عورت کو ہمیشہ پہلے سے تیار ہونا چاہیے , کوئی ہنر, کوئی کام,انڈیپینڈنٹ ہونا اور تعلیم یہ سب عورت کی ضرورتیں پہلے ہیں پھر شادی,زندگی کب کس موڑ پہ لے آئے کچھ پتا نہیں)

میری اس کہانی "عورت" میں میری غلطیوں کی اصلاح کرتے ہوئے میری کوشش پہ رائے ضرور دیجئے گا وہ کوشش جس کو سوچتے ہوئے میں نے یہ کہانی لکھی ہے۔

پھر ملیں گے اسی ناول کے سیزن ٹو میں جس میں ایک اور عورت کی ایک نئی کہانی ہو گی معاشرے سے اپنی ذات کے لیے لڑنے والی ایک لڑکی کی کہانی جسکا نام ہو گا تعبیر

دعاؤں میں یاد رکھیے گا اللہ حافظ۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

Sneak Pack

فرسٹ کریکٹر (لوکیشن امریکہ)

تم وہی ہو نا جس نے میرا پرس بچایا تھا۔

وہ سامنے کھڑے اس انگریز سے انگلش میں پوچھ رہی تھی۔ مقابل نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

کیا تم بولتے نہیں ہو۔

بولتا ہوں پر اتنا فالتو نہیں، اپنے ایکسنٹ میں کہتا وہ چلنے لگا۔

تمہارا نام کیا ہے؟

وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتی پھر سے انگلش میں پوچھ بیٹھی۔

تم یہاں سے ہٹنے کا کیا لو گی۔اب اس انگریز کے چہرے پہ پہلے سے بھی زیادہ بیزاریت تھی۔

اووو وتمہارا نام اتنا لمبا ہے۔

عیش نے اس کی بات پہ منہ بنا کر کہا تو وہ پھر سے اس گھورنے لگا۔

سینکڈ کریکٹر (لوکیشن دبئی)

ڈیڈ مجھے نا آپ سے کچھ کہنا ہے۔سب ڈائنگ ٹیبل پہ موجود کھانا کھا رہے تھے جب آس نے معیز کو دیکھتے کہا۔

کیا کہنا ہے ہماری پرنسز نے بتاؤ,معیز نے محبت سے اپنی بیٹی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کھانا کھاتے ہوئے سب اسکی طرف متوجہ ہوئے

مجھے شادی کرنی ہے۔ڈیڈ اپنی موٹی موٹی آنکھوں کو مٹکاتی وہ معصومیت سے چہک کر بولی,

پانی پیتے آرش کو آس کی بات پہ اتنی ہنسی آئی کہ حلق سے پانی اتارنا مشکل ہو گیا اس کے لیے باقی سب نے حیرت سے دیکھتے ہوئے کھانے سے ہاتھ روکے, انشال کے چہرے پہ اپنی بیٹی کی اس بے ہودہ بات پہ غصہ واضع تھا۔

احمد نے پندرہ سالہ آس کو سختی سے دیکھا۔

یہ تم کدھر سے بے ہودہ باتیں سن کر آئی ہو, انشال تو سب کے سامنے شرمندہ سی نظر آنے لگی اس لیے ڈپٹتے ہوئے کہا۔

آس نے نا سمجھی سے اپنی ماں کے غصے کو دیکھا۔

معیز نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے چپ رہنے کو کہا۔

بیٹا ایسی باتیں نہیں کرتے, معیز نے نرمی سے کہا۔

لیکن کیوں ڈیڈ, میری دوست تو کہہ رہی تھی۔۔۔ اس سے پہلے کے آگے بھی بولتی احمد نے کہا,

تم اپنی یہ زہین دوستوں سے دور ہی رہو تو بہتر ہے۔ اور میں خود تمہارے اسکول جاؤں گا صبح جو یہ سب اس کچے ذہن میں ڈال رہے ہیں۔ وہ سب سے زیادہ احمد کی سنتی تھی, اور ڈرتی بھی صرف احمد سے تھی۔

احمد نے اسے ہمیشہ بچوں کی طرح ٹریٹ کیا تھا, ستائس سالہ احمد کو اپنی بہنوں جیسی اس پاگل لڑکی سے بے پناہ محبت تھی۔ باقی سب جانتے تھے جب احمد نے کہہ دیا ہے تو وہ یقیناً چپ ہو جائے گی

تھرڈ کریکٹر (لوکیشن کراچی)

ایکسکیوزمی, کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں

نہیں, تعبیر نے مختصر جواب دیا۔

لیکن کیوں, آفان نے پاس کھڑے دوست کو گھوری سے نوازتے پوچھا, وہ تعبیر کے نہیں کہنے پہ ہنس رہا تھا۔

اس کیوں کا جواب میں دینا ضروری نہیں سمجھتی۔

آپ نے کل بھی مجھ سے بغیر وجہ کے بتمیزی کی تھی اور آج پھر, ایون میں آپ سے بہت عزت سے پیش آ رہا ہوں۔

جسے آپ بدتمیزی کہہ رہے ہیں اسے میں self-respect سمجھتی ہوں, اور رہی بات عزت دینے کی تو آپ کسی اور کو جا کر دیں۔

اچھے سے جانتا ہوں آپ جیسیوں کو, اچھا طریقہ ہے لڑکوں کو اگنورنس دکھا کر اپنی طرف مائل کرنے کا۔

تعبیر نے ایک بار پھر سے کرسی پہ بیٹھے ہی اسکی طرف گردن موڑتے کہا۔

آپ کی سوچ پھر میرے بارے میں کافی غلط ثابت ہونے والی ہے مسٹر ایکس وائی ذیڈ, اور اگر میں نے کسی کو اپنی طرف مائل کرنا بھی ہوا تو وہ آپ ہرگز نہیں ہونگے۔

ناؤ ایکسکیوزمی پلیز۔۔۔وہ کہہ کر کتاب کھولے پڑھنے لگی۔ کافی اسٹوڈنس تو ہنسی کو دبا رہے تھے اور کتنے ہی حیران تھے کہ آفان شہریار کو پہلی دفعہ کسی لڑکی نے اتنی باتیں سنائیں ہیں۔

وہ بل کھاتا تعبیر سے دور ہٹ کر چیئر پہ جا بیٹھا۔

(یہ ناول آپ لوگوں کی رائے کے بعد لکھنا شروع کروں گی)